جادو کی حقیقت

اس کا شرعی حکم • اس سے علاج



رسول اکرم ﷺ پر کیے جانے والے جادو
کے بارے میں
منکرین حدیث کے شبہات پر بحث

مؤلف : مسفر بن عزم اللہ الدمینی

مترجم : عبدالرحمٰن ضیا

مکتبہ دار الحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم



رسول اکرم ﷺ پر کیے جانے والے جادو
کے بارے میں
منکرین حدیث کے شبہات پر بحث

جادو کی حقیقت

• اس کا شرعی حکم • اس کا علاج



رسول اکرم ﷺ پر کئے جانے والے جادو
کے بارے میں
منکرین حدیث کے شبہات پر بحث



مؤلف : مسفر بن عزم اللہ الدمینی

مترجم : عبدالرحمن ضیا



مکتبہ دارالحدیث 2-شیش محل روڈ لاہور پاکستان
فون 7232808



نام کتاب : جادو کی حقیقت ۞ [illegible] ۞ [illegible]

مؤلف : سفر بن عزم اللہ الزینی

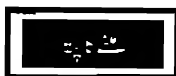
اہتمام : خالد محمود کیلانی

طابع : ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : مکتبہ دار الحدیث لاہور پاکستان

قیمت : =/70 روپے



مکتبہ دار الحدیث

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان ——— ☎7232808 0300-4903927

فہرست مضامین

حرفِ اوّل

قرآن مجید کے مطالعے سے ہمیں بعض ایسے حقائق کا علم ہوتا ہے، جنہیں ناپسندیدہ تصور کیا گیا ہے اوران کا علم شرعی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ ایسے امور میں ایک غیر شرعی علم وعمل جادو یا ساحری سے تعلق رکھتا ہے۔ ساحری یا جادوٹونا ایک ابلیسی اور شیطانی عمل ہے جہالت اور لاعلمی کے باعث آج دنیا میں بہت سی اقوام اور افراد اس ابلیسی علم کے چنگل میں گرفتار ہیں۔ امت مسلمہ کے افراد کی بھی ایک بہت بڑی تعداد نہ صرف یہ کہ جادوٹونے کے علم پر یقین رکھتی ہے بلکہ عملاً اس کی ہلاکتوں میں گرفتار ہے۔ کتاب وسنت کے چشمہ صافی سے جس طرح تمام گمراہیوں اور گناہوں سے بچنے کا طریقہ ملتا ہے۔ ساحری، کہانت، عرافت، طلسم اور جادوٹونے سے بھی بچاؤ کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں مختلف اقوام کے درمیان اس ابلیسی علم کی موجودگی کا ذکر ملتا ہے۔ اہل بابل میں سریانی اور کلدانی اور اہل مصر میں فراعنہ اور قبطی بالخصوص ساحری اور کہانت کے مختلف طریقوں سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مختلف زمانوں میں انبیاء ورسل علیہ السلام نے جادوٹونے اور طلسمات کی حقیقت کو واضح کیا اور اللہ تعالیٰ کی صفات قدرت کے حوالے سے ان کی ہدایت کا سچا راستہ پیش

کیا۔

جادو یا کہانت کیا ہے؟ یہ ایک ایسا ابلیسی عمل ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی حقیقت کو بدل کر پیش کیا جاتا ہے۔ جادو کے الفاظ، یا کسی دوسرے طریقے سے اس تبدیل شدہ نوعیت کو سحر، دھوکہ، ملمع سازی، بناوٹ یا فریب کہا جاسکتا ہے۔ اس شیطانی عمل سے ابلیسی تقرب حاصل کیا جاسکتا ہے اور ابلیس نفس انسانی کو گمراہ کر کے اسے اللہ تعالیٰ کی ذات سے دور اور اس کی رحمت سے ناامید کر کے اسے غلط راستے پر ڈال کر اس کے ایمان کو سلب کر کے اسے نور ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔

پیش نظر کتاب ''جادو کی حقیقت، اس کا شرعی حکم، اس کا علاج'' ایک علمی اور تحقیقی کوشش ہے جسے عالم عرب کے ایک ممتاز سکالر ''ڈاکٹر مسفر بن عزم اللہ الدمینی'' نے کتاب وسنت اور تاریخ کے حوالے سے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے جادو کی تعریف، اقسام اور اس کی نوعیت کے بارے میں بیر حاصل مواد یا لوازمہ پیش کیا ہے۔ موجودہ دور کے بہت سے روشن خیال جادو کی حقیقت سے کلیتاً انکار کرتے ہیں اور اسے محض ایک نفسیاتی روگ قرار دیتے ہیں، مگر قرآن مجید کے مطالعے اور مختلف اقوام وملل سے ہمیں اس کے وجود اور رواج کا تفصیلی علم ملتا ہے۔ بعض اقوام میں تو اس کہانت اور ساحری، جادوگری کو بہت مقبولیت حاصل رہی۔ شاہی دربار اور سلاطین کی سرپرستی میں درباروں میں ساحروں، جادوگروں اور اس علم سے دلچسپی رکھنے والوں کا زور شور رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے دربار، حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد اور ہاروت ور

ماروت، نامی فرشتوں کے ذریعے اس علم کی حقیقت کا ہمیں بخوبی پتہ چلتا ہے۔ فاضل مصنف نے بہت عمدگی سے جادو کی مختلف آٹھ اقسام کا ذکر کرنے کے بعد، معجزے، کرامت اور جادو کا فرق بھی واضح کیا ہے۔

اس کتاب کا سب سے اہم حصہ وہ ہے جس میں بنو زریق کے ایک یہودی لبید بن اعصم کے رسول اللہ ﷺ پر جادو کرنے کا تذکرہ ہے۔ قرآن مجید میں سورہ معوذتین کی تفسیر میں مفسرین نے اور احادیث میں اس واقعے کی تفصیلات کے باعث شارحین حدیث نے اس موضوع پر مدلل کلام کیا ہے۔ کتاب وسنت میں پیش کردہ ان حقائق کے نتیجے میں ہم جو بدیہی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان کے مطابق ''جادو یا کہانت'' واقعتاً ایک شیطانی عمل ہے، جس کا علم رکھنے والے ہر عہد میں کچھ لوگ موجود رہے ہیں۔ وہ اپنے اس علم کے ذریعے مختلف اقسام کی تکلیف دینے والے اور فریب میں مبتلا کرنے والے امور سرانجام دیتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ پر لبید بن اعصم کے جادو کے اثر کو بھی احادیث میں متصل سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے۔ اسی حوالے سے ہمیں جادو کے توڑ، جسے شرعی اصطلاح میں ''نشرہ'' کہتے ہیں، اس کی تفصیلات کا علم ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ پر اس جادو کی حقیقت کیا تھی؟ اس جادوگر لبید کے احوال کیا ہیں؟ اور اس کی تمام تر تفصیلات کو ایک علمی تحقیق کے ساتھ اس کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جس کا مطالعہ ہمیں ایک طرف ''جادو یا کہانت'' کی حقیقت سے باخبر کرتا ہے اور دوسری جانب اس جادو سے بچاؤ کا مسنون

علاج بھی پیش کرتا ہے۔ جس کے استعمال سے ایک بندۂ مسلم اس شیطانی عمل سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ کتاب کے آخری باب میں ایک مفید بحث اس موضوع پر پیش کی گئی ہے کہ وہ حضرات، جنہوں نے اس موضوع پر پیش کردہ احادیث پر اعتراضات یا شبہات وارد کئے ہیں، ان کا مدلل علمی جواب فراہم کیا گیا ہے۔

''جادو کی حقیقت، اس کا شرعی حکم، اس کا علاج'' ایک ایسی مفید اور جامع کتاب ہے کہ جس کے مطالعے سے ہمیں اس موضوع کی تاریخ کا مکمل علم ہو جاتا ہے۔ اس علم کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس شیطانی فساد میں مبتلا اشخاص اس سے کیسے نجات حاصل کر سکتے ہیں؟ نیز اس کی مشروع اور مسنون تعلیمات بھی ہمیں ملتی ہیں۔ بدقسمتی سے آج تمام مسلمان ممالک میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص ایسے مراکز اور ایسے اشخاص موجود ہیں جو اس شیطانی عمل کے فروغ میں مبتلا ہیں۔ اسلامی شریعت میں تو اتفاق کامل کے ساتھ یہ مسئلہ موجود ہے کہ جادوگروں کو، بشرطیکہ وہ اس کہانت، ساحری یا جادو کی عملی تعلیم وتربیت میں مشغول ہوں تو پھر، قتل کر دینا چاہیے۔ افسوس! کہ مسلمان ممالک میں اس شیطانی عمل کے اڈے اور مراکز ہونے کے باوجود اس خرابی کے تدارک کے لیے کوئی عملی اور قانونی اقدامات نہیں اٹھائے جا رہے۔ اس کی طرف بہت سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیے کیونکہ اس نوعیت کے مراکز اور اشخاص معاشرے میں انتشار پیدا کرنے کا موجب ہیں۔

یہ بہت مسرت کی بات ہے کہ اس درجہ مفید اور علمی کتاب کا ترجمہ اردو

زبان میں کیا گیا ہے۔ خالص ترجمے کے فن کے اعتبار سے جائزہ لیا جائے تو یہ ایک کامیاب علمی کوشش ہے۔ انداز نگارش اور اسلوب بہت واضح، سلیس اور رواں ہے۔ مترجم نے شگفتہ اردو زبان میں ترجمہ کر کے اردو خواں حضرات کے لیے اس کی افادیت کا سامان پیدا کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ حدیث پبلی کیشنز کی یہ علمی کوشش بھی عامۃ المسلمین کے لیے ایک مفید اضافہ ثابت ہوگی۔ علمائے کرام بھی اس کا مطالعہ کر کے اپنے مواعظ کے ذریعے جادو کے ابلیسی اثر میں گرفتار عوام کی رہنمائی کر سکتے ہیں اور عام مسلمان جعلی اڈوں کی گرفت کی بجائے جادو ٹونے کے توڑ اور علاج کا شرعی طریقہ سیکھ کر اس آزمائش سے نجات پا سکیں گے۔ اپنے موضوع کی اہمیت اور افادیت کے باعث یہ علمی کوشش ان شاء اللہ! قبول عام اختیار کرے گی۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر

ڈائریکٹر بیت الحکمت، لاہور

قال رسول اللہ ﷺ

مَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا

(سنن نسائی، کتاب الطب 103/7)

پیش لفظ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ !

جادو کے موضوع پر یہ عاجزانہ بحث پیش کرنے کا سبب یہ بنا کہ آج کل کے بعض مصنفین نے جادو کی حقیقت اور لوگوں پر اس کے اثرات کا انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر لبید بن اعصم کی جانب سے کیے جانے والے جادو کے متعلق وارد صحیح احادیث کی بھی تردید کر دی چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے دفاع کے لئے حق کے بیان اور اس کے اظہار کے لئے میں نے یہ بحث مرتب کی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”دین خیر خواہی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور ان کے عوام کے لئے۔“

میں نے اس بحث میں جادو کی لغوی، شرعی اور اصطلاحی تعریفات، اس کی

اقسام جو کہ آٹھ تک پہنچ گئی ہیں۔ متقدمین علماء کے نزدیک اس کی مختصر تاریخی معلومات اور اس بات کا جواب کہ آیا جادو حقیقت ہے یا یہ محض خیال ہی ہے؟ پر روشنی ڈالی ہے۔

جادو کے شرعی حکم، اس کی انواع، اسے سیکھنے، سکھانے اور اسے عمل میں لانے کا حکم اور جادوگر کی سزا کے بیان کے ساتھ ساتھ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ میں نے ان موضوعات کو تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اسی طرح معجزہ، کرامات اور جادو کے درمیان فرق بھی بیان کیا ہے۔

نشرہ (جادو کا علاج و توڑ) کا اس کے حکم اور انواع سمیت ذکر کیا ہے۔

کیونکہ میں نے جادو کے علاج کی کئی ایسی منقول انواع پائی ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ سلف صالحین کے آزمودہ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پر تاثیر بھی ہیں۔

بعد ازاں مختلف کتب حدیث میں آنے والی لبید بن اعصم کی نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دینے کے متعلق روایات کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ متصل سند کے ساتھ صرف تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ ان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔ البتہ اسی موضوع پر مرسل احادیث تو سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، زہری، عمر بن حکم، عمر بن عبداللہ مدنی، یحییٰ بن یعمر اور عکرمہ پر مشتمل ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔

محدثین کے طریقہ پر ان احادیث اور ان کی اسناد اور متون کا ذکر کرنے کے بعد میں نے ان سے ماخوذ بعض اہم مسائل بھی مخصوص عنوان کے ساتھ ذکر

کر دیئے ہیں جیسے نبی اکرم ﷺ پر ہونے والے جادو کی ابتداء۔ کتنی مدت یہ جادو آپ ﷺ پر طاری رہا، اس جادو کے اثر کی نوعیت کیا تھی؟ اس کا نبی اکرم ﷺ کو کیسے علم ہوا؟ اس کا آپ ﷺ نے علاج کیسے کیا اور آپ ﷺ کے حکم پر اس کا کنویں سے نکالا جانا وغیرہ۔ اسی ضمن میں جادو کرنے والے بدبخت یہودی لبید بن اعصم کا تعارف بھی ذکر کر دیا گیا ہے کہ وہ کس قبیلہ اور کس دین سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے اوصاف کیا ہیں پھر اختتام میں بعض ان شبہات کا ذکر بھی کر دیا ہے جنہیں قدیم وجدید بعض ملحد اور بدعتی لوگوں نے ''حدیث سحر'' کے تناظر میں گھڑ رکھا ہے۔ میں نے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس ضمن میں بعض متقدمین جیسے ابن قتیبہ، مازری، قاضی عیاض اور ان کے علاوہ بعض متاخرین کی کتب سے استفادہ کر کے لکھا ہے کہ کتاب وسنت کی نصوص پر عقل کو ترجیح دینا کن لوگوں کا کام ہے۔ یہ لوگ صحیح ترین کتب اور صحیح ترین اسناد کے ساتھ وارد احادیث کو اسی وقت رد کر دیتے ہیں جب وہ ان کے مزاج اور ان کی خواہشات سے متصادم ہوں اور اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ جس نے اپنی خواہشات کو حدیث پر ترجیح دی اور کتاب وسنت کے مقابلہ میں اپنی عقل کو مقدم رکھا اور جو خود کو اچھا لگے قبول کر لیا اور جو خود کو برا لگے تو چھوڑ دیا تو یہ شخص سیدھی راہ سے بھٹک گیا اور یقینی طور پر اہل بدعت میں شامل ہو گیا۔

جب کہ اہل سنت اور جماعت سلف صالحین کا مزاج تو یہی ہے کہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ہم تک پہنچ گئی اس میں نہ تو کسی تاویل کی گنجائش ہے اور نہ رد کرنے کی، اسے تو بہر کیف قبول ہی کیا جائے گا۔

اس مقام پر محترم بھائی ڈاکٹر احمد معبد پروفیسر شعبہ سنت فیکلٹی اصول دین کا شکریہ ادا نہ کرنا یقیناً حق تلفی ہوگی۔ انہوں نے اپنے قیمتی اوقات میں سے فرصت کے لمحات پیدا فرما کر اسی موضوع کے متعلقہ بعض اہم مباحث بھی مجھے عنایت فرمائے، اللہ تعالیٰ ان کے اوقات اور ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بحث کے مرتب کرنے والے، اس کو سننے، دیکھنے اور پڑھنے والے کو نفع عطا فرمائے۔ یقیناً اس میں ہر حق بات اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر اس میں کوئی تقصیر رہ گئی ہو تو وہ میری غلطی اور شیطان کا بہکاوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باتوں کے بہکاوے اور زبان کی لغزشوں سے محفوظ رکھے۔ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

ڈاکٹر مسفر بن غرم اللہ الدمینی
جامعہ ملک سعود، الریاض
1411/03/26ھ

جادو کی حقیقت

جادو کی لغوی تعریف

ابوعبید نے کہا، کسی چیز کو اس کی حقیقت سے دوسری جانب پھیر دینے کو ''سحر'' کہتے ہیں۔

فراء نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق لکھا ہے:

''فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ'' کا معنی ہے ''تم کہاں پھیرے جاتے ہو۔''

یونس نے بھی اسی قسم کی بات کہی ہے اس نے مزید کہا کہ عرب کسی آدمی سے جب کہتے ہیں کہ ''مَاسَحَرَکَ عَنْ کَذَا وَ کَذَا'' تو اس کا مطلب ہوتا ہے ''تمہیں فلاں فلاں چیز سے کس نے پھیر دیا تھا؟''

یہ پھیرنا کبھی آنکھوں کا ہوتا ہے جس سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ جاتا ہے کبھی یہ پھیرنا دل کا ہوتا ہے جو کہ نفرت سے محبت کی طرف پھر جاتا ہے یا ناراضگی سے رضامندی کی طرف پھر جاتا ہے یا اس کے برعکس۔ کبھی یہی پھیرنا جائز کلام سے ہوتا ہے اور اس کا نام ''بیان'' یعنی وعظ ہوتا ہے اور کبھی ناجائز کلام سے بھی ہوتا ہے اور یہی جادو ہے اور کبھی یہ پھیرنا جسم کے لئے بھی ہوتا ہے یعنی وہ حالت صحت سے بیماری کی طرف پھیر دیا جاتا ہے۔ لیث کا کہنا ہے:

''جادو ایک ایسا عمل ہے جس میں شیطان کی مدد اور اس کا قرب تلاش کیا جاتا ہے اور اس میں تمام عمل دخل جادو کا ہی ہوتا ہے آنکھ پر جادو بھی اسی میں سے ہے جس سے

انسان کی آنکھ کسی چیز کو دیکھ کر یہ سمجھتی ہے کہ وہ جو کچھ دیکھ رہی ہے وہ اسی طرح ہے جب کہ امر واقع اس طرح نہیں ہوتا بلکہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ گویا جادوگر حقیقی لبادے میں باطل اشیاء دکھا رہا ہوتا ہے اور چیز کو اس کی حقیقت کے برعکس تخیلاتی کیفیت میں ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جادوگر نے چیز کی اصلیت کو پھیر دیا ہے۔" شمر نے کہا ہے:

"ابن عائشہ کہتے ہیں۔ عربوں نے جادو کو سحر اس لئے کہنا شروع کیا کہ اس کا مطلب ہے ایک چیز کو زائل کر دینا گویا وہ صحت کو زائل کر کے بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بغض کو زائل کر کے محبت پیدا کر دینے کو بھی عربی میں سحر سے تعبیر کرتے ہیں۔" کمیت کا کہنا ہے۔

وَقَادَ اِلَيْهَا الْحُبَّ فَانْقَادَ صَعْبُهُ بِحُبٍّ
مِنَ السِّحْرِ الْحَلَالِ التَّحَبُّبُ

"اس کی محبت کا غلبہ جادو کی طرح لگتا ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں کیونکہ وہ حلال محبت ہے اور حلال کام جادو نہیں قرار دیا جا سکتا اس لئے کہ جادو میں تو دھوکہ ہوتا ہے۔"

شمر نے کہا: مجھے ابن اعرابی نے نابغہ کا یہ شعر پڑھایا۔

فَقَالَتْ يَمِيْنُ اللّٰهِ اَفْعَلُ اِنَّنِىْ رَأَيْتُكَ
مَسْحُوْرًا يَمِيْنُكَ فَاجِرَهْ

"تو وہ کہنے لگی قسم اللہ کی میں ایسا ہی کروں گی بیشک میں نے تجھے بے وقوف سمجھا ہے اور تیری قسم بھی جھوٹی ہے۔"

یعنی یہاں "مسحور" بمعنی بے وقوف بیان کیا ہے جس کی عقل ختم اور خراب ہو گئی ہو۔

اسی طرح کبھی کبھی ''سحر'' کا مطلب سیدھی سچی بات بھی ہوتا ہے۔ اور اس کی دلیل عمرو بن اھتم کا، زبرقان بن بدر کے متعلق اظہار خیال ہے جس کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

((اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا))

''اس بیان میں تو حقیقت اور سچائی ہے۔''

یہ حدیث امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک اپنی سند ذکر کرتے ہوئے دلائل النبوۃ میں ذکر کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ بنوتمیم کے قیس بن عاصم، زبرقان بن بدر اور عمرو بن اھتم، رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو زبرقان نے فخریہ طور پر کہا۔

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بنوتمیم کا سردار ہوں یہ لوگ میرے اطاعت گزار اور میرے تابعدار ہیں، میں انہیں ظلم سے بچاتا ہوں اور انہیں ان کے حقوق لے کر دیتا ہوں، آپ چاہیں تو عمرو بن اھتم سے پوچھ لیں۔'' عمرو بن اھتم نے کہا:

''یہ شخص بڑا صاحب البیان، قادرالکلام، انتہائی بخیل اور مال سے محروم رکھنے والا ہے۔''

یہ سن کر زبرقان نے جواب دیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم یہ شخص میرے متعلق ان باتوں کے علاوہ اچھی باتیں بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بیان کرنے سے اسے حسد نے روک دیا ہے۔''

عمرو بن اھتم نے کہا:

''اچھا! میں تم سے حسد کرتا ہوں اللہ کی قسم تیرے ننھیال بڑے ذلیل ہیں تو نو دولتیا ہے، تیری اولاد بے وقوف اور تو خاندان کا ایک فضول انسان ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اللہ کی قسم ہے میں نے پہلے بھی سچ کہا تھا اور اب بھی جھوٹ نہیں بول

رہا۔ ہاں میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جب میں کسی پر راضی ہوں تو میں وہ بات کرتا ہوں جو میں نے کسی میں سب سے بہتر دیکھی ہو اور جب میں غصہ میں آ جاؤں تو میں اس کے متعلق وہ بری بات کہتا ہوں جو میں نے اس میں پائی ہو۔ بات میری پہلی بھی سچی تھی اور یہ بات بھی میری بالکل درست ہے۔" یہ سن کر نبی اکرم ﷺ گویا ہوئے۔

((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا)) "بعض بیانات میں جادو کی سی تاثیر ہوتی ہے۔"[1]

ابوعبید نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ "اللہ بہتر جانتا ہے، معنی تو شاید یہ بنتا ہے کہ یہ شخص اس قدر بلاغت سے بھرپور کلام کرنے پر قادر ہے کہ اگر وہ کسی انسان کی تعریف کرے تو ایسا سچ کہے کہ لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لے اور اگر وہ اس کی مذمت کرے تو ایسا سچ کہے کہ لوگوں کے دل اپنی دوسری بات کی جانب پھیر لے۔ گویا اس نے سامعین پر جادو کر دیا ہو۔" علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا" کا مطلب ہے کہ وہ لوگوں کے دل اپنی طرف پھیر لیتا ہے اگرچہ غلط ہی بول رہا ہو۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے بیان سے اسی قدر گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے جیسے کہ جادوگر اپنے غلط عمل سے گناہ گار ہوتا ہے۔ اس طرح یہ عبارت مذمت کا باعث ہو گی لیکن دوسری طرف یہ عبارت تعریف کا باعث بھی بن ہو سکتی ہے کیونکہ وہ اپنے کلام سے لوگوں کے دل اپنی طرف پھیر لیتا ہے اور ناراض کو خوش اور مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔

علماء نے یوں بھی کہا ہے۔ ہر وہ چیز جو غیر محسوس طریقے سے پوشیدہ ہو کر آئے اسے ہی "سحر" کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَسْحار اور سُحُور ہے۔ اس کا باب یوں بنے گا۔ سَحَرَهُ، يَسْحَرُهُ، سَحْرًا و سِحْرًا مجرد میں اور مزید فیہ میں سَحَّرَهُ بھی آئے گا۔ اسم فاعل ساحر اور اس کی جمع سحرة اور سحار آتی ہے اور سحار مفرد ہے اس کی

---

[1] دلائل النبوۃ۔ ج 5، ص 316-317

جمع سالم سحارون آتی ہے اور سحار کی جمع مکسر نہیں۔ بعض نے کہا۔ سحر بمعنی دھوکہ اور سحر بمعنی ذہانت کا بیان ہے یہ معنی ابھی ابھی گزرے ہیں۔

سحر بمعنی غذاء بھی استعمال ہوا ہے اور فساد بھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ "اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا" ﴾

"نہیں پیروی کرتے تم مگر اس شخص کی جس پر جادو کر دیا گیا۔"

اس کے متعلق دو قول ہیں۔

① وہ ہمارے جیسا کھانے پینے والا انسان ہے۔

② وہ جادو کر دیا گیا اور عدل سے ہٹا دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴾ "تو تو محض جادو کر دیئے جانے والوں میں سے ہے۔"

کے متعلق فراء کا کہنا ہے۔ مشرکین مکہ اللہ کے نبی سے کہنے لگے کہ آپ کوئی فرشتے تو نہیں ہیں آپ تو ہمارے جیسے بشر ہی ہیں۔

اس نے یہ بھی کہا "المسحر" خالی پیٹ کو بھی کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

شاید یہ اس بات سے لیا گیا ہو "اِنْتَفَخَ سَحْرُكَ" یعنی کھا پی کر تیرا پیٹ پھول گیا ہے یعنی تجھے کھانے پینے میں مشغول کر کے بہلایا جاتا ہے۔ لبید نے کہا:

فَاِنْ تَسْأَلِيْنَا فِيْ مَا نَحْنُ فَاِنَّنَا

عَصَافِيْرُ مِنْ هٰذَا الْاَنَامِ الْمُسَحَّرِ

"اگر ہمارے متعلق سوال کرتی ہے کہ ہمارا شمار کن میں ہوتا ہے تو سن لے ہم کھلائی پلائی جانے والی مخلوق کی چڑیاں ہیں۔"

جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بار بار کھلا پلا کر دھوکا دیا جاتا ہے اور مزید کہا کہ

ہمارا خیال یہ ہے کہ ''ساحر'' اس لئے کہا گیا ہے کہ سحر بھی چالبازی اور فریب کی طرح ہی ہوتا ہے۔اس کے علاوہ کسی اور نے یوں بھی کہا ہے ''مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ'' کا مطلب یہ ہے کہ جسے بار بار جادو کر دیا گیا ہو یا بار بار دھوکہ دیا گیا ہو۔اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿يَا أَيُّهَا السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ○﴾

''اے جادوگر! اپنے رب سے وہ وعدہ پورا کرنے کی دعا کر جو اس نے تیرے ساتھ پورا کرنے کا کہا ہے بے شک ہم ہدایت پانے والے ہیں۔''

کسی کہنے والے نے یوں بھی کہا کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات کیسے کہہ دی کہ اے جادوگر! اور بزعم خویش وہ ہدایت پر کاربند ہیں۔''

اس کا جواب یہ ہے کہ عربوں کے ہاں لفظ ''ساحر'' ایک تعریفی وصف تھا اور جادو ایک پسندیدہ علم تھا تو اسی بنا پر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ''يَا أَيُّهَا السَّاحِرُ'' کہہ کر تعظیمی انداز میں مخاطب کیا ہے کیونکہ اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے ایسے معجزے انہیں پیش کر چکے تھے کہ کبھی انہوں نے دیکھے بھی نہ تھے اور پھر جادو ان کے ہاں کفریہ کام بھی نہ تھا۔نہ ہی یہ کام باعث عار سمجھا جاتا تھا اس لئے انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ان الفاظ سے مخاطب کیا۔جبکہ ''ساحر'' عالم کو بھی کہہ لیتے ہیں۔ساری بحث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ لفظ ''سحر'' کا اصل معنیٰ ''پھیرنا'' ہوتا ہے اور گزشتہ صفحات میں ذکر کردہ اکثر معنیٰ اسی طرف ہی لوٹتے ہیں۔❶

چنانچہ سحر زدہ شخص کی نظر یا اس کے ذہن کو پھیر دینے سے دھوکہ پایہ تکمیل کو پہنچتا

---

❶ دیکھئے مادہ ''سحر''۔کتاب تہذیب اللغة میں ج 4، ص 290-295 اور لسان العرب ج 4، ص 348-352 اور مختار الصحاح ص: 288

ہے۔جادو کی اکثر انواع کا نتیجہ فساد ہے۔غذا، کھانا پینا حصول سحر کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور بیان بھی اس کے مختلف وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے اس طرح مختلف قسم کے جادو، طلسم، ستاروں اور جنوں سے مدد لینا، اعداد کے تمام قسم کے مکر وفریب سبھی جادوگر کے وسائل ہیں۔

سحر سے مراد وہ آلہ بھی ہوتا ہے جس سے جادو کیا جاتا ہے۔جادوگر کے عمل کو بھی سحر کہتے ہیں۔آلہ کبھی صرف ایک معنوی چیز ہی ہوتی ہے جیسے گرہوں میں دم کرنا، پھونک اور جھاڑ وغیرہ کرنا اور کبھی وہ حسی سحر ہوتا ہے مثلاً مسحور کی تصویر کے ذریعے جادو کرنا اور کبھی اس میں معنوی اور حسی دونوں امور جمع ہو جاتے ہیں اور یہ قسم زیادہ موثر ہوتی ہے اس سے جادو کی اصطلاحی تعریف اور اس کی تمام اقسام کی پوری طرح وضاحت ہو جاتی ہے۔



سحر کی اصطلاحی تعریف

امام رازی کا کہنا ہے۔آپ یہ بات جان لیں کہ عرف شرع میں لفظ "سحر" صرف اس چیز پر بولا جاتا ہے جس کا سبب پوشیدہ ہو اور اس میں چیز کو اس کی اصلی حقیقت کے برعکس خیال کر لیا جاتا ہے اور یہ ملمع سازی اور دھوکہ دہی کے قائم مقام ہے۔اور یہ لفظ جب مطلق (یعنی بغیر قید کے) بولا جائے تو اس کے ساتھ متصف شخص کی مذمت پر دلالت کرتا ہے۔(مثلاً سحر یا ساحر) یہ مذمت کے لئے بولا جاتا ہے۔اور کبھی کبھی ایسی قید کے ساتھ مقید ہو کر بھی استعمال ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ متصف شخص کی مدح و تعریف پر دلالت کرتا ہے۔(مثلاً فلاں کا بیان جادو ہے) یہ تعریف ہے۔

اور لیث کا قول تو ہم پہلے ہی پیش کر چکے ہیں کہ لفظ سحر (جادو) کا مطلب ایک ایسا

عمل ہے جس میں شیطان کی مدد سے شیطان کا تقرب حاصل کرنا شامل ہے اور اس سے حسب منشا مقصد حاصل کر لینا جادو ہی ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ دھوکہ اور فریب جادوگر کے بعض ہتھکنڈے ہی ہیں جنہیں وہ سرانجام دیتا ہے حتی کہ جادو زدہ کے سامنے کوئی چیز حقیقت کے بالکل الٹ نظر آتی ہے۔ اس کی مثال بالکل ویسی ہی جیسے کوئی شخص دور سے سراب کو دیکھے تو وہ پانی معلوم ہوتا ہے حالانکہ درحقیقت وہ پانی نہیں ہوتا۔

امام قرطبی کا بھی یہی خیال ہے کہ جادو بناوٹی مکر و فریب کا نام ہے جس تک پہنچنے کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس سیڑھی پر چڑھنے والے لوگ خال خال ہی ہوتے ہیں۔ اس میں بعض خاص اشیاء تک رسائی اور متعلقہ علم کو سیکھنے میں اس کی وجوہ ترکیب اور اس کے اوقات کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ چند بے حقیقت چیزیں محض خیالات اور واہمے کے سوا کچھ نہیں ہوتیں۔ جس شخص کو جادو کے متعلق کچھ پتہ نہ ہو تو اس کے نزدیک جادو ایک بڑا پر فریب عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرعونی جادوگروں کے متعلق فرمایا ہے:

﴿وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ﴾

''وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے تھے''۔

حالانکہ ان کی رسیاں اور ڈنڈے سوائے رسوں اور ڈنڈوں کچھ بھی نہ تھے۔ امام قرطبی فرماتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جادو کی بعض اقسام ایسی بھی ہیں جن کے اثرات دل پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے محبت یا بغض رکھنا اور خیر یا شر کا حاصل ہونا۔ اسی طرح کبھی اس کا اثر بدن پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے جیسے کوئی درد محسوس کرنا یا کسی بیماری کا لگ جانا وغیرہ۔ ❶ جس جادو کو شرع نے حرام قرار دیا ہے۔ ہم باب کے آخر میں جادو کی اقسام کے بارے

❶ تفسیر قرطبی 55/2

میں اس کا ذکر کر دیں گے۔

جادو کی اقسام

کس چیز پر جادو کا لفظ بولا جاتا ہے، امام رازیؒ نے ان کی چند اقسام ذکر کی ہیں اور اس موضوع پر قلم اٹھانے والوں نے ان اقسام کا ذکر کیا ہے جیسا کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اور ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ۔ جادو کی بعض اقسام کا اس کتاب میں بھی ذکر کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ!

جادو کی پہلی قسم

❁ ستاروں کی تاثیر سے حاصل کردہ جادو: ان جادوگروں کا خیال ہے کہ ستاروں کی روحانیت کو تاثیر کے لحاظ سے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے یعنی بھلائی برائی انہی کے باعث ہوتی ہے۔ اہل بابل ستارہ پرست تھے اور یہ صابی قوم کے طور پر مشہور تھے۔ وہ ان ستاروں کو اپنا معبود تصور کرتے تھے۔ ان کا گمان تھا کہ یہ ستارے عالم دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ وہ تمام ستاروں کے پجاری تھے انہوں نے ان کے ناموں پر باقاعدہ بت تراش رکھے تھے یعنی ہر ستارے کو ایک الگ مجسمے کی شکل اور نام دیا گیا اور پھر ان تمام ستاروں کے ناموں پر الگ الگ بت اور مجسمے تراش کر رکھ لئے۔ پھر مختلف اقسام کی نیازیں انہیں پیش کر کے وہ ان ستاروں کا تقرب حاصل کرتے ہیں، انہیں بخور اور دیگر خوشبوؤں کے حلے پہنا کر ان کی بلائیں لیتے ہیں۔ یہ جادوگر ان ستاروں کے نام سے مختلف جادو کے عمل کرتے ہیں اور مشہور کرتے ہیں کہ یہ فعل تو فلاں ستارے نے کیا ہے اس سے

ان کا مقصد یہ ہوتا کہ لوگوں کو ان کے گندے کارناموں اور ملمع سازیوں کا علم نہ ہو سکے۔

دوسری قسم:

❀ **قوی نفوس اور اوہام سے حاصل کردہ جادو:** بعض نفوس بہت قوی ہوتے ہیں انہیں اپنی ذاتی خوداعتمادی کی وجہ سے ان ظاہری سہاروں اور آلات کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی، لہٰذا جس قدر نفس کی قوت بدن پر غالب ہوگی اور جتنی خوداعتمادی بڑھتی جائے گی اسی قدر وہ عالم بالا (ملائکہ) میں منجذب ہونے میں ترقی کرتا جائے گا گویا وہ آسمانی روحوں کا ہی فرد ہے اسی وجہ سے عالم دنیا میں اس کی تاثیر قوی ہوگی اور منجملہ اس کے دلائل میں سے ایک دلیل نظر لگنا بھی ہے اور اس پر اہل عقل کا اتفاق ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں حدیث بھی ہے ''العین حق'' یعنی نظر لگنا برحق ہے۔ وہم و خوداعتمادی کی تاثیر کے قوی اور ضعیف ہونے پر یہ مثال بھی دلالت کرتی ہے کہ اگر کوئی تنگ پل زمین پر رکھ دیا جائے تو اس پر انسان با آسانی گزر جائے گا اگر اسی پل کو کسی دریا وغیرہ پر رکھ دیا جائے تو انسان اس پر سے باآسانی نہیں گزر سکے گا اس لئے کہ اسے اس وقت خیال رہے گا کہ ابھی گرا۔ اس کی قوت وہمیہ جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر وہ پل سے جلد گر جائے گا اور پل سے گزر نہیں سکے گا، لیکن اس کے برعکس قوی نفس و خوداعتمادی والا بڑے اطمینان سے دریا پر رکھے پل سے گزر جائے گا۔ ایک دلیل یہ بھی ہے کہ تمام حکیموں اور طبیبوں نے نکسیر کے مریض کو سرخ چیزوں کے دیکھنے سے روک دیا ہے جبکہ مرگی والوں کو زیادہ روشنی والی اور تیز حرکت کرنے والی چیزوں کو دیکھنے سے منع کیا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ

انسانی نفوس اوہام کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔

تیسری قسم:

❁ شیاطین کی مدد سے حاصل کردہ جادو: اس میں شیاطین کا تقرب حاصل کرنے کی خاطر ان کے نام کا نذرانہ پیش کرنا پڑتا ہے کیونکہ اہل ہنر و تجربہ کا مشاہدہ ہے کہ ان زمینی روحوں یعنی جنات سے رابطہ چند آسان مخصوص الفاظ و اعمال (مثلاً جوگیوں کی طرح دھونی رمانا، منتر پڑھنا اور خلوت وغیرہ) سے حاصل ہو جاتا ہے۔ جادو کی اس قسم کا نام سحر بالعزائم یا عمل تسخیر بالجن (یعنی جنات کو قابو کرنے کا عمل) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا اسی طرف اشارہ ہے۔

﴿ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾

''سلیمان نے تو یہ کفر نہیں کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں نے کیا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔'' (سورہ بقرہ، آیت 102)

چوتھی قسم:

❁ خیالات بدل کر اور آنکھوں پر پردہ ڈال کر حاصل کردہ جادو:

خیالات کا بدل دینا، آنکھوں پر وہ ڈال دینا یا ایسی شعبدہ بازی جس سے حقیقت کے خلاف کچھ اور دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ بات چند مثالوں سے سمجھی جا سکتی ہے۔

پہلی مثال:

یہ کہ انسانی نظر کئی مقامات پر غلطی کھا جاتی ہے:

① مثلاً جو شخص کشتی پر سوار ہوتا ہے وہ جب دریا کے کنارے کی طرف دیکھتا ہے تو اسے

کشتی ٹھہری ہوئی اور کنارہ چلتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ساکن شئے متحرک اور متحرک چیز ساکن نظر آ سکتی ہے۔

② اوپر سے نیچے آنے والا پانی کا قطرہ ایک خط مستقیم دکھائی دیتا ہے۔

③ جلتی ہوئی کسی چیز مثلاً لیمپ یا لالٹین کو اگر تیزی سے گھمایا جائے تو ایک گول دائرہ کی شکل دکھائی دیتی ہے۔

④ کسی برتن میں ڈالے ہوئے پانی کی تہہ میں انگور کا پڑا ہوا دانہ آلو بخارے کی طرح بڑا دکھائی دیتا ہے۔

⑤ دھند میں کھڑا چھوٹا شخص بھی بڑا معلوم ہوتا ہے۔

⑥ زمین کے بخارات کی وجہ سے سورج طلوع ہوتے وقت بڑا معلوم ہوتا ہے۔ جب بلند ہوتا ہے اور بخارات ختم ہو جاتے ہیں تو سورج چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔

⑦ دور سے بڑی چیز بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہے یہ بالکل ظاہر ہے (جیسا کہ ہوائی جہاز)۔

پس یہ وہ مثالیں ہیں جن کی وجہ سے انسانی عقل یہ سمجھتی ہے کہ انسان کی قوت باصرہ (دیکھنے والی قوت) جب محسوسات (آنکھوں سے نظر آنے والی اشیاء) کا لمبے وقت کے لئے ادراک کرتی ہے تو ان محسوسات کی پوری طرح واقفیت حاصل کر لیتی ہے۔ اگر کسی چیز کا انتہائی قلیل مدت کے لئے ادراک کیا ہو تو ان محسوسات کے تعین کرنے میں کافی فرق متوقع ہو سکتا ہے جبکہ اس کے فوراً بعد کسی دوسری چیز کا قوت باصرہ کو ادراک کرنا پڑے تو پھر محسوسات اچانک اور فوراً تبدیل ہو جائیں گے۔ پھر اس کے فوراً بعد کسی اور چیز کا ادراک۔ وعلی ھذا القیاس تو ایسی صورت میں بعض محسوسات بعض دوسرے محسوسات کے ساتھ خلط ملط ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کے درمیان کوئی فرق محسوس نہیں ہو سکے گا اور یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک چکی ہو جس کے مرکز (قطب) سے

اس کے محیط (کنارے) تک مختلف رنگوں کی مختلف لکیریں ہوں۔ جب چکی تیزی سے گھومے گی تو انسانی آنکھ صرف ایک ہی رنگ محسوس کر سکے گی جو ان تمام رنگوں کا مرکب ہوگا۔

دوسری مثال:

انسانی ذہن جب ایک جانب مشغول ہوتا ہے تو کبھی کبھی اس کو لاشعوری طور پر کسی دوسری چیز کی موجودگی کا احساس تو ضرور ہوتا ہے لیکن اس کی حس کو اس کا شعور تک نہیں ہو پاتا۔ جیسا کہ کسی انسان کی وہ حالت کہ عین اس وقت جب وہ کسی بادشاہ کے پاس جانے کے لئے اس کے دربار میں داخل ہو رہا ہو تو کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس کی ملاقات دروازہ پر ہو جائے تو وہ اس سے ہمکلام بھی ہوتا ہے لیکن اسے پہچان نہیں پاتا اور نہ ہی اس کی کہی بات وہ سمجھ پاتا ہے اس لئے کہ اس کا ذہن پوری طرح دوسری جانب متوجہ ہوتا ہے (یعنی بادشاہ کی ملاقات کی طرف مکمل توجہ) اسی طرح آئینہ میں دیکھنے والا شخص آئینہ میں اپنی آنکھ میں کوئی تنکا یا بال وغیرہ دیکھنا چاہتا ہے لیکن وہ اس سے بڑے کسی داغ دھبے کو دیکھ نہیں پاتا جو کہ چہرے، پیشانی یا آئینہ کے سامنے آنے والے کسی حصے پر واضح طور پر نمایاں بھی ہو۔ یہ اس لئے کہ اس کی توجہ اور شعور صرف اپنی آنکھ کی طرف تھا۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے ایک انسان آئینہ کی سطح اس لئے دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا آئینہ کی سطح برابر ہے یا نہیں؟ اس وقت آئینہ کے اندر سوائے اس کی سطح کے اسے کچھ بھی نظر نہیں آتا، حالانکہ اس کی اپنی شبیہ آئینہ میں اس وقت موجود ہوتی ہے، کیوں؟ اس لئے کہ وہ شعوری طور پر کسی اور جانب متوجہ ہے۔ جب آپ ان تمہیدات کو سمجھ لیں گے تو

جادو کی اس کیفیت کا تصور با آسانی آپ کو ہو جائے گا۔ وہ اس طرح کہ فنکار شعبدہ باز پہلے ایک کام کا مظاہرہ کرتا ہے جب لوگ اپنے دل و دماغ مکمل طور پر اس کی باتوں کی طرف لگا کر اپنی آنکھیں اس کی طرف پوری طرح جما دیتے ہیں۔ جب وہ اس کے پہلے کرتب کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوتے ہیں تو وہ بڑی پھرتی سے فوراً ایک دوسرا کام کر ڈالتا ہے جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتا ہے، لیکن یہ دوسرا کام ان کے لئے حیران کن ہوتا ہے۔ اس کی دو وجوہ ہیں۔ پہلی یہ کہ لوگ پہلے کرتب کی طرف ہی ہمہ تن متوجہ تھے۔ دوسری یہ کہ دوسرے کام کے لئے اس کی انتہائی تیز پھرتی لیکن چونکہ ان کے سامنے اچانک ایک نیا کام آ چکا ہوتا ہے جس کا انہیں پہلے گمان تک نہ تھا تو وہ حیران رہ جاتے ہیں اور بہت تعجب کرتے ہیں لیکن شعبدہ باز اگر بالکل چپ رہے اور لوگوں کے خیالات کو اپنے پہلے عمل سے دوسرے عمل کی طرف پھیرنے کی باتیں نہ کرنے لگے اور لوگوں کے نفوس اور اوہام و خیالات اس کے کرتب سے ہٹ کر دوسری طرف متوجہ ہو جائیں تو دیکھنے والوں پر اس کے ایک کرتب سے اچانک دوسرے کرتب کی طرف منتقل ہونے کی حقیقت واضح ہو جائے اور اس کے کرتبوں سے نہ اثر لیں اور نہ ہی حیران ہوں اور یہی مراد ہے ان کے اس قول سے کہ شعبدہ باز، لوگوں کی آنکھوں پر اندھیرا، یا پردہ ڈال دیتے ہیں۔ شعبدہ باز، لوگوں کی توجہ کو اپنے حیلوں اور فریب کاریوں سے ہٹا کر دوسری طرف لگا دیتا ہے اب جس قدر اس کا یہ عمل (یعنی لوگوں کی توجہ اور نظریں دوسری طرف پھیرنا) زیادہ قوی ہوگا اسی قدر وہ اپنے عمل میں زیادہ ماہر اور اپنے فن میں باکمال شمار ہوگا۔

اسی طرح جن حالات میں انسانی نظر پوری طرح دیکھ نہیں پاتی ان حالات میں اس عمل کو کرنا زیادہ کامیاب سمجھا جاتا ہے مثلاً شعبدہ باز (مداری) انتہائی روشنی میں بیٹھ کر عمل کرے گا کیونکہ نہایت تیز روشنی میں نظر جلد تھک جاتی ہے اور فریب کھا جاتی ہے۔ اسی طرح سخت اندھیرے میں بیٹھنے سے بھی یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی

انتہائی چمکیلے رنگوں میں بیٹھ کر ایسا عمل کرنا نہ صرف نظر میں خلل اور تھکاوٹ کا سبب بنتا ہے بلکہ انتہائی گہرے رنگوں میں تو بہت کم ہی ارد گرد کے ماحول سے آگاہی ہوتی ہے۔اس طرح کے جادو سے متعلق یہ چند اصولی باتیں ہیں جو ذکر کی گئی ہیں۔

پانچویں قسم:

۞ عجیب و غریب مخفی کرتبوں سے حاصل کردہ جادو: وہ عجیب و غریب کام جو بعض آلات کو نصب کر دینے سے خود بخود ظاہر ہوتے رہتے ہیں یہ فٹنگ کبھی ہندسوں کی نسبتوں پر اور کبھی اتراہٹ اور بڑائی کی قسموں پر ہوتی ہے مثلاً گھوڑے کا مجسمہ، اس پر ایک سوار، اس کے ہاتھ میں ایک بگل جو دن میں ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے خود بخود بجتا رہتا ہے کوئی اسے ہاتھ تک نہیں لگاتا۔اسی طرح ٹائم پیس وغیرہ، جو وقت مقررہ پر خود بخود بجنے لگ جاتے ہیں اور دوسرے چھوٹے چھوٹے آلات جن سے بڑی بڑی چیزیں بڑی آسانی سے کھینچ لی جاتی ہیں سب اسی میں داخل ہیں۔

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسی چیزوں کو جادو میں شمار کرنا مناسب نہیں کیونکہ ان کے خاص اسباب معلوم ہوتے ہیں جو ان کو جانتا ہو وہ اس طرح کی اشیاء خود بنا سکتا ہے لیکن جب تک ان سے واقفیت پانا بہت دشوار اور ان تک رسائی صرف خاص لوگوں کو ہی ہوتی تھی، تو ایسی صورت حال میں اہل ظاہر نے ان اشیاء کو بھی جادو میں ہی شمار کر لیا۔

چھٹی قسم:

۞ کیمیاوی کرتبوں سے حاصل کردہ جادو: بعض دوائیوں کے مخفی خواص

معلوم کر کے ان کی مدد سے عجیب وغریب عمل کا اظہار کرنا مثلاً کسی کے کھانے میں کوئی ایسی دوائی ملا دینا جو انسان کو مدہوش کر کے اس کی عقل کو ختم کر دے یا ایسی دھونی رمانا جس میں نشہ ہو، جیسا کہ اگر کسی آدمی کو گدھے کا دماغ کھلا دیا جائے تو وہ اس سے مدہوش اور کم عقل بن جاتا ہے۔ رازی کہتے ہیں کہ اشیاء کی خصوصیات کا انکار ممکن نہیں مثلاً مقناطیس کو ہی دیکھ لو کہ لوہا اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔

ساتویں قسم:

❁ کسی کے دل پر رعب ڈال کر اسے زیر اثر کر لینا: اس کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ جادوگر، دل پر اپنی باتوں سے ایک خاص قسم کا اثر ڈال کر جو چاہے اس سے منوا لے مثلاً اس سے یہ کہہ دیا کہ میں اسم اعظم کی معرفت رکھتا ہوں، جن میری اطاعت کرتے ہیں، اور میری اکثر باتوں پر عمل کرتے ہیں، اب اگر ایسا اتفاق ہو جائے کہ اس کی باتیں سننے والا کمزور دل کچے کانوں کا اور بودے عقیدے والا ہو جسے حق اور باطل کی تمیز نہ ہو تو ایسا شخص اس کی باتوں کو صحیح سمجھ لیتا ہے اور اس کے دل میں اس کی باتیں بیٹھ جائیں گی اور اس کے دل میں ایک قسم کا رعب اور ڈر بیٹھ جائے گا جس کی وجہ سے اس کے حواس کمزور پڑ جائیں گے اب وہ جادوگر ایسے شخص سے اپنے مطلب کے مطابق کام بھی لے لے گا اور اپنے مطلب والی باتیں بھی کروا لے گا یعنی جو چاہے گا اس سے کروائے گا اور اس سے اپنی مرضی کا جواب بھی حاصل کر لے گا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ رعب اور باتوں کا اثر اکثر کم عقل لوگوں پر ہو جایا کرتا ہے۔ چالاک اور تیز طرار شعبدہ باز اپنے تجربے سے لوگوں میں سے کم عقل

والے کو تلاش کر کے اس کے دل میں اپنے علم و فراست کا اثر اور رعب ڈالتے ہیں کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ کم عقل والے نے ہی تو میری ہر بات ماننی ہے۔ پھر اپنی منشا کے مطابق ان سے ہر بات نکلواتے رہتے ہیں۔

آٹھویں قسم:

❁ چغل خوری اور چکنی چپڑی باتوں سے زیر اثر کر لینا: چغل خوری اور جھوٹ سچ ملا کر کسی کے دل میں اپنا گھر کر لینا اور انتہائی خفیہ چالوں سے اسے اپنا گرویدہ کر لینا پھر اپنے مطلب کا کام نکال لینا یہ قسم لوگوں میں عام ہے۔ ان مذکورہ آٹھ اقسام میں سے ہر قسم کا ذکر کہ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس بحث میں اپنے مقام پر آتا جائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

قدیم ترین لوگوں کے ہاں جادو:

جو شخص جادو کے ابتداء کی تاریخ معلوم کرنا چاہے تو وہ اس کی تحقیق آسانی سے نہیں کر پائے گا کہ انسان نے کون سی تاریخ میں جادو کی معرفت حاصل کی تھی یا کون سے زمانے میں جادو کرنے کا آغاز کیا گیا تھا۔ لیکن کتابوں میں اس بات کا ذکر ہے کہ اہل بابل میں سریانیوں اور کلدانیوں کے ہاں اور اہل مصر میں فرعونیوں اور قبطیوں میں جادو کا دھندا عام تھا اور انہوں نے جادو کے علم کے متعلق کئی کتب بھی لکھی تھیں اور کئی دوسرے آثار بھی چھوڑے تھے لیکن ان میں سے بالکل تھوڑی سی کتب کا ترجمہ ہو سکا ہے۔ بعد میں آنے والے لوگوں نے ان سے اس علم کو حاصل کیا اور اس میں تنوع پیدا کیا اور ان احوال کے بعد "مصاحف الکواکب السبعہ" اور "طمطم الھندی" نامی کتب معرض وجود میں

آ ئیں۔ پھر مشرق میں فن جادوگری میں جادوگروں کا بڑا فنکار جابر بن حیان پیدا ہوا اس نے پہلے لوگوں کی جادو سے متعلق لکھی ہوئی کتابوں کی ورق گردانی کی اور اس فن سحر کو از سر نو زندہ کیا اور ان کا خلاصہ نکالنے کے لئے غوطہ زنی کر کے دیگر کتابیں تالیف کیں پھر اس کے بعد مسلمہ بن احمد مجریطی آیا جو کہ تعلیمات وسحریات میں اہل اندلس کا امام تھا چنانچہ اس نے جادو کی ان تمام کتابوں کو مختصر کر کے نئی ترتیب دی نیز اپنی کسی ایک کتاب میں جادو کے طریقے جمع کر دیئے۔ پھر اس کے بعد اس فن میں کسی اور نے کچھ نہیں لکھا۔ (مقدمہ ابن خلدون۔ صفحہ 422-430)

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ اس نے بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر کچھ جادو نازل کیا تھا تو یہ بھی اس بات کی دلیل بن جاتا ہے کہ اہل بابل جادو کو جانتے تھے اور یہی نبطیوں اور سریانیوں میں سے کلدانی لوگ تھے اور یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے کافی عرصہ پہلے گزر چکے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام سے جادو کی معرفت، اس کو ان سے سیکھنے اور عمل میں لانے کی نفی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾

''اور (وہ لوگ) اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین، سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے جو بابل شہر میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر اتارا

گیا تھا وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک جادو نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو محض ایک آزمائش میں پڑے ہیں تم کفر نہ کرنا۔

(سورہ بقرہ، آیت نمبر 102)

یہ خطاب دراصل یہودیوں کو ہے جو اس جادو کی پیروی کرتے تھے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت میں شیاطین، لوگوں کو سکھاتے تھے۔ یہودی الٹا حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہی جادوگر ہونے کی تہمت لگانے اور ان کے نبی ہونے کی نفی کرنے لگے اور جھوٹ بول کر لوگوں کو کہتے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جادو ہی کے ذریعے انسانوں، جنوں، شیطانوں اور دیگر مخلوقات کو اپنے تابع کیا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کی تہمتوں سے بری کر دیا اور جو جادو کا عمل کرتے تھے ان کو جھوٹا کہا نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ بات بھی بتا دی کہ ان لوگوں نے جادو کے عمل کرنے میں دراصل ان شیاطین کی پیروی کی ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے دورِ حکومت میں لوگوں کو جادو سکھاتے تھے حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام تو انہیں صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس چیز کی پیروی کرنے کا حکم دیتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات میں نازل کی تھی۔

مشہور مفسر قرآن ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ''شیاطین آسمان دنیا سے کچھ باتیں چوری چوری سننے کی کوشش کرتے اگر کسی شیطان نے کسی وقت کوئی سچی بات سن لی تو وہ اس کے ساتھ ستر جھوٹ ملا لیتا اور پھر لوگوں کے دلوں میں یہ تمام باتیں ڈال دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان باتوں پر مطلع کر دیا تو انہوں نے وہ باتیں اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام فوت ہو گئے تو شیطان نے راستے پر کھڑے ہو کر

کہا ''لوگو! میں تمہیں بتاؤں کہ سلیمانؑ کا بے نظیر نفع مند خزانہ کہاں ہے؟ وہ اس کی کرسی کے نیچے دفن ہے تم اس کو نکال لو۔ لوگوں نے جب نکال کر دیکھا تو کہنے لگے ''یہ تو جادو ہے۔'' پھر دوسری امتوں نے ان کو نقل کر لیا حتیٰ کہ اہل عراق میں جو جادو کا چرچا ہے یہ بھی انہی کا باقی ماندہ حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی صفائی دی ہے اور جادو سے ان کو بری الذمہ قرار دیا اور بتایا ہے کہ حقیقتاً جادو پر چلنے والے اور سکھانے والے شیاطین تھے جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر انہوں نے بہتان لگایا تھا۔ اسی کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے ﴿ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ...... ﴾ (تفسیر طبری۔415/2)

باقی رہا معاملہ ہاروت و ماروت کا تو وہ میرے نزدیک راجح قول کے مطابق دو فرشتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کے امتحان کی خاطر اتارا تھا وہ لوگوں کو اللہ کے اذن کے ساتھ جادو سکھاتے تھے اور سکھانے سے پہلے وہ یہ ضرور کہہ دیتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کے لئے بھیجا ہے۔ لہٰذا تم جادو نہ سیکھو ورنہ تم کافر ہو جاؤ گے۔ بعض لوگ اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ جادو کو نازل کرے جب کہ جادو کفر ہے؟ کیا اللہ کے فرشتوں کے لئے جائز ہے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھائیں؟

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ بلا شک ہر طرح کی خیر اور شر کا اتارنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر واضح کر دیا ہے اور اپنے رسولوں کی طرف وحی بھی بھیج دی ہے اور ان کو حکم بھی دے دیا ہے کہ میری مخلوق کو تبلیغ کر دو اور انہیں حلال حرام بتا دو مثلاً زنا، بدکاری، چوری، ڈاکہ زنی اور باقی گناہ جو ان کو بتائے ہیں اور ان کے ارتکاب سے منع کیا ہے تو جادو بھی ان گناہوں میں سے ایک گناہ ہے اس کا گناہ ہونا بھی بتا دیا اور اس کے کرنے کرانے سے منع بھی کیا۔ (طبری، 423-421/2)

پس اس میں کونسی انکار کی بات ہے کہ اللہ جل ثناء نے اپنے دو فرشتوں (ہاروت و ماروت) کو جادو سکھایا ہو اور ان کو اپنے بندوں کی آزمائش کے لئے بھیجا ہو جیسا کہ اس نے خود ہمیں بتایا ہے کہ وہ دونوں جادو سیکھنے کے لئے آنے والے کو پہلے کہتے تھے کہ ﴿ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾ کہ ہم تو تیرے لئے محض آزمائش ہیں لہٰذا تو جادو سیکھ کر کفر نہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر یہ جادو اس لئے اتارا تھا کہ وہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو آزمائے۔ اس لئے تو فرشتے پہلے یہ کہتے تھے کہ جادو نہ سیکھو یہ کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خاوند بیوی کے درمیان تفریق (جدائی ڈالنے) اور جادو کا عمل کرنے سے منع کیا ہے ۔اب جو مومن (نیک) ہوگا وہ جادو نہیں سیکھے گا وہ نکھر کر سامنے آ جائے گا۔ (وہ امتحان میں کامیاب ہوگا) اور جو جادو اور کفر سیکھے گا وہ کافر ہوگا اور امتحان میں فیل اور بری سزا پائے گا لیکن فرشتوں کے صاف بتا دینے کے باوجود لوگوں کا جادو سیکھنے کے مطالبے پر انہیں جادو سکھا دینے کے باعث یہ فرشتے اللہ کے فرماں بردار ہوں گے۔ (تفسیر طبری 427-426/2) لہٰذا جب فرشتوں نے جادو سیکھنے والوں کو منع بھی کر دیا اور اس کا نقصان بھی بتا دیا۔ پھر بھی لوگ جادو سیکھنے سے باز نہ آئے تو لوگوں کا جادو سیکھنے اور کرنے کا گناہ فرشتوں پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ (تفسیر طبری 427-428/2)

مفسرین نے ہاروت و ماروت کے بارے میں کئی خبریں ذکر کی ہیں جو اکثر اہل کتاب سے ماخوذ ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جو دومۃ الجندل سے آنے والی ایک عورت کے ساتھ پیش آیا جس کی تفصیل (تفسیر طبری اور مستدرک حاکم کتاب البر والصلہ، ج4، ص100) میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دومۃ الجندل کی ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں آئی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتی تھی۔ جب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا پتہ چلا تو بے

چین ہو کر بے اختیار رونے لگی کیونکہ وہ مسئلہ پوچھ کر اپنی پیاس بجھانا چاہتی تھی۔ وہ اتنا روئی کہ مجھے اس پر ترس آیا وہ کہنے لگی مجھے ڈر ہے کہ میں کہیں تباہ و برباد نہ ہو چکی ہوں (میں نے کہا آخر کیا بات ہے) اس نے بتایا کہ میرا خاوند مجھے چھوڑ کر کہیں چلا گیا۔ ایک دن میرے پاس ایک بڑھیا آئی اس سے میں نے اپنے خاوند کے چھوڑ کر چلے جانے کا ذکر کیا تو اس نے مجھے کہا کہ میں جو تجھے بتاؤں اگر تو اسی طرح عمل کرے گی تو تیرا خاوند تیرے پاس آ جائے گا۔ (میں نے کہا ٹھیک ہے) وہ بڑھیا رات کے وقت دو کالے کتے میرے پاس لے کر آئی ایک پر میں سوار ہو گئی اور ایک پر وہ تھوڑی ہی دیر میں ہم بابل پہنچ گئیں۔ میں نے دیکھا کہ دو شخص ادھر الٹے پاؤں لٹکے ہوئے ہیں انہوں نے ہمیں کہا تم یہاں کیا لینے آئی ہو؟ میں نے کہا میں جادو سیکھنے آئی ہوں۔ انہوں نے کہا ہم تو آزمائش ہیں تو جادو سیکھ کر کفر نہ کر اور واپس چلی جا۔ میں نے کہا میں تو سیکھوں گی۔ اس پر انہوں نے کہا اچھا پھر جا فلاں تنور میں پیشاب کر کے آ۔ میں گئی ارادہ کیا کہ پیشاب کروں لیکن دہشت کی وجہ سے پیشاب نہ کیا ویسے ہی ان کے پاس چلی آئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا پیشاب کر آئی ہو؟ میں نے کہا "ہاں۔" انہوں نے کہا کوئی چیز نظر آئی تھی؟ میں نے کہا "کچھ نظر نہیں آیا۔" انہوں نے کہا "تو نے ابھی تک کچھ نہیں کیا لہٰذا تو اپنے شہر کی طرف واپس چلی جا اور کفر نہ کر۔" میں نے کہا "میں تو جادو سیکھوں گی۔" انہوں نے پھر مجھے اس تنور میں پیشاب کرنے کا کہا چنانچہ میں چلی گئی۔ تنور کے پاس پہنچ کر میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے دل قابو میں نہ رہا پھر دوبارہ پیشاب کئے بغیر ان کے پاس چلی آئی اور کہنے لگی "میں نے پیشاب کر لیا ہے۔" انہوں نے کہا "کیا دیکھا تھا؟" میں نے کہا "میں نے کچھ نہیں دیکھا۔" انہوں نے کہا "تو نے ابھی تک کچھ نہیں کیا (یعنی جادو نہیں سیکھا، تیرا ایمان ٹھیک ہے) لہٰذا تو اپنے وطن واپس چلی جا کیونکہ اب کی بار تیرے معاملے کی اخیر ہے۔" میں نے پھر کہا "میں تو ضرور جادو سیکھ کر جاؤں گی۔" انہوں نے

کہا اس تنور میں پیشاب کر کے آؤ۔" چنانچہ میں چلی گئی اور پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ گئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک گھڑ سوار منہ پر لوہے کا نقاب ڈالے وہاں سے نکلا اور آسمان پر چڑھ گیا حتیٰ کہ غائب ہو گیا پھر میں ان کے پاس آئی اور ان کو بتایا کہ میں نے پیشاب کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا "کیا دیکھا؟" میں نے کہا "ایک نقاب پوش گھڑ سوار جو مجھ سے نکل کر آسمان پر چڑھ گیا حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔" انہوں نے کہا "اب کی بار تو نے سچ بتایا وہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے نکل گیا ہے، اب چلی جاؤ۔" چنانچہ میں اس بڑھیا کے پاس آئی اور اس سے کہا "انہوں نے تو مجھے کچھ نہیں سکھایا اور نہ ہی کچھ کہا ہے۔" بڑھیا نے کہا "تجھے سب کچھ آ گیا ہے اب جو کچھ چاہو گی وہ ملے گا۔ یہ گندم کا دانہ لو، اسے جو حکم کرو گی اسی طرح ہو گا۔" چنانچہ میں نے اسے زمین پر ڈال کر کہا اُگ جا۔ وہ فوراً اُگ گیا۔ میں نے کہا تجھ میں بالی پیدا ہو جائے، تو پیدا ہو گئی میں نے کہا سوکھ جا تو وہ سوکھ گیا پھر میں نے کہا الگ الگ دانہ ہو جا تو وہ بھی ہو گیا پھر میں نے کہا خشک ہو جاؤ تو دانے خشک ہو گئے، پھر میں نے کہا آٹا بن جاؤ تو وہ آٹا بن گئے میں نے کہا روٹی پک جائے تو روٹی تیار ہو گئی۔ جب میں نے دیکھا کہ میں جو بھی کہتی ہوں اسی طرح ہو جاتا ہے تو میرا دل نادم ہونے لگا اور اللہ کی قسم! مجھے اپنے بے ایمان ہونے کا صدمہ ہونے لگا۔ اے ام المومنین! اللہ کی قسم نہ میں نے اس جادو سے کوئی کام لیا ہے نہ کسی پر کیا ہے اور نہ ہی کبھی ایسا کروں گی۔" (تفسیر طبری، ج2، ص426-427) ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک اس کی سند جید ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج1، ص251)

امام حاکم نے بھی اس واقعہ کو مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بخاری و مسلم میں نہ ہونے کے باوجود اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ذہبی نے بھی امام حاکم کی موافقت کی ہے اور مستدرک کی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب دومۃ الجندل سے آنے والی اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب وقت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کی کثیر تعداد سے پوچھا کہ اب میں کیا کروں تو وہ بھی متحیر تھے کہ اسے کیا فتویٰ دیں وہ سب بغیر علم کے فتویٰ دینے سے ڈرتے تھے البتہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عورت سے کہا کہ اب اگر تیرے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بقید حیات ہو تو اس کی خدمت کرتی رہو یہی تیرے لئے کافی ہے (مستدرک حاکم، ج4، ص150)

جادو حقیقت ہے یا محض ایک تخیل؟

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جادو واقعی ہو جاتا ہے یا محض اس کا تخیل ہوتا ہے؟ جن لوگوں نے اسے محض خیال قرار دیا ہے اور اس کی حقیقت کا انکار کیا ہے۔ ان میں ابو جعفر استرباذی شافعی، ابوبکر رازی حنفی، ابن حزم (ظاہری) اور ایک گروہ ہے جبکہ جمہور علماء (اہل سنت) کا موقف یہ ہے کہ جادو حقیقت میں ہی اثر انداز ہوتا ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس کے واقعی حقیقت ہونے پر قرآن اور صحیح مشہور احادیث دلالت کرتی ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ علماء کا اختلاف دراصل اس بات میں ہے کہ کیا جادو سے کسی چیز کو اس کی اصلی حقیقت سے بدلا جا سکتا ہے یا نہیں؟ جن علماء کا کہنا ہے کہ جادو محض خیال ہی ہے انہوں نے اس کی نفی کی ہے اور جمہور علماء جو اس کی حقیقت کے قائل ہیں ان کا اس بات میں پھر اختلاف ہے کہ کیا جادو کی صرف اتنی ہی تاثیر ہے کہ یہ مسحور کے مزاج میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے؟ اس صورت میں یہ مرض کی قسم سے ہوگا یا یہ کہ مسحور کی ذات میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی بھی پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً جماد (بے جان چیز) کو حیوان (جاندار) بنا دے یا حیوان کو جماد بنا دے؟

پہلا قول تو جمہور کا ہے جبکہ ایک گروہ دوسرے قول کی طرف گیا ہے کہ کسی چیز کی حقیقت کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ

ممکن اور قابل تسلیم ہے اور اگر اس اعتبار سے دیکھا جائے کہ واقع میں ایسا ہوتا بھی ہے تو س میں اختلاف ہے کیونکہ اس کا دعویٰ کرنے والے اس پر کوئی پختہ دلیل قائم نہیں کر سکتے۔

سحر (جادو) کی جو آٹھ اقسام گزشتہ صفحات پر بیان ہو چکی ہیں، ان میں پہلی، دوسری اور تیسری قسم کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ انہی کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان سے چیزوں کی حقیقتوں کو بدلا جا سکتا ہے اور بعض کے نزدیک تو چوتھی قسم کے بارے میں بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس اختلاف میں حق اور ٹھیک بات یہ ہے کہ جسم رکھنے والی مادی اشیاء میں تبدیلی ناممکن اور غیر ثابت ہے بلکہ اس کے ثبوت اور وجود پر کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے کہ اگر یہ ممکن ہوتا تو جادوگر لوگ سب سے بڑے غنی اور مالدار ہوتے اور دنیا پر بادشاہی کرتے اور جو ان کے راستے میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرتا وہ اسے گدھا یا جماد (بے جان چیز) بنا دیتے یا اپنے جادو کے ذریعے اسے جان سے مار دیتے۔ وہ لوگوں سے کبھی بھی نہ چھپتے نہ ہی ان کو کبھی اپنی جان کا خطرہ ہوتا نیز عوام الناس اور عقل کے اندھوں کو پھانسنے، ان کے مال لوٹنے کے لئے مختلف قسم کے حیلے بہانے اور فریب کاریاں نہ کرنی پڑتیں بلکہ پہاڑوں کو سونا بنانا اور کاغذات کو ڈالروں میں تبدیل کرنا تو ان کے لئے ان حیلوں، فریب کاریوں اور محنت و مشقت کرنے سے بہت زیادہ آسان تھا اور اسی کے بارے میں معتزلیوں کا بہت بڑا عالم قاضی عبدالجبار کہتا ہے کہ اگر ہم یہ بات تسلیم کر لیں کہ لوگوں میں کوئی ایسا انسان موجود ہے جو جسم، حیات اور مختلف رنگ پیدا کرنے پر قادر ہے تو پھر لامحالہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ انسان بغیر کسی تھکاوٹ اور مشقت کے بھاری بھر کم مال بھی حاصل کر سکتا ہے جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہے اس لئے کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ جادو کے دعویدار لوگوں کو حقیر سے حقیر مال حاصل کرنے کے لئے کس قدر محنت و مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ یہیں سے ہمیں ان کا جھوٹ معلوم ہو جاتا ہے۔

اسی طریقے سے ہمیں اہل کیمیا (کیمسٹ ،معادن کو سونے میں تبدیل کرنے والوں) کے دعویٰ کا غلط ہونا بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم کہیں گے کہ اگر یہ لوگ بعض ادویہ کے ذریعے غیر سونے کو سونا بنا سکتے ہوں تو پہلی صورت میں یہ کام کم لاگت سے ممکن اور آسان ہوگا۔ تب ان لوگوں کو اپنے آپ کو مشقت اور ذلت سے بچا لینا چاہیئے۔ دوسری صورت میں کم لاگت سے سونا بنانا ناممکن ہوگا اس کے لئے بڑے بڑے آلات اور کثیر رقم کی ضرورت ہوگی تو اس صورت میں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ وقت کے حکمرانوں کو باخبر کریں جن کے پاس ہر طرح کے وسائل اور مال ہوتا ہے بلکہ اصحاب اقتدار کے لئے بھی سونا بنانے کا طریقہ سیکھنا ضروری ہوتا۔ اس لئے کہ سونا بنانا، ملک فتح کرنے سے بھی زیادہ نفع بخش ہے کیونکہ مکمل فتح حاصل کرنے کے لئے بے بہا مال اور خزانے خرچ کرنے پڑتے ہیں جبکہ ہم جانتے ہیں کہ مال اور جانیں بھی جنگوں میں کام آتی ہیں، لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ اپنے اس دعوے میں سچے نہیں ان کا دعویٰ غلط اور فاسد ہے۔

باقی جس تبدیلی کا تعلق انسان کے نفسانی امور کے ساتھ ہے مثلاً محبت ڈالنا، بغض ڈالنا (ناپسندیدگی)، مرض پیدا کرنا، غشی طاری کر دینا وغیرہ تو یہ کتاب وسنت کی صریح دلیلوں سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ﴾

''پھر لوگ ان سے وہ (جادو) سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 102)

اسی طرح لبید بن اعصم (یہودی) کا رسول اکرم ﷺ پر جادو کرنے کا واقعہ بخاری و مسلم میں ثابت ہے اور یہ قصہ ہی اس جادو کی بحث کی بنیاد ہے اور عنقریب ہی یہ بات آگے آنے والی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے۔

حالانکہ وہ کیا نہ ہوتا۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ سمجھتے تھے کہ آپ ﷺ اپنی بیویوں سے ہم بستر ہوئے ہیں حالانکہ ایسا ہوتا نہیں تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی بیویوں کے پاس آنے اور کھانے پینے سے روک دیئے گئے اور آپ سخت مرض میں مبتلا ہوئے، آپ ﷺ کی نگاہ بھی متاثر ہوئی۔ ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ صحت و مرض اور محبت و کراہت کے اعتبار سے جسم و نفس پر جادو کا اثر واقعی ثابت ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ انسان کا حیوان یا جماد میں یا حیوان اور جماد کا انسان میں تبدیل ہونا تو یہ ناممکن ہے۔اس کی کوئی دلیل نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا تھا بلکہ اس کی نفی پر قوی دلائل موجود ہیں۔ باقی رہا فرعون کے جادوگروں کے جادو کی وجہ سے لاٹھیوں اور رسیوں پر دوڑنے کا خیال گزرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ○ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴾

”(موسیٰ) نے جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو اب تو موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے بھاگ دوڑ رہی ہیں پس موسیٰ نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔ہم نے کہا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا اور جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے اسے ڈال دے ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے گا۔انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔“ (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 66-70)

نیز فرمایا:

﴿ قَالَ أَلْقُوْا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوْا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ○ ﴾

''(موسیٰ نے جادوگروں سے) فرمایا کہ تم ہی ڈالو پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان پر ہیبت غالب کر دی اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 116)

ان آیات مذکورہ سے یہ بات کھل کر واضح ہو گئی کہ ان کا جادو لوگوں کی آنکھوں پر ہوا تھا حتیٰ کہ ان کو یہ خیال گزرا کہ رسیاں اور لکڑیاں دوڑنے والے سانپ ہیں حالانکہ ان رسیوں اور لکڑیوں کی حقیقت تبدیل نہیں ہوئی تھی اسی کے متعلق (امام) رازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ خبر دی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان جادوگروں کے عصا اور رسیوں کو واقعی دوڑتا ہوا سمجھ لیا تھا لیکن وہ دوڑتی نہ تھیں وہ تو صرف ان کو اس طرح کا محض خیال گزرا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی لاٹھیاں کھوکھلی تھیں۔ ان کے اندر پارہ بھرا ہوا تھا اور اسی طرح ان کی رسیاں بھی چمڑے کی تھیں اندر سے خالی تھیں جن میں پارا بھرا ہوا تھا۔ مقابلہ سے قبل انہوں نے تہ خانے یا خندقیں کھودیں، ان پر کمان دار چھتوں والی عمارتیں بنا کر ان میں آگ بھر دی جب اس جگہ لاٹھیاں اور رسیاں پھینکی گئیں اور پارہ گرم ہو گیا تو اس نے ان میں حرکت پیدا کر دی اس لئے کہ پارہ جب گرم ہوتا ہے تو اڑنے لگتا ہے اب لاٹھیوں اور رسیوں کی کثافت نے اسے اڑنے تو نہ دیا لیکن اس کی حرکت کے ساتھ رسیاں اور لاٹھیاں خود حرکت میں آ گئی تھیں اور دیکھنے والوں نے سمجھا کہ وہ دوڑ رہی ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ دوڑتی نہ تھیں۔ (تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص 257) رازی کی یہ بات بعید از امکان نہیں لیکن اس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ یہ بھی عین ممکن ہے کہ انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر واقعی جادو کیا ہو جس کی وجہ سے لوگوں

نے رسیوں اور لاٹھیوں کو سانپوں کی جنس سے سمجھ لیا ہو حالانکہ حقیقت میں وہ سانپ نہ تھیں۔ واللہ اعلم!

باقی رہی جادو کی دوسری قسمیں یعنی چار تا آٹھ تو ان کے ساتھ بالاتفاق اشیاء کی حقیقتوں میں تبدیلی نہیں آتی بلکہ وہ یا تو نظر کا دھوکا ہوتی ہیں یا حرکت کا نتیجہ یا جیومیٹری کا کمال ہوتی ہیں یا کیمیائی تجربہ ہوتی ہیں یا شخصی وانسانی صلاحیتیں ہوتی ہیں جو خداداد ہوتی ہیں۔ جو عقل مند مردوں اور عورتوں میں جلدی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ جادو کی پہلی قسمیں زیادہ تر دور حاضر میں پھیلی ہوئی ہیں بلکہ ان میں سے بہت سی قسمیں لوگوں کے ہاں جادو کے مفہوم میں داخل ہی نہیں سمجھی جاتیں۔ لوگ چونکہ ان کا بکثرت مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ قسمیں ان کے نزدیک امور عادیہ (قدرتی اور معمول کے مطابق واقع ہونے والے امور) کی طرح سمجھی جاتی ہیں جس طرح کہ سینما اور ٹیلی ویژن میں حرکت کرتی ہوئی تصویروں کو سبھی لوگ امور عادیہ ہی سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دومۃ الجندل سے ایک عورت آئی اور اس نے ان کو بتایا کہ میں نے گندم کے دانے کو کہا کہ تو اپنے آپ کو زمین میں داخل کر۔ پھر کہا کہ اُگ جا، تو وہ زمین میں داخل ہو کر اُگ گیا یہاں تک کہ اس کی روٹی پکی اس واقعہ میں تو جادو کے ذریعے چیزوں کی حقیقتوں میں تبدیلی واقع ہونے کی دلیل موجود ہے؟ تو ہم اس کا جواب دو طرح سے دیں گے۔

① گندم کا دانہ اپنی حالت سے نہیں بدلا تھا بلکہ آنکھوں پر جادو ہوا تھا اور دیکھنے سے خیال یہی گزرتا تھا کہ وہ دانہ نہیں رہا بلکہ اس میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔

② اس عورت نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک جھوٹی خبر بتائی اور اس سے

یہ کچھ بعید بھی نہیں کیوں کہ اس کا ایمان تو اس سے پہلے ہی نکل چکا تھا اس طرح کا شخص اگر جھوٹ بھی بول لے تو کچھ بعید نہیں ہوتا اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی اس کے بیان میں کوئی نقصان نہ تھا کیوں کہ انہوں نے اس سے جو سنا تھا وہ بیان کیا اور انہوں نے خود تو اس واقعہ کا مشاہدہ نہیں کیا تھا کہ یہ خبر واقعی صحیح ہوتی اور تب ہی ام المؤمنین اسے بیان فرماتیں۔ اس واقعہ کی اصل ذمہ داری تو اس عورت پر عائد ہوتی ہے نہ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر۔

جادو اور جادوگروں کی خبریں اور ان کے واقعات ہر دور اور ہر جگہ بکثرت ہیں حتیٰ کہ ہمارے اس دور حاضر، جس میں علم عام ہے اور جہالت کم ہے، ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے یا ان کی اپنی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا انہیں کوئی ضروری کام پڑ جاتا ہے تو وہ کسی ایسے جادوگر کے پاس جاتے ہیں جو لوگوں کی نظروں سے چھپ کر رہتا ہے انہیں یہ بات بھول جاتی ہے کہ جو کوئی جادوگر یا کاہن کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کرتا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ان کا اللہ پر ایمان اور توکل بہت کمزور ہوتا ہے کیونکہ مومن (قوی ایمان والے) کو جب کوئی مرض لاحق ہوتا ہے یا کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھتا ہے اور اس مرض کے علاج کے لئے جائز طریقے تلاش کرتا ہے پھر اگر اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی تو درست ورنہ پھر وہ صبر کرتا ہے اور اجر و ثواب کی نیت کر لیتا ہے۔

جادوگروں، شعبدہ بازوں اور دجالوں کے پاس جانے اور ان کو بھاری بھرکم رقوم اور دولت دینے میں دنیا اور آخرت کا خسارہ ہے پھر عام طور پر ان جیسے ظالموں کے ہاں کوئی مفید علاج بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی یقینی خبر ہوتی ہے بلکہ ان کے ہاں جھوٹ و فریب اور شرکیات اور ایسی مخلوق سے حاجتیں پوری کروانا عام ہوتا ہے جو حاجتیں پوری کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں نہ قدرت۔ یہی چیز تو ایمان باللہ کے منافی ہے کیونکہ ایمان

باللہ کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ لازمی طور پر اللہ پر ہی پورا بھروسا رکھے اور اسی کی پناہ لے نہ کہ اس کی مخلوق کی جو اپنے نفع نقصان کی مالک نہیں تو دوسروں کے نفع نقصان کی مالک کیسے ہو سکتی ہے؟ ہم پر ضروری ہے کہ ہم اس بات سے چوکنے رہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو وہ بھولا ہوا سبق پھر سے یاد کرا دیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کے ذریعے سلامتی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

جادو کا شرعی حکم

جادو کی قسمیں تو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ بھی بتا چکے ہیں کہ اس کی پہلی تین قسموں کا حکم جادو کی دیگر اقسام کی نسبت زیادہ سخت ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جادو کا عمل اور ارتکاب حرام ہے اور اس کے کبیرہ گناہ ہونے پر علماء کا اجماع ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اسے ہلاک کرنے والے سات گناہوں میں شمار کیا ہے اور بعض جادو کفر بھی ہوتے ہیں جبکہ بعض کفر تو نہیں ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نافرمانی کے زمرے میں آتے ہیں اگر جادو کے عمل میں کوئی بات یا کام کفریہ ہو تو وہ کفر ہوگا وگرنہ نہیں۔ باقی رہا جادو کا سیکھنا تو وہ حرام ہی ہے اگر اس میں بھی کوئی ایسا کفریہ کام ہوگا تو پھر سیکھنے والا اور سکھانے والا دونوں کفر کے مرتکب ہوں گے اور انہیں جادو کے سیکھنے اور سکھانے سے توبہ کروائی جائے گی اور قتل نہیں کیا جائے گا پھر اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور اگر اس میں کوئی کفریہ بات یا کام نہیں ہوگا تو ان کو تعزیراً صرف سزا ہی دی جائے گی۔"

اس مقام پر کئی باتیں زیر بحث آسکتی ہیں:

پہلی بحث : جادو کی دو قسمیں ہیں:

- پہلی قسم : کفر کا تقاضا کرنے والا جادو
- دوسری قسم : ایسا جادو جو کفر کا تقاضا تو نہیں کرتا البتہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نافرمانی ضرور ہے۔ان کے بارے میں اس سے قبل گفتگو ہو چکی ہے۔

اس بحث میں ہمارے مدنظر جادو کی پہلی وہ تین قسمیں ہیں جو کہ کفر کا تقاضا کرتی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

دوسری بحث: یہ کہ جادوگر جو جادو کا عمل کرتا ہے اس کا کفر یا عدم کفر کے لحاظ سے کیا حکم ہے یعنی عمل جادو کفر ہے یا نہیں؟

تیسری بحث: جادوگر پر کون سی حد لگے گی نیز کیا اس سے توبہ کروائی جائے گی یا نہیں؟

① جادو کی بیان کردہ پہلی تین اقسام پر شرعی حکم:

جادو کی بیان کی گئی پہلی تین قسموں ❶ کے ارتکاب پر شرعی حکم یہ ہے کہ یہ تینوں حرام اور کفر ہیں اور اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ:

پہلی قسم میں لازمی طور پر یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ یہ سات کواکب (سیارے) ہی جہان میں تصرف کرتے ہیں اور تصرف کا یہ عقیدہ رکھنے کی وجہ سے ہی جادوگر ان سے مخاطب ہوتا اور ان سے کئی چیزیں مانگتا ہے حالانکہ یہ ایسا کفر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے، اسے ہر چیز کا مالک، اسے ہر چیز میں تصرف کرنے والا، اسے زندہ کرنے والا اور

❶ ① ستاروں کی تاثیر ② قوی نفوس اور اوہام ③ شیاطین سے مدد

اسے مارنے والا سمجھنے کے منافی ہے۔

دوسری قسم میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا پایا جاتا ہے اور اس میں ان روحوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ روحیں بھی مخلوقات میں تصرف کرنے کی قدرت رکھتی ہیں۔ اس لئے تو آپ دیکھتے ہیں کہ یہ جادوگران روحوں کا تقرب حاصل کرنے کی خاطر کیا کیا جتن کرتے ہیں۔ روحوں کے بارے میں ہر چیز پر قادر ہونے، ہر چیز کو جاننے کا عقیدہ رکھتے ہیں اسی قدرت اور علم غیب کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے یہ ان سے مخاطب بھی ہوتے ہیں، ان سے سوال بھی کرتے ہیں، ان سے مدد بھی مانگتے ہیں اور یہ تمام کام بلا شبہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے منافی ہیں لہٰذا جس نے بھی ان روحوں کے متعلق اس طرح کا اعتقاد رکھا تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والا ہوگا۔

تیسری قسم میں کفریہ، اوراد و وظائف کے ذریعے زمینی روحوں یعنی جنات سے غیبی مدد مانگی جاتی ہے نیز اس غرض سے ان کے ناموں کے جانور ذبح کیے جاتے ہیں اور دھونی وغیرہ دی جاتی ہے۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہی ہے اور یہ سب کچھ اللہ کے ساتھ شرک کے زمرے میں آتا ہے جو ایسے ہر شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

چوتھی قسم میں خیالات کا بدلنا۔

پانچویں قسم میں عجیب و غریب شعبدہ بازیاں اور مخفی کرتب دکھانا۔

چھٹی قسم میں کیمیاوی شعبدہ بازیاں اور کاریگری دکھانا شامل ہیں۔ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ بھی حرمت سے خالی نہیں ہیں اس لئے کہ ان میں تین خرابیاں لازم آتی ہیں

اولاً: باطل طریقے سے لوگوں کا مال وصول کرنا۔

ثانیاً: ان کے ارتکاب کرنے والے کے بارے میں یہ عقیدہ بنانا پڑتا ہے کہ اس میں عام معمول کے مطابق بشری طاقت سے بڑھ کر کوئی دوسری طاقت ہے جو کہ اللہ

تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

ثالثاً: اس میں مافوق الاسباب تصرف کرنے کی قدرت ہے۔ حالانکہ یہ بھی اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

ساتویں قسم میں اپنا رعب ڈال کر دوسرے پر اثر ڈالنا شامل ہے۔

آٹھویں قسم میں چغل خوری اور اپنی باتوں کے چکر میں سادہ لوح لوگوں کو پھنسا لینا ہے۔

ان دونوں قسموں کے حرام ہونے کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ لوگ ہر اس شخص کو ساحر (جادوگر) یا مشعوذ (شعبدہ باز) جیسے برے ناموں کے ساتھ پکارتے ہیں جو کسی ایسے مسلمان کو زیب نہیں دیتے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو نیز اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان مذکورہ کاموں کے ذریعے لوگوں کے درمیان فتنہ و فساد اور لڑائی برپا کرنے، عامۃ الناس اور معصوم لوگوں کی غفلت سے فائدہ اٹھانے اور فریب و دھوکے سے ان کے مال ہڑپ کرنے میں بہت بڑا گناہ بھی ہے چاہے ہم اس طرح کے دھندا کرنے والے کا نام (ساحر) جادوگر رکھیں یا نہ رکھیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، گنہگار ضرور ہوگا۔

اب میں ایسی احادیث مبارکہ کا ذکر کرنے والا ہوں جو اس بات پر واضح دلیل ہوں گی کہ جادو کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور جادوگر شریعت محمدیہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے نیز اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

① عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِجْتَنِبُو السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ ، قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا هُنَّ؟ قَالَ : اَلشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکْلُ الرِّبَا وَ اَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ

الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''سات خطرناک گناہوں سے دُور رہو جو ہلاک کر دینے والے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کونسے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا'' ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② جادو کرنا ③ ناحق کسی کو قتل کرنا ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال کھانا ⑥ کافروں کے ساتھ مقابلے والے (جنگ کے) دن پیٹھ پھیر جانا ⑦ ایمان دار فحاشی سے بے خبر پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

② عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَبَسَ عَمَلاً مِنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نجوم (ستاروں) کا علم حاصل کیا (آئندہ کی باتیں بتلانے کے لئے) تو اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی یا جادو کا ایک حصہ حاصل کیا جو کوئی نجوم کا علم زیادہ حاصل کرے گا وہ جادو کا علم ہی زیادہ حاصل کرے گا اسے خوب سوچ سمجھ لینا چاہئے۔''

③ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَ مَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا

❶ بخاری ، کتاب الوصایا، باب قول الله تعالیٰ ﴿ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلماً......﴾ سورۃ النساء : 10

❷ سنن ابی داؤد ، کتاب الکھانة والتطیر، باب فی النجوم ⊙ سنن ابن ماجه، ابواب الادب ، باب تعلم النجوم ⊙مسند احمد، 1/227-311

وُكِّلَ اِلَيْهِ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی چیز میں گرہ دی پھر اس میں جھاڑ پھونک کیا تو بلا شبہ اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا تو اس نے شرک کیا جس نے جس چیز کے ساتھ تعلق جوڑا اور اعتقاد رکھا تو وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا۔''

④ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کسی نجومی (مستقبل کی خبریں دینے والے) کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے سوال کرے تو چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

⑤ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ اَتٰی كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتٰی اِمْرَاَةً حَائِضًا اَوْ اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'''' جو کسی کاہن کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کرے یا ایام مخصوصہ میں بیوی کے پاس جائے یا بیوی کے ساتھ لواطت کرے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل

---

❶ سنن نسائی ، كتاب المحاربة (تحريم الدم) باب الحكم في السحرة (103/7) ⊙ سنن ابن ماجه ، ابواب الادب ، باب تعلم النجوم

❷ صحيح مسلم كتاب السلام، باب تحريم الكهانة و اتيان الكهان 1751/4

❸ ابوداؤد ، كتاب الكهان واپتطير ، باب في الكهان 225/4، ⊙ ترمذی كتاب الطهارة ، باب ماجاء فی كراهية ايتان الحائض 243/1 ⊙نسائی الكبرىٰ تحفة الاشراف 210-122 ⊙ابن ماجه ، كتاب الطهارة، باب النهى عن اتيان الحائض

کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔"

یہ الفاظ ترمذی میں ہیں انہوں نے کہا ہے اس حدیث کو ہم حکیم اثرم عن ابی تمیمہ ہجیمی عن ابی ہریرۃ والی سند سے ہی پہچانتے ہیں اور امام بخاری نے اس حدیث کو اسناد کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں ابو تمیمہ ہجیمی کوئی اکیلے نہیں ہیں بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث محمد بن سیرین اور خلاس ابو تمیمہ نے بھی بیان کی ہے اور دونوں سے عوف نے بیان کی ہے۔اور احمد نے مسند میں بھی اسے روایت کیا ہے۔[1] مستدرک حاکم میں، امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور بخاری و مسلم نے اپنی کتابوں میں اس کو روایت نہیں کیا۔ اور امام ذہبی نے تلخیص المستدرک میں اس پر خاموشی اختیار کی ہے۔[2] اور مستدرک حاکم میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فِيْمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ

"جو کوئی کسی عراف یا کاہن کے پاس آ کر اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔"

جس حدیث سے ہم استدلال کر رہے ہیں اس کے لئے یہ بہت اچھی متابعت ہے اور شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے احمد عن یحی بن سعید عن عوف ثنا خلاس عن ابی ہریرۃ والی سند کے بارے میں کہا ہے کہ یہ صحیح متصل ہے۔[3]

1. مسند احمد 429/2
2. المستدرک، کتاب الایمان 1/7-8
3. سنن الترمذی، حاشیہ ج1، ص 243-244

⑥ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطَيِّرَ لَهُ اَوْ تَكَهَّنَ اَوْ تُكُهِّنَ لَهُ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهُ وَمَنْ عَقَدَ عُقْدَةً وَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا قَالَ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ❶

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی کی گئی یا جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کہانت کی گئی یا جس نے جادو کیا یا جس کے لئے جادو کیا گیا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے (جھاڑ پھونک کے لئے) گرہ باندھی یا کاہن کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔''

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں اسحاق بن ربیع ثقہ راوی کے علاوہ اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ بہر حال سابقہ احادیث سے واضح پتہ چل رہا ہے کہ جادو کا عمل بہت بڑا گناہ ہے بلکہ بعض احادیث میں اس کو شریعت محمدیہ کے ساتھ کفر کرنے میں شمار کیا گیا ہے نیز اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ ان احادیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ علم نجوم، دھاگے وغیرہ کی گرہوں میں جھاڑ پھونک اور کہانت جادو کے عام حکم میں داخل ہے۔ ہم یہ بات پہلے بھی بیان کر آئے ہیں کہ نجوم (ستاروں) پر ایمان رکھنا جادو کی شدید ترین اقسام میں سے ہے اسی طرح گرہوں میں جھاڑ پھونک کا عمل بھی جادو میں سے ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول:

---

❶ مجمع الزوائد 117/5

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾

''گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں'' سے جادوگرنیاں مراد ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد، دَموں یعنی جھاڑ پھونک میں کسی وقت بھی جادو کا اختلاط ہو جاتا ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس سے جادوگر مرد اور جادوگر عورتیں مراد ہیں۔''

ابن زید فرماتے ہیں: ''نفاثات سے گرہوں میں جھاڑ پھونک کرنے والی جادوگر عورتیں مراد ہیں۔''

مشہور مفسر ابن جریر (طبری) فرماتے ہیں ''اس سے ان جادوگر عورتوں کا شر مراد ہے جو دم کرتے وقت دھاگے کی گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔'' ❶

کہانت:

کہانت بھی جادو کی ایک قسم ہے۔ کاہن اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مستقبل میں پیش آنے والی کائنات کے ساتھ تعلق رکھنے والی کسی خبر کو حاصل کرلے اور علم اسرار کا دعویٰ کرے۔ ❷

عرافہ:

عرافہ بھی جادو کی قسم سے ہی ہے۔ عراف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مستقبل (آئندہ زمانہ) کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور پر دلالت کرنے والے چند پیش خیمہ امور کے ذریعے ان کی معرفت کا دعوی کرتا ہو۔ مثلاً دعویٰ کرے کہ مجھے چوری شدہ چیز کا علم ہے یا

❶ تفسیر، طبری طبع الحلبی 353/30

❷ النهاية في غريب الحديث 4/214-215

مجھے گم شدہ جانور وغیرہ کا پتہ ہے اور ان کی جگہ کی بھی پہچان ہے۔ [1]

شیخ الاسلام ابوالعباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عراف دراصل کاہن (کہانت کا علم رکھنے والے) منجم (علم نجوم جاننے والے) اور رمال (علم رمل یعنی ریت سے فال نکالنے والے) سب پر ہی بولا جاتا ہے جو کہ ان طریقوں کے ساتھ کاموں یا چیزوں کی معرفت گفتگو کرتے ہیں۔''

عیافت

عیافت بھی عرافہ کی ایک قسم ہے جس کا جاننے والا پرندوں کے ناموں، آوازوں اور ان کے گزرنے کے انداز سے نیک یا بد فال لے کر لوگوں کو پوچھے گئے سوالوں کا جواب دیتا ہے۔

طرق

اسی طرح طرق بھی عرافہ کی ایک قسم ہے جس کا علم رکھنے والا زمین پر کنکریاں مار کر یا زمین پر مختلف قسم کی لکیریں اور خط کھینچ کر نیک یا بد فال لے کر کاموں کے صحیح یا غلط ہونے کا دعویدار ہوتا ہے۔

ان کا حکم بھی وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔

جادوگر پر کون سی حد لگتی ہے؟

- جادوگر پر حد لگنے کے بارے میں بہت سی احادیث اور آثار وارد ہیں۔ ہم انہیں

[1] النهاية في غريب الحديث 4/214-215

ان کی اسانید کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تاکہ ہمارے لئے صحت اور ضعف کے لحاظ سے ان کا درجہ معلوم کرنا آسان ہو جائے۔

① حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ.

ہم سے احمد بن منیع نے روایت کیا ہے، ان سے ابومعاویہ نے، ان سے اسماعیل بن مسلم نے ان سے حسن نے ان سے حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جادوگر کی حد (سزا) تلوار سے قتل ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کا فرمان نبوی ہونا ہمیں اسی سند سے معلوم ہوا ہے اور اس کا راوی اسماعیل بن مسلم کی حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس نام کا ایک اور راوی ہے یعنی اسماعیل بن مسلم عبدی بصری (ابومحمد قاضی) امام وکیع بن جراح کے بقول وہ ثقہ ہے اور وہ بھی حسن بصری سے روایتیں کرتا ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ یہ جندب رضی اللہ عنہ کا اپنا ہی قول ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر میں سے بعض علماء کا یہی موقف ہے کہ جادوگر کو تلوار سے قتل کر دیا جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جادوگر جب ایسا جادو کر رہا ہو جس میں کفریہ کام بھی شامل ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے اور اگر ایسا جادو کرتا ہو کہ جس میں کوئی کفریہ فعل شامل نہیں تو پھر ہم اس کو قتل کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ❶

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمْشَاذِ الْعَدلِ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنْبَأَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ بِهٖ

❶ ترمذی، کتاب الحدود ،باب ماجاء فی حد الساحر 60/4

بِلَفْظِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاَسْنَادِ وَ اِنْ كَانَ الشَّيْخَانِ تَرَكَا حَدِيْثَ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ فَاِنَّهٗ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَ لَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا فِيْ حَدِّ هٰذَا ❶

''علی بن حمشاذ عدل سے روایت ہے کہ ہم نے اسماعیل بن قتیبہ اور حسن بن عبدالصمد سے سناوہ کہتے ہیں کہ ہم نے یحیٰی بن یحیٰی سے ہمیں ابومعاویہ نے انہی الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آخر میں فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح ہے اگرچہ امام بخاری و مسلم نے اسماعیل بن مسلم کی اس حدیث کو ترک کر دیا ہے کیونکہ یہ غریب صحیح ہے لیکن اس کا بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق ایک صحیح شاہد موجود ہے جس میں اس حد (سزا) کا ذکر ہے۔''

اس حدیث پر امام ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المستدرک میں سکوت کیا ہے اور اس حدیث کو طبرانی رحمہ اللہ نے ان سندوں سے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ الصَّغَانِيِّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ بِهٖ بِلَفْظِهٖ.

علی بن مبارک صغانی سے مروی ہے کہ ہم سے زید بن مبارک نے، ان سے مروان بن معاویہ نے، انہوں نے اسماعیل بن مسلم سے، انہوں نے بھی یہی الفاظ بیان کیے ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ التُّرْكِيِّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَسَارٍ ثَنَا خَالِدُ الْعَبْدِ عَنِ الْحَسَنِ بِهٖ بِلَفْظِهٖ ❷ وَ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ

❶ اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی کتاب مستدرک کتاب الحدود میں اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے 360/4

❷ المُعْجَمُ الْكَبِيْر 172/2

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً ❶

''محمد بن یوسف ترکی سے مروی ہے کہ ہم سے محمد بن حسن بن یسار نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے خالد بن عبد نے حسن سے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اسے بطریق سفیان بن عینیہ عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن مرسل طور پر روایت کیا ہے۔

وَ رَوٰی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ یُقْتَلُ السَّحَّارُ وَ لَا یُسْتَتَابُوْا ❷

''ابوبکر بن ابی شیبہؒ نے اس کو معاذ بن معاذ سے، انہوں نے اشعث سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے بیان کیا کہ جادوگروں کو قتل کیا جائے اور ان سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے۔''

وَ رَوٰی اَیْضًا عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ فِی السَّاحِرِ قَالَ : یُقْتَلُ

''ابوبکر بن ابی شیبہ نے یحیٰ بن سعید سے انہوں نے عمرو سے روایت کی ہے کہ حسن بصری نے کہا کہ جادوگر کو قتل کیا جائے۔'' ❸

ترمذی، حاکم اور طبرانی کی سند میں اسماعیل بن مسلم مکی راوی ہے جو فقیہ تھا لیکن ضعیف الحدیث تھا جیسا کہ حافظ ابن حجر نے تقریب میں کہا ہے ❹

لیکن خالد العبد نے حسن بصری سے روایت بیان کرنے میں اس کی موافقت کی

---

❶ مصنف عبدالرزاق 184/10
❷ مصنف عبدالرزاق 135/10
❸ مصنف ابن ابی شیبہ 137/10
❹ التقریب 110

ہے لیکن یہ متابعت ایسی ہے کہ جو خوشی کا سبب نہیں بنتی کیوں کہ خالد العبد متروک راوی ہے بلکہ حدیثیں وضع کرنے کے ساتھ متہم ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ (امیر کوفہ) ولید بن عقبہ کے سامنے ایک جادوگر کو قتل کیا تھا جیسا کہ آئندہ اس کا ذکر آ رہا ہے اور قتل کر کے انہوں نے یہ کہا تھا کہ جادوگر کی سزا یہی ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔

اس واقعہ کی کئی سندیں ہیں ان میں سے بعض صحیح بھی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا یہ قصہ ان کی اس مرفوع حدیث کے لئے شاہد بن سکتا ہے جبکہ کتب حدیث میں اور بھی کئی صحیح اور حسن شواہد ہیں اور کئی ضعیف بھی ہیں جن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ جادوگر کی سزا قتل ہی ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہ ہیں:

② عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِسَاحِرٍ ، فَقَالَ : اِحْبِسُوْهُ ، فَاِنْ مَاتَ صَاحِبُهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

”یزید بن رومان نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جادوگر کو حاضر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو قید کر دو اور اگر جادو کیا ہوا شخص مر جائے تو پھر اسے اس کو قتل کر دو۔“[1]

یہ حدیث مرسل ہے (یزید تابعی ہے اس نے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا) یزید نے 130 ہجری میں وفات پائی ہے اور اس کی روایت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ سے ہے[2]

③ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ﷺ اِلٰى جُزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ اَنِ اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ وَ فَرِّقْ بَيْنَ كُلِّ امْرَاَةٍ وَ حَرِيْمِهَا

---

[1] مصنف عبدالرزاق 184/10

[2] التهذيب 325/11

فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَ لاَ یُزَمْزِمَنَّ وَ ذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یَمُوْتَ سَنَۃً

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک سال قبل احنف بن قیس کے چچا جزء بن معاویہ کی طرف خط لکھا کہ ہر جادوگر کو قتل کر دینا، ہر عورت اور اس کے محرم کے درمیان زوجیت کا تعلق ختم کر دینا اور پارسیوں کو کھانے کے وقت گنگنانے سے منع کرنا۔

بجالہ کا کہنا ہے کہ ہمیں جادوگروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا تو ہم نے تین جادوگرنیوں کو پاکر قتل کر دیا اور ہم ہر شخص سے پوچھنے لگے کہ تمہارے نکاح میں کون ہے؟ اگر وہ کہتا کہ میری ماں، میری بہن یا میری بیٹی تو ان کے درمیان جدائی کرا دی جاتی اور جزء بن معاویہ نے بہت کھانا تیار کیا اور اپنی گود میں تلوار رکھ لی اور ساتھ کہہ سنایا کہ جو کوئی کھانا کھاتے وقت گنگنائے گا میں تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ بجالہ نے کہا رہا ابو بستان کا قصہ تو وہ اس طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا "جندب کیا ہی اچھا ہے جندب! جندب تو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی تلوار ہے۔" ایک دفعہ ابو بستان، ولید بن عقبہ امیر کوفہ کے پاس ایک قلعے کے دامن میں لوگوں کو کوئی کرتب دکھا رہا تھا لوگ سمجھ رہے تھے کہ وہ محل کی دیوار یعنی اس کے وسط میں کھڑا ہے تو حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ان کو خبردار کیا "لوگو! تمہاری بربادی ہو کیا یہ ابو بستان تمہارے ساتھ کوئی کھیل تو نہیں کھیل رہا؟ تمہیں پتہ نہیں چل رہا یہ تو محل کے نیچے ہے اوپر نہیں دیکھو یہ نیچے ہے اوپر نہیں۔" پھر وہ تلوار لے کر گئے اور اس شعبدہ باز پر وار کر دیا کچھ لوگ تو کہنے لگے وہ قتل ہو گیا ہے اور کچھ کہنے لگے کہ قتل نہیں ہوا بلکہ اس کا جادو ختم ہو گیا ہے۔ تب ابو بستان نے کہا "اے جندب! اللہ تعالیٰ نے تیری تلوار سے مجھے نفع دیا ہے۔" ولید بن عقبہ نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو قید کر دیا۔ جندب کے بھتیجے عرب کے معروف شہسوار اثیہ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی۔ اس نے جیل کے دربان پر حملہ کر کے

اسے قتل کر دیا اور جندب کو رہا کروالیا اور اسی کے بارہ اثیہ نے یہ شعر کہے:

اَفِیْ مضرب السُّحَّار یُسْجَن جندب
وَیُقْتَل اَصْحَاب النَّبِیّ الاوائل

''کیا جادوگروں کو قتل کرنے کے جرم میں جندب کو گرفتار کیا گیا اور اب نبی ﷺ کے اوائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قتل کیا جائے گا۔ (مجھے یہ برداشت نہیں)''

فان یک ظنی بابن سلمی ورھطہ
ھو الحق یطلق جندب او یقاتل

''پس اگر ابن سلمی اور اس کے گروہ کے بارے میں میرا گمان صحیح ہے تو جندب کو قید سے آزاد کیا جائے ورنہ اس کے لئے لڑا جائے گا۔''

اس نے اس قصیدے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا پھر روم میں جا کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دس سال تک لڑتا رہا پھر فوت ہوا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے ''میرے نزدیک اثیہ سے زیادہ عزیز کوئی نہیں، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے جلا وطن کیا تھا اب میں نہ تو اسے امان دے سکتا ہوں اور نہ واپس لا سکتا ہوں۔'' امام عبدالرزاق رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

''اس قصے میں جو اثیہ نامی شخص کا ذکر آیا ہے اسی نے مذکورہ شعر کہے ہیں اور اسی نے ابوبستان جادوگر کو قتل کیا ہے۔''[1]

یہی واقعہ عبدالرزاق نے بطریق ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار بھی بیان کیا ہے یعنی بجالہ تیمی کے واسطے کے بغیر اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کے چچا جزء بن معاویہ (جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے تحصیل دار مقرر

[1] مصنف عبدالرزاق، 10/181-183

تھا) کی طرف یہ حکم لکھا کہ ہر جادوگر کو قتل کر دے اور بجالہ تمیمی جزء بن معاویہ کا کاتب تھا۔ اس کا بیان ہے کہ جزء نے ہمیں اس مہم کے لئے روانہ کیا تو ہم نے تین جادوگرنیوں کو قتل کیا۔ ❶ یہ روایت مختصر ہے۔ عبدالرزاق نے بطریق معمر وابن عیینہ عن عمرو بن دینار بھی اسے اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل ہمارے پاس ان کا مکتوب آیا کہ ہر جادوگر کو قتل کردو چنانچہ ہم نے تین جادوگرنیاں قتل کیں۔ ❷

اسے سعید بن منصور نے بھی اپنی سنن میں بطریق سفیان بن عمرو بالاختصار روایت کیا ہے ❸ اور اس میں جادوگرنیوں کو قتل کرنے کا حکم ہے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اسے بطریق ابن عیینہ عن عمرو جادوگرنیوں کے قتل کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہوئے بھی روایت کیا ہے۔ ❹

اس حدیث کا اصل صحیح بخاری میں موجود ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًوا بِهِ يَعْنِيُ عَمْرَو بْنِ دِيْنَارٍ لَهُمْ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بِجَالَةَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ عَامَ حَجَّ مَصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجُزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ...... اَلْحَدِيْثُ مُخْتَصَرًا كَمَا قَدَّمْنَا

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس بیٹھا تھا۔ 70 ہجری میں جس سال مصعب بن زبیر

❶ مصنف عبدالرزاق، 179/10
❷ مصنف عبدالرزاق، 180/10
❸ سنن منصور 2/119-120
❹ مصنف ابن ابی شیبہ 136/10

نے بصرے والوں کے ساتھ حج کیا تو بجالہ (تابعی) نے ہمیں حدیث بیان کی کہ میں جزء بن معاویہ کا کاتب تھا ...... آخر تک مختصراً جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ ❶

حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو مسند ابی یعلی اور مسند مسدد کی طرف منسوب کیا ہے اور ساتھ بتایا ہے کہ (اس خط فاروقی) میں یہ بھی لکھا تھا کہ

اُقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ ، قَالَ : فَقَتَلْنَا فِيْ يَوْمٍ ثَلاثَ سَوَاحِرٍ

"ہر جادوگر کو قتل کر دو تو انہوں نے کہا اس حکم کی وجہ سے ہم نے ایک دن میں تین جادوگرنیوں کو قتل کیا تھا۔ ❷

یہ سند حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پوری کی پوری صحیح ہے۔ اس میں کسی قسم کا طعن و تشنیع اور جرح نہیں ہے اور ابن جریج نے عبدالرزاق کے پہلے طریق میں اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ کہہ کر روایت کی ہے اور عَنْ عَمْرٍو نہیں کہا اور پھر معمر اور سفیان بن عیینہ نے ابن جریج کی متابعت بھی کی ہے یعنی عمرو سے بیان کرنے میں یہ دونوں بھی ابن جریج کے ساتھ شریک ہو گئے ہیں۔ ابن جریج اکیلے نہ رہے لہٰذا یہاں ابن جریج پر تدلیس کا اعتراض نہیں ہوگا۔ پھر یہ بات بھی مدنظر رہے کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جادوگروں کو قتل کرنے کا جو حکم دیا ہے وہ ان کی اپنی طرف سے ہی تھا اس میں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا علم نہ تھا تو پھر بھی اس پر عمل کیا جائے گا کیونکہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ "ہم خلفاء راشدین مہدیین کی پیروی کریں۔" تو ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت کی پیروی ضروری ہے۔ باقی رہا حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے جادوگر کو قتل کرنے کا واقعہ تو وہ اس سے پہلے عبدالرزاق کی روایت میں گزر چکا ہے اور وہ

❶ بخاری کتاب الجهاد باب الجزية والموادعة مع اهل الحرب 257/6

❷ فتح الباری 261/6

دوسری سندوں کے ساتھ بھی مروی ہے۔ [1]

پھر حضرت جندب رضی اللہ عنہ (جنہوں نے جادوگر کو قتل کیا ہے) کے نسب میں یہ اختلاف (کہ کسی راوی نے جندب بن عبداللہ کہا اور کسی نے جندب بن کعب کہا۔ اسی طرح کسی نے البجلی کہا اور کسی نے الازدی کہا) مضر نہیں ہے اس سے اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

④ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَخَذَ سَاحِرًا فَدَفَنَهُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثُمَّ تَرَكَهُ حَتّٰى مَاتَ

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر پکڑ کر اسے سینے تک (زمین میں) دفن کر کے اس طرح رہنے دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔'' [2]

⑤ وَ رَوٰى عَبْدُالرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِهٖ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَارِيَةَ حَفْصَةَ سَحَرَتْهَا وَ اعْتَرَفَتْ بِذٰلِکَ فَاَمَرَتْ بِهَا عَبْدَالرَّحْمٰنَ بْنَ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَتَلَهَا فَاَنْكَرَ ذٰلِکَ عَلٰى عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ : مَا تُنْكِرُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اِمْرَاَةٍ سَحَرَتْ وَاعْتَرَفَتْ فَسَكَتَ عُثْمَانُ [3]

''عبدالرزاق نے عبداللہ بن عمر یا عبیداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ (میری بہن) حفصہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا اور اس کا اعتراف بھی کر لیا۔

---

[1] الاستیعاب 1/259، 260، الاصابہ 1/252 التاریخ الکبیر للبخاری 2/222

[2] مصنف عبدالرزاق ، 184

[3] مصنف عبدالرزاق ، 10/180-181

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمن بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے قتل کر دے، انہوں نے اسے قتل کر دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ اچھا نہ سمجھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا "کیا آپ یہ اچھا نہیں سمجھتے اور ام المومنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) پر اس عورت کے قتل کا انکار کرتے ہیں جس نے حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا پھر اعتراف بھی کیا۔" یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چپ ہو گئے۔"

ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی یہ اثر بطریق عبدہ بن سلیمان عن عبیداللہ اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَ زَادَ : فَكَأَنَّ عُثْمَانَ اِنَّمَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ لِأَنَّهَا قَتَلَتْ بِغَيْرِ اِذْنِهِ ❶

"لیکن اس کے آخر میں اتنا زیادہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اس کام کو اس لئے اچھا نہ سمجھا تھا کہ اس (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) نے میری (خلیفہ وقت کی) اجازت کے بغیر ہی (جادو کرنے والی اپنی لونڈی کو) قتل کر دیا ہے۔"

وَ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ اَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ ﷫ عَنْ اَيُّوْبَ ﷫ عَنْ نَافِعٍ ﷫ اَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سُحِرَتْ فَاَمَرَتْ عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخَاهَا فَقَتَلَ سَاحِرَتَيْنِ ❷

"یہ واقعہ عبدالرزاق نے بطریق معمر عن ایوب عن نافع بھی روایت کیا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا گیا تو انہوں نے اپنے بھائی حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جادوگرنیوں کو قتل کر دو، تو انہوں نے دو

❶ مصنف ابن ابی شیبہ 10/135-136

❷ مصنف ابن ابی شیبہ 10/135-136

جادوگرنیوں کو قتل کیا۔

وَ رَوٰى مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَتَلَتْ جَارِيَةً لَهَا سَحَرَتْهَا ، وَ قَدْ كَانَتْ دَبَّرَتْهَا ، فَاَمَرَتْ بِهَا فَقُتِلَتْ

''امام مالک نے موطا میں روایت بیان کی ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کو یہ خبر پہنچی کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کو اس لیے قتل کرا دیا کہ اس نے ان پر جادو کر دیا تھا حالانکہ انہوں نے اس کو مدبرہ بنایا تھا۔ (مدبرہ وہ لونڈی جسے یہ کہا جائے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہوگی) پھر بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تو وہ قتل کر دی گئی۔''

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ساحر وہ ہوتا ہے جو خود جادو کا عمل کرے اور اس کے لئے جادو کوئی دوسرا نہ کرتا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔

﴿ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴾

''اور وہ لوگ بالیقین جانتے ہیں کہ اس (جادو) کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 102)

نیز فرماتے ہیں میری رائے یہ ہے کہ جب جادوگر خود جادو کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ ❶ اس اثر کی سند عبدالرزاق کے پہلے طریق اور ابن ابی شیبہ کے طریق سے صحیح ثابت ہے اور یہ بالکل واضح ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جادوگروں کو قتل کروایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی موافقت کی۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ علامہ

❶ المؤطا ، كتاب العقول ، باب ماجاء في الغيلة والسحر .

ہیثمی رحمہ اللہ نے عن ابن عمران جارية لحفصة سحرتها......والی روایت کی نسبت طبرانی کی طرف بھی کی ہے اور ساتھ بتایا ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے اور اہل مدینہ سے اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے اور یہ روایت بھی انہی سے ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔[1]

یہ اثر عبدالرزاق کے طریق سے ثابت ہے۔طبرانی کی یہ روایت، عبدالرزاق کی سابق روایت اور مالک کی روایت اس کی قوت میں اضافہ کرتی ہیں۔واللہ اعلم!

⑥ وَ رَوٰی عَبْدُالرَّزَّاق فِيْ مُصَنَّفِهٖ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ قَيْسٍ اَوْ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَتَلَ سَاحِرًا[2]

"عبدالرزاق نے بطریق سفیان بن عیینہ عن عمرو بن دینار عن سالم بن ابی الجعد روایت بیان کی ہے کہ سعد بن قیس یا قیس بن سعد نے ایک جادوگر کو قتل کیا۔"

یہ سند صحیح ہے اور جادوگر کو قتل کرنے والے صحابی کے نام کے بارے میں اختلاف کوئی مضر نہیں اس سے اس کی صحت پر اثر نہیں پڑتا۔میں نے کتب اسماء الرجال میں سعد بن قیس یا قیس بن سعد ناموں والے تمام صحابہ کرام کے احوال دیکھے ہیں لیکن کسی کے حال میں مذکورہ اثر نہیں پایا اور اسے ابن ابی شیبہ نے بھی بطریق سفیان بن عیینہ روایت کیا ہے اور یہ سعد بن قیس کا اثر ہی قرار دیا ہے لیکن مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اصلی نسخے اور ایک دوسرے نسخے میں ساحر کے قاتل کا نام قیس بن عباد ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

---

[1] مجمع الزوائد 6/280-281

[2] مصنف ابن ابی شیبہ 10/183

مزید آثار:

⑦ مَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِهٖ عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ یَحْیٰی اَنَّ عَامِلَ عَمَّانَ کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ فِیْ سَاحِرَةٍ اَخَذَهَا ، فَکَتَبَ اِلَیْهِ عُمَرُ : اِنِ اعْتَرَفَتْ ، اَوْ قَامَتْ عَلَیْهَا الْبَیِّنَةُ فَاقْتُلْهَا[1]

''ابن ابی شیبہ نے بطریق ابی داؤد الطیالسی عن ہمام عن یحیٰی روایت بیان کی ہے کہ عمان کے عامل (تحصیل دار) نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے ایک جادوگرنی کے بارے خط میں پوچھا کہ ہم نے ایک جادوگرنی پکڑی ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جوابی خط لکھا کہ اگر وہ جادو کا اعتراف کر لے یا اس کے خلاف گواہی مل جائے تو پھر اس کو قتل کر دینا۔''

اس اثر میں عمر بن عبدالعزیز تک کی سند صحیح ہے۔

⑧ وَ رَوٰی ابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ اَیْضًا عَنِ الثَّقْفِیِّ عَنِ الْمُثَنّٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ فِی السَّاحِرِ اِذَا اعْتَرَفَ یُقْتَلُ[2]

''ابن ابی شیبہ نے بطریق ثقفی عن المثنی عن عمرو بن شعیب بیان کیا ہے کہ سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ جادوگر جب جادو کرنے کا اعتراف کر لے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔''

⑨ وَ رَوٰی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ اَیْضًا عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ زَیْدٍ اَبِی الْمُعَلّٰی قَالَ : حَدَّثَنِیْ شُرْطِیٌّ لِسَنَانِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ سَنَانًا اُتِیَ

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ 135/10

[2] مصنف ابن ابی شیبہ 135/10

بِسَاحِرَةٍ فَأُمِرَ بِهَا اَنْ تُلْقٰى فِي الْبَحْرِ ❶

''اور بطریق معتمر بن سلیمان عن زید ابی المعلی بیان کیا ہے کہ سنان بن سلمہ کے ایک کوتوال یا پولیس کے کسی افسر نے بتایا کہ سنان کے پاس ایک جادوگرنی حاضر کی گئی تو اس نے اسے سمندر میں غرق کرنے کا حکم دیا۔

یہ وہ احادیث نبویہ اور آثار صحابہ وغیرہ تھے جو جادوگر کو قتل کرنے پر دلالت کرتے ہیں اور اس سے پہلے ہم مفسرین کے اقوال لکھ آئے ہیں کہ جادو کفر ہے اور اس کو سیکھنے والا کافر ہے۔ جب جادو کو سیکھنے والا کافر ہو جاتا ہے تو گویا وہ شخص اسلام لانے کے بعد پھر کافر ہو گیا اور اس کی سزا قتل ہی ہوتی ہے اور یہی کچھ ان کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہے جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں کہ انہوں نے جادوگر کو قتل کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اماموں اور پیشواؤں میں سے ایک بڑے پیشوا ہیں اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین میں دوسرے نمبر پر ہیں جن کی اقتداء اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے عمال (تحصیل داروں) میں سے کسی کو، ہر جادوگر کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بغیر کسی دلیل اور بہانے کے کسی شخص کو قتل کرنے کا حکم دے دیں۔ ان کے پاس دلیل یا تو قرآن سے ہو گی یا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ بلکہ انہوں نے ایک جادوگر کو زمین میں سینے تک دفن کر کے قتل کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہم کو جادوگرنی کے قتل کرنے سے روکا نہیں، ہاں اتنا کہا کہ تم نے میرے حکم کے بغیر ہی اس کو قتل کر دیا مجھ سے اجازت ہی نہیں لی حالانکہ حد نافذ تو خلیفہ ہی کرواتا ہے۔ خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح کیا ان کے دور میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے (امیر کوفہ) ولید بن عقبہ کے سامنے ایک جادوگر کو قتل کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان

❶ مصنف ابن ابی شیبہ 136/10

کے اس کام کو جائز سمجھا یہ تمام دلائل اس موقف کو مضبوط بناتے ہیں کہ جادوگر کی سزا قتل ہی ہے۔

سوال: اس کے ساتھ ساتھ بعض ایسے صحیح واقعات منقول ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جادوگر کی سزا قتل ضروری نہیں ان میں سے ایک لبید بن اعصم یہودی کے نبی اکرم ﷺ پر جادو کرنے کا واقعہ ہے [1] نبی اکرم ﷺ نے باوجود اس کے کہ اس نے آپ ﷺ پر جادو کیا لیکن آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی نے اُن پر جادو کر دیا تھا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بجائے اس کے کہ اس کو قتل کرواتیں اس کو فروخت کر دیا تھا۔ اگر جادوگر کی سزا قتل ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ضرور ان کو قتل کرواتے۔

جواب: لبید بن اعصم کے واقعہ سے عدم قتل پر استدلال کا جواب تین طرح سے ہے:

① نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے اور یہود کے درمیان پہلے سے معاہدہ ہونے کی وجہ سے قتل نہ کیا ہو، اگر آپ ﷺ اسے قتل کر دیتے تو یہ کیے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی ہوتی۔

② لبید بن اعصم نے اگرچہ بال اور کنگھی لانے میں مدد کی تھی اور وہ جادو کنویں کی تہہ میں پتھر کے نیچے رکھا لیکن اس نے وہ جادو خود نہیں کیا تھا کسی اور نے کیا تھا اور جب کوئی شخص خود جادو نہ کرے بلکہ کسی دوسرے سے کسی پر جادو کرنے کا مطالبہ کرے تو اس پر بھی ساحر (جادو کرنے والے) کا اطلاق ہو تو جاتا ہے۔ تاہم وہ قتل کا مستحق نہیں ہوتا۔ اس پر (ساحر) کے اطلاق کا جواز تو بالکل واضح ہی ہے کیونکہ ہم عرف عام میں سنتے ہیں کہ فلاں عورت نے اپنے خاوند پر جادو کر دیا اور اس کا

[1] اس کی اسانید اور الفاظ آئندہ صفحات میں آئیں گے۔

مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس نے جادوگر سے اپنے خاوند پر جادو کا وار چلانا چاہا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے اپنے شوہر پر بذاتِ خود جادو کیا ہے اسی طرح لبید بن اعصم کے بارے بھی یہی احتمال ہوسکتا ہے۔

③ منافق لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اعلانیہ مکاریاں اور ان میں طعن و تشنیع کیا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ان کو قتل نہیں کیا تا کہ دوسرے لوگوں کو یہ بات بنانے کا موقعہ نہ ملے کہ محمد ﷺ اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک قول کے مطابق لبید بن عاصم یہودی تھا اور اس نے منافقانہ طور پر اسلام کا اظہار کیا ہوا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ یہود کا حلیف اور منافق تھا۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو پھر لبید کو قتل نہ کرنا اسی غرض سے ہوگا جس طرح عبداللہ بن ابی، ابن سلول وغیرہ منافقین کا تھا۔ [1] مذکورہ بالا تین اسباب میں سے دو سبب بیک وقت جمع بھی ہو سکتے ہیں یعنی پہلا اور دوسرا یا دوسرا اور تیسرا بھی۔

باقی رہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کا جواب، تو پہلے ہم آپ کے سامنے وہ پوری روایت ذکر کرتے ہیں پھر جواب دیں گے۔

اَمَّا حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: مَرِضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَطَالَ مَرَضُهَا، فَذَهَبَ بَنُو اَخِيهَا اِلٰى رَجُلٍ، فَذَكَرُوا مَرَضَهَا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونِي خَبَرَ اِمْرَاَةٍ مَطْبُوبَةٍ، قَالَ: فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَإِذَا جَارِيَةٌ لَهَا سَحَرَتْهَا، وَ كَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْهَا، فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ: مَا اَرَدْتِ مِنِّي

[1] شرح صحيح مسلم، للقرطبی 10/6

؟ فَقَالَتْ : اَرَدْتُ اَنْ تَمُوْتِيْ حَتّٰي اُعْتَقَ قَالَتْ : فَاِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ تُبَاعِيَ مِنْ اَشَدِّ الْعَرَبِ مَلَكَةً ، فَبَاعَتْهَا ، وَ اَمَرَتْ بِثَمَنِهَا اَنْ يُجْعَلَ فِيْ غُمْرِهَا

چنانچہ عبدالرزاق نے بطریق ابن عینیہ عن یحییٰ بن سعید عن ابی الرجال عن عمرۃ روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرض لمبا ہو گیا تو ان کے بھتیجے ان کو کسی (طبیب) شخص کے پاس لے گئے اور ان کی مرض کی علامات بتائیں تو وہ کہنے لگا تم مجھے ایسی عورت کی علامات بتا رہے ہو جس پر جادو چلا ہے تو وہ دیکھنے اور غور وفکر کرنے لگے تو پتہ چلا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک مدبرہ ❶ لونڈی نے ان پر جادو کیا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا کہ ''تو نے جادو کر کے مجھ سے کیا لینا تھا تیرا کیا مقصد تھا؟'' تو وہ کہنے لگی ''میرا مقصد تھا کہ تو مر جائے گی تو میں جلد آزاد ہو جاؤں گی۔'' تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''اچھا! اب اللہ کے لئے مجھ پر یہ نذر ہے کہ تجھے کسی سخت مزاج اعرابی کے ہاں ضرور فروخت کیا جائے گا۔'' چنانچہ انہوں نے اس کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کسی اور کام پر صرف کر دی۔ ❷

عبدالرزاق نے اس کو بطریق مالک عن محمد بن عبدالرحمٰن عن امہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن بھی روایت کیا ہے اور اس قصہ کی سند صحیح ہے ❸ لیکن اس مذکور واقعہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس کو قتل نہ کرنا بھی اسی وجہ سے تھا کہ اس لونڈی نے وہ جادو خود نہیں کیا تھا بلکہ کسی جادوگر سے کروایا تھا۔ اگر اس لونڈی نے خود جادو کیا ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

---

❶ جس غلام یا لونڈی کو اس کے مالک نے کہا ہو کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہے اس غلام کو مدبر اور لونڈی کو مدبرہ کہتے ہیں۔

❷ مصنف عبدالرزاق 183/10

❸ مصنف عبدالرزاق 183/10

اس کو اعرابی کے ہاں فروخت نہ کرتیں بلکہ اسے قتل کراتیں اور اگر وہ خود جادو گرنی ہوتی تو اسے فروخت نہ کرتیں جبکہ لونڈی کا جادوگرنی ہونا یہ ایسا عیب ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے بیع رد ہو سکتی ہے کیونکہ ہو سکتا تھا کہ وہ اس (اعرابی، نئے مالک) یا کسی اور پر بھی جادو کر دیتی تو پھر تو وہ واقعتاً قتل کی مستحق ہوتی۔ یہ ہے وہ امکان جس پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فعل کو (یعنی لونڈی کو قتل نہ کرنے) پر محمول کیا جائے گا۔ واللہ اعلم!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس کو قتل نہ کرنے کی وجہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بیان کی ہے کہ اس لونڈی کے جادو میں کفریہ عمل نہ تھا ورنہ آپ رضی اللہ عنہا اسے قتل کروا دیتیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جادوگروں کو قتل کروا دیا تھا۔ ❶

امام شافعی کی یہ توجیہہ تو اس صورت میں مسلم ہو سکتی ہے کہ اگر یہ بات مان لی جائے کہ جادو کی ایک قسم وہ ہے جو جادوگر کے کفر کا سبب ہوتی ہے اور ایک قسم ایسے جادو کی ہے جو اس کے کفر کا سبب نہیں بنتی۔ لونڈی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو جادو کیا تھا وہ دوسری قسم سے تھا اسی لئے انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔ یہ اس کتاب میں جادو کی مذکورہ اقسام میں سے چھٹی قسم کی طرح ہوگی اور ممکن ہے کہ اس لونڈی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جسم میں اثر کرنے والی زہر کی کوئی نوع استعمال کروا دی ہو جس سے جلدی موت واقع نہ ہوتی ہو بلکہ دوسرے زہروں کی بہ نسبت کچھ وقت لگتا ہو اور یہ اس نے اس لئے کیا ہوتا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کو زہر کا شک نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

یہ ہیں وہ احادیث اور آثار جن کو میں نے اس مسئلہ میں جمع کیا ہے۔ یہ جادوگر کے قتل پر دلالت کرتی ہیں باقی رہے ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے اقوال اور ان کے مذاہب تو میں نے ان کا تفصیلی ذکر کرنے کی بجائے

❶ فتاوی سبکی 325/2

صرف اتنے ہی ذکر پر اکتفا کیا ہے جس سے ان سب کی توضیح ہو جائے اور راجح رائے معلوم ہو جائے۔



احناف: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جادوگر کے بارے میں جب علم ہو جائے کہ یہ جادوگر ہے تو اسے علی الاطلاق قتل کر دیا جائے اور اس کا جادوگر ہونا یا تو اس کے اپنے اقرار سے معلوم ہوگا یا پکی گواہی و دلیل سے یا پھر لوگ اسے کسی ایسے وصف کے ساتھ متصف کرتے ہوں جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ جادوگر ہے جب اس کا جادوگر ہونا معلوم ہو جائے تو پھر اس کا یہ کہنا کہ اب میں جادو نہیں کروں گا اور میں توبہ کرتا ہوں قبول نہیں کیا جائے گا۔ ہاں اگر وہ یہ اقرار کرے کہ میں پہلے ایک مدت تک جادو کرتا رہا ہوں اور اب کافی عرصہ سے میں نے جادو کرنا چھوڑ دیا ہے تو اس کی یہ بات مان لی جائے گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سوال ہوا ''جادوگر مرتد کے قائم مقام کیوں نہیں ہوتا یعنی مرتد کی توبہ قبول ہو جاتی ہے جبکہ جادوگر کی قبول نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''اس کی وجہ یہ ہے کہ جادو ایسا کفر ہے کہ اس کے ساتھ زمین میں فتنہ وفساد پھیل جانا لازمی جزو ہوتا ہے اور ایسے فسادی اور فتنہ پرور کو مطلق قتل ہی کیا جاتا ہے۔'' انہوں نے اس کی دلیل یہ دی ہے کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک جادوگر لونڈی کو (کہ جس نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کرنے کے بعد اعتراف کیا تھا) حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ سے قتل کروایا تھا۔ جب امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے اس فعل کو اچھا نہ سمجھا اور جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اس قتل کے بارے میں بتایا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کام کو اس لئے اچھا نہیں سمجھا تھا کہ انہوں نے اس کو قتل کرنے میں ان سے اجازت نہیں لی تھی۔ نیز امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس حکم

سے بھی حجت پکڑی ہے کہ "ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دیا کر دو۔" اس حکم کی بنا پر انہوں نے تین جادوگرنیوں کو قتل کیا۔ [1]



مالکیہ: امام مالک رحمہ اللہ کا قول بحوالہ موطا پہلے ہم بیان کر آئے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ سے یہ قول بھی مروی ہے کہ جادوگر جب خود کفریہ عمل والا جادو کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے نہ اس کی توبہ قبول کی جائے کیونکہ جادو ایسا عمل ہے جسے مخفی رکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ زندیق اپنی زندیقیت کو اور زانی اپنے زنا کو مخفی رکھ لیتے ہیں اسی لئے تو ان سے بھی توبہ کا مطالبہ نہیں ہوتا اور اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے سحر (جادو) کو کفر کے ساتھ موسوم کیا ہے فرمایا:

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾

"اور وہ دونوں کسی کو (جادو) نہیں سکھاتے تھے یہاں تک کہ کہتے ہم تو ایک آزمائش ہیں اس لئے تو کفر نہ کر۔"

اصحاب مالک رحمہ اللہ نے جادوگر کی توبہ قبول نہ کئے جانے پر اس طرح بھی استدلال کیا ہے کہ چونکہ جادو ایک باطنی شئے ہے جادوگر اس کو ظاہر نہیں کرتا، لہٰذا لوگوں کو اس کی توبہ معلوم نہیں ہو گی جیسا کہ زندیق کی توبہ بھی معلوم نہیں ہوتی توبہ تو اس سے کروائی جاتی ہے جو مرتد ہو کر کفر کا اظہار کرے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر جادوگر یا زندیق اپنے خلاف گواہی ملنے سے پہلے پہلے آ کر توبہ کر لیں تو پھر ان کی توبہ قبول کر لینی چاہیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمٰنُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ﴾

"یعنی عذاب دیکھنے کے بعد ایمان لانا نافع نہیں ہوتا۔" (سورہ مومن)

[1] الزواجر 104/2 ⊙ حاشیہ ابن عابدین 240/4-241

اس کا مفہوم یہ ہے کہ عذاب دیکھنے کے بعد ایمان لانا نافع نہیں ہے جادوگر اور زندیق کا حکم بھی یہی ہے کہ ان کے خلاف شہادت ملنے سے پہلے پہلے ان کی توبہ ان کے لئے نافع ہو سکتی ہے۔ [1]

شافعیہ: سبکی نے اپنے فتاویٰ میں کہا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ جادوگر کی تین حالتیں ہیں۔ایک حالت یہ ہے کہ اسے کفر کی وجہ سے قتل کیا جائے دوسری یہ کہ اسے قصاص میں قتل کیا جائے تیسری حالت یہ کہ اسے قتل تو نہ کیا جائے بلکہ تعزیری سزا دی جائے۔کفر کی وجہ سے اس وقت قتل کیا جائے جب اس نے ایسا جادو کیا ہو جو کفر کی حد کو پہنچ جائے۔ اصحاب شافعی نے تین مثالیں دے کر اس کی وضاحت کی ہے۔

پہلی مثال یہ کہ اس نے جادو میں کوئی کفریہ کلام پڑھا ہو اور یہ بلا شک قتل کا سبب ہے لیکن اگر وہ اس سے توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور قتل کی سزا بھی جاتی رہے گی اور جادو کی یہ صورت یا تو اس کے اپنے اقرار سے ثابت ہوگی یا پھر شہادت سے۔

دوسری مثال یہ کہ جادو کرنے والا سبع سیارات (سات ستاروں) کا تقرب حاصل کرنے کے لئے کوئی قربانی پیش کرنے کا عقیدہ رکھے نیز یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سبع سیارات خود تصرف کر سکتے ہیں تو ایسے شخص کو قتل کرنا بھی واجب ہے جیسا کہ ابن صباغ نے نقل کیا ہے۔ہاں اس کی توبہ قبول ہوگی اور یہ صورت صرف اس کے اپنے اقرار کے ساتھ ثابت ہوگی۔

تیسری مثال یہ ہے کہ وہ جادو کو اس طرح سچ جانتا ہو کہ اس کے ذریعہ وہ کسی شئے کی ذات میں تبدیلی پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ایسے شخص کو قتل کرنا بھی ضروری ہے

[1] تفسیر قرطبی. 2/47-49

جیسا کہ قاضی حسین اور ماوردی نے کہا ہے اور یہ صورت بھی اس کے اقرار ہی سے ثابت ہوگی اور جب وہ توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور قتل کی سزا بھی رفع ہو جائے گی۔

جادوگر کی وہ صورت جس میں اسے قصاص (کے بدلے) میں قتل کیا جائے گا تو وہ اس وقت ہے جب کہ جادوگر یہ اعتراف کرے کہ میں نے اپنے جادو کے ساتھ کسی انسان کو قتل کیا ہے اور وہ میرے جادو کی وجہ سے مرا ہے اور میرا جادو عام طور پر مسحور کی موت کا سبب بن جاتا ہے تو ایسی صورت میں اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ یہ حالت صرف اس کے اپنے اقرار کے ساتھ ثابت ہوگی اگر چہ وہ توبہ بھی کرے قصاص معاف نہیں ہوگا۔ باقی رہی وہ حالت کہ جس میں اسے بالکل قتل نہیں کیا جائے گا لیکن تعزیری سزا ہوگی تو وہ ان مذکورہ حالتوں کے علاوہ ہے اور جس چیز کے نقصان کا اس نے اعتراف کیا ہو وہ اس سے پورا کروایا جائے گا۔ اور امام شافعی کی دلیل نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ كُفْرٌ بَعْدَ اِيْمَانٍ وَ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ وَ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ))

”تین میں سے ایک وجہ کے علاوہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کرنا، شادی کے بعد زنا کرنا اور کسی جان کو ناحق قتل کرنا۔“

جس مسلمان شخص نے ان مذکورہ تین کاموں میں سے کسی ایک کام کا بھی ارتکاب کر لیا ہو اس کو قتل کرنا حلال ہے اور وہ تین کام یہ ہیں ① ایمان لانے کے بعد کفر کرنا ② شادی کے بعد زنا کرنا ③ کسی جان کو ناحق قتل کرنا۔

میں (سبکی) کہتا ہوں کہ جادوگر کو پہلی حالت میں قتل کرنے پر استدلال حدیث کے پہلے ٹکڑے کے ساتھ ہے اور دوسری حالت میں قتل کرنے پر استدلال حدیث کے

تیسرے ٹکڑے کے ساتھ ہے اور تیسری حالت میں جادوگر کو قتل نہ کرنا اس لئے ہے کہ اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں بلکہ اس کے شروع میں ہی یہ لفظ ہیں ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ)) یعنی ان تین کے علاوہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں۔ باقی جادوگر کو قتل کرنے کے بارے جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات ثابت نہیں جو اس کے قتل کا تقاضہ کرے اور آپ ﷺ سے جو یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ جادوگر کی سزا اس کو تلوار سے قتل کرنا ہے۔ اس کی سند امام ترمذی نے ضعیف قرار دی ہے اور کہا ہے کہ اس کا جندب پر موقوف ہونا ہی صحیح ہے یعنی یہ قول صحابی ہے جبکہ نبی اکرم ﷺ پر بعض یہودیوں نے جادو کیا تھا لیکن آپ ﷺ نے ان کو قتل نہیں کیا۔ یہ قصہ نہ تو قتل کرنے پر دلالت کرتا ہے، نہ ہی قتل نہ کرنے پر۔ اس لئے احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے اس جادوگر کو معاف کر دیا ہو اس لئے قتل نہ کیا ہو یا ہو سکتا ہے کہ کوئی مصلحت مدنظر ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے مصلحت کی خاطر اپنے اوپر کئے گئے جادو میں، جادو کی ہوئی چیزوں کو کنویں سے باہر نہیں نکالا اور وہ مصلحت یہی تھی کہ لوگوں میں شر اور فتنہ نہ کھڑا ہو جائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے بارے مختلف آثار مروی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول مروی ہے کہ:

((اُقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ وَّ سَاحِرَةٍ))

"ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔"

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو اس لئے قتل کیا تھا کہ اس نے ان پر جادو کر دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو فروخت کر دیا تھا جس نے ان پر جادو کیا تھا اور اس کی قیمت غلام یا لونڈی آزاد کرنے میں صرف کر دی تھی۔ امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جو جادوگروں کو قتل کیا یا کروایا وہ کفر یہ جادو کرنے کی وجہ سے

تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو لونڈی کو قتل نہیں کیا یہ اس لئے کہ اس کا جادو کفر پر مشتمل نہ تھا۔ امام شافعی نے یہ توجیہہ اس لئے کی ہے تا کہ مختلف دلائل میں موافقت ہو سکے اور امام صاحب کا اس تطبیق میں اعتماد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر ہے کہ:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ))

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ ان کے لا الہ الا اللہ کہنے تک لڑوں۔''

جو حدیث ہم پہلے لکھ آئے ہیں وہ بھی امام صاحب کی دلیل ہو سکتی ہے۔ یہ بات معلوم ہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو ان میں سے جس کی بات کتاب وسنت کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہو اس کو قبول کیا جائے اور جس کسی نے ایمان کے بعد کفر اور کسی کو ناحق قتل نہ کیا ہو اور شادی شدہ ہونے کے بعد زنا نہ کیا ہو ایسے شخص کو قتل نہ کرنا ہی کتاب وسنت کے زیادہ مشابہ ہے۔

امام مالک نے اپنے شیخ امام زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا ''اگر ذمی (معاھد) کسی مسلمان پر جادو کرے تو کیا اس کو قتل کیا جائے گا؟'' انہوں نے جواب دیا'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل نہیں کیا اور تھا بھی وہ اہل کتاب میں سے۔'' اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو جادوگر کو قتل کرنے کے قائل ہیں ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ان کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ [1] واللہ اعلم!



حنابلہ: ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جادو کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ ہمارے اصحاب (حنابلہ) نے

[1] فتاوی السبکی .325-323/2

کہا ہے کہ کوئی بھی شخص جادو سیکھنے اور جادو کرنے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ خود اس کو حرام سمجھتا ہو یا جائز، دونوں صورتوں میں کافر ہو جاتا ہے اور جادوگر کی سزا قتل ہے۔ ❶ اور ابن قدامہ نے اس کے کافر ہونے پر اس آیت سے استدلال کیا ہے:

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾

''کسی ایک کو بھی وہ (جادو) نہیں سکھاتے تھے حتیٰ کہ وہ کہتے کہ ہم تو صرف تمہارے لئے ایک آزمائش ہیں، لہٰذا تو جادو سیکھ کر کافر نہ ہو۔''

اسی طرح انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ والی مذکورہ حدیث اور دیگر صحابہ کے فعل سے بھی استدلال کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے انہوں نے ساحر کے عدم کفر کا قول نقل کیا ہے۔ جیسا کہ حنبل نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا جان (احمد بن حنبلؒ) نے عراف، کاہن اور جادوگر کے بارے میں فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان سے توبہ کروائی جائے کہ وہ یہ تمام کام چھوڑ دیں کیونکہ وہ میرے نزدیک مرتد کی طرح ہیں اگر توبہ کریں اور صحیح راہ پر آ جائیں تو ان کو سزا نہ دی جائے۔ حنبل کا کہنا ہے کہ میں نے پوچھا ''کیا انہیں قتل کیا جائے؟'' تو انہوں نے فرمایا ''نہیں بلکہ قید کر دیا جائے شاید وہ رجوع کریں۔'' میں نے پوچھا ''انہیں آپ کس لئے قتل نہیں کرتے۔'' انہوں نے جواب دیا ''اگر وہ نمازی ہوں گے تو شاید توبہ کر لیں اور اپنے کام چھوڑ دیں۔'' اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امام احمدؒ نے جادوگر کو کافر قرار نہیں دیا کیوں کہ اگر وہ اسے کافر سمجھتے تو اس کو قتل کرنے کا کہتے اور امام صاحب کا یہ فرمانا کہ جادوگر مرتد کی طرح ہے اس کا مطلب یہ ہے جس طرح مرتد سے توبہ کروانی ٹھیک ہے اسی طرح جادوگر سے بھی توبہ کروانی ٹھیک ہے۔

ابن منذر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جب کوئی شخص خود اقرار کرے کہ میں نے ایسے کلام

❶ المغنی 8/151-152.

سے جادو کیا ہے جو کفریہ تھا تو پھر اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کرنا واجب ہے اسی طرح اگر وہ اقرار تو نہیں کرتا لیکن واضح کھلی دلیل سے پتہ چل گیا ہو کہ اس نے ایسے کلام سے جادو کیا ہے جو کفریہ ہے تو بھی قتل کیا جائے گا۔ اگر وہ کلام کفریہ نہ ہو تو پھر اسے قتل کرنا جائز نہیں اور اگر اس نے عملاً مسحور میں ایسا نقص پیدا کر دیا ہو جس سے قصاص ہوتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اگر قصاص نہ لیا جا سکتا ہو تو دیت لی جائے گی اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنی جادوگر لونڈی صرف اس لئے فروخت کر دی تھی کہ اس نے ان پر جادو کر دیا تھا اور اس کی قیمت غلام یا لونڈی آزاد کرنے میں صرف کر دی تھی نیز انہوں نے کہا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو گیا ہو تو ہمیں وہ بات مان لینی ضروری ہے جو بات کتاب و سنت کے زیادہ نزدیک ہو اور یہ ہو سکتا ہے کہ جن صحابہ نے جادوگر کے قتل کا حکم دیا ہے وہاں جادوگروں نے کوئی کفریہ جادو کیا ہو اور ایسے جادوگر کو قتل کرنا سنت رسول کے موافق ہے ۔احتمال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جس جادوگر لونڈی کے فروخت کرنے کا حکم دیا تھا اس کا جادو کفریہ نہ ہو اور اگر کوئی جادوگر کے قتل پر حضرت جندب رضی اللہ عنہ والی مرفوع حدیث (جادوگر کی سزا تلوار سے قتل کرنا ہے) سے حجت پکڑے تو اولاً تو یہ حدیث ضعیف ہے اگر صحیح بھی ہو تو اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جادوگر کے قتل کا حکم دیا ہو جس کا جادو ہی کفریہ ہو اس توجیہہ سے یہ حدیث بھی ان احادیث کے موافق ہو جائے گی جن میں یہ ہے کہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں مگر تین کاموں میں سے کسی ایک کے کرنے کی وجہ سے جیسا کہ ابھی گزرا ہے۔ [1]

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ابن منذر کے اس قول پر تبصرہ کیا ہے کہ ابن منذر کی یہ بات صحیح ہے اور مسلمانوں کا خون بہانا حرام ہے بغیر یقینی امر کے ان کو جائز نہیں سمجھا جا سکتا اور

[1] تفسیر قرطبی 48/2

اختلاف کی صورت میں یقین حاصل نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم۔

اس مسئلہ میں اہل علم کے اقوال کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ بیان میں دیکھنے والے کے لئے بات واضح ہو جاتی ہے کہ علماء کے اس اختلاف کا محل اور مقام جادو کی قسموں میں سے وہ قسم ہے جس میں کفر ثابت ہو۔ ایسے جادوگر کے بارے میں بعض نے کہا کہ "اس کو قتل کیا جائے گا۔" بعض نے کہا "قتل نہ کیا جائے گا بلکہ قید کر دیا جائے گا۔" جو اس کے قتل کے قائل ہیں ان کا پھر آپس میں اس بات میں اختلاف ہے کہ کیا اس سے توبہ کروائی جائے گی یا نہیں؟ ایک گروہ کہتا ہے توبہ کروائی جائے گی اگر توبہ کر لے گا تو قتل نہیں کیا جائے گا ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔ دوسروں نے کہا ہے کہ اسے قتل ہی کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ قرآنی آیات کی اسی بات پر دلالت ہے کہ جادو سیکھنے والا کافر ہے اور اسی طرح جس نے جادو کا عمل کیا تو وہ بالا ولیٰ کافر ہوگا۔ ہم یہ پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلق طور پر جادوگر کے قتل کے بارے میں خط لکھنا بالکل صحیح ہے جو کہ واجب الاتباع ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خط جادوگر کی حد کے متعلق وارد حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت کے لئے بہتر شاہد ہے جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے یہی ثابت ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ اسی طرح یہ بھی صحیح ثابت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے اس جادوگر کو قتل کیا تھا۔ جادوگر کی حد کے ثبوت میں یہی دلیلیں کافی ہیں اور یہ کہ جادوگر کے لئے حد بھی قتل کرنا ہے۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لونڈی کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لبید بن اعصم یہودی کو باوجود جادو کرنے کے قتل نہ کرنا تو اس کی وجوہ پہلے بتائی جا چکی ہیں۔

جادو گر کو قتل کرنے کی علت (وجہ) کیا ہے؟

یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول میں مذکور ہے۔ وہ یہ کہ جادوگر چونکہ اللہ کے دین سے مرتد ہو جاتا ہے مرتد کی سزا بھی قتل ہے۔ مرتد وہ کیسے ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص ستاروں اور ارواح کے کائنات میں تصرف کا عقیدہ رکھے یا شیاطین سے مدد لے یا کفریہ کلام منتر وغیرہ پڑھے تو بلاشک اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور اللہ کے دین سے مرتد ہونا ثابت ہو جاتا ہے بلکہ وہ تو زندیق ہے جو اسلام کا اظہار کرتا اور دل میں کفر کو چھپاتا ہے اور اس طرح کے شخص سے کفریہ کاموں سے توبہ نہیں کروائی جاسکتی کیونکہ اس کے کفر کا علم ہی نہیں ہو پاتا۔ ہاں اس کی توبہ کی ایک صورت ہے کہ وہ پکڑے جانے یا اس کے خلاف شہادت قائم ہونے سے پہلے خود حاضر ہو کر توبہ کر لے۔ اگر اس کے خلاف جادو کی شہادت مل جائے اور جادو بھی کفریہ ہو اس نے جادو کا خود اعتراف کر لیا یا اس کے کسی عمل سے اس کا کفریہ جادو ثابت ہو گیا تو اس کی توبہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس کے قتل کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جادوگر کا شمار ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ کی زمین میں فساد برپا کرنے والے ہیں جن کو توبہ کرنے سے پہلے پہلے قابو کر لیا گیا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾

"جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کردئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ ان کی دنیوی ذلت اور خواری ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کرلیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔" (سورہ مائدہ، آیت نمبر 33-34)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ﴾

"لیکن ہمارے عذاب کو دیکھ لینے کے بعد ان کے ایمان نے انہیں نفع نہ دیا۔" (سورہ غافر، آیت نمبر 85)

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نزولِ عذاب سے قبل ان کو ان کا ایمان لانا نفع دے سکتا ہے تو اسی طرح جادوگر کے خلاف گواہی ملنے یا اسے قابو کر لینے سے پہلے اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ جادوگر مرتد کی طرح نہیں ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے اس لئے کہ جادوگر اپنے کفر کے ساتھ ساتھ زمین میں فساد برپا کرنے کی بھاگ دوڑ اور کوشش بھی کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جادوگر، دو وجہ سے قتل کا مستحق ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ زندیق مرتد ہے دوسرا یہ کہ وہ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش اور بھاگ دوڑ کرتا ہے۔ ان دونوں وجوہ میں سے ایک وجہ بھی قتل کی سزا کے لئے کافی ہے تو جب کسی شخص میں یہ دونوں وجوہ جمع ہو جائیں تو پھر اسے کیوں نہ قتل کیا جائے گا؟

میرے نزدیک جادوگر کے قتل کا مستحق ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ اس پر کئی

قوی اور مضبوط دلائل قائم ہو چکے ہیں جو اس سے پہلے ذکر کر دیئے گئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

جادو سیکھنے اور سکھانے کا شرعی حکم:

سلف اور خلف میں جمہور اہل علم نے کہا ہے کہ بے شک جادو سیکھنا، سکھانا اور اس کا عمل کرنا کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾

''وہ دو فرشتے کسی کو بھی جادو نہ سکھاتے یہاں تک کہ وہ پہلے ان سے کہہ لیتے کہ ہم ایک آزمائش میں ہیں، لہٰذا تو یہ کفر نہ کر۔''

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ان دونوں (فرشتوں) کے پاس کوئی آ کر جادو سیکھنا چاہتا تو وہ اس کو سختی سے منع کرتے تھے اور اسے کہتے کہ ہم تمہاری آزمائش کے لئے (بھیجے گئے) ہیں اس لئے (جادو سیکھ کر) کفر نہ کرو کیونکہ ان دونوں کو بھلائی اور برائی کی طرح کفر اور ایمان کا بھی علم تھا۔ وہ جادو کے کفر ہونے کو بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ جب وہ شخص انکار کر دیتا اور کہتا کہ میں تو جادو سیکھ کر ہی جاؤں گا تو پھر وہ اسے حکم دیتے کہ فلاں جگہ پر جاؤ چنانچہ وہ وہاں جاتا تو وہاں دیکھتا کہ ایک نور اس کے بدن سے نکل کر آسمان کی طرف چڑھ گیا ہے۔ اسے یہ نور اوپر چڑھتا بھی دکھائی دیتا تو تب وہ شخص کہتا ہائے افسوس! ہائے میری بربادی! میں یہ کیا کر بیٹھا ہوں۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر اس طرح مروی ہے کہ دو فرشتے جادو دے کر نازل کئے گئے تا کہ وہ لوگوں کو اس آزمائش سے آزمائیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے پکا وعدہ لے لیا کہ اس وقت

تک کسی کو جادو نہیں سکھاتا جب تک اس کو یہ نہیں کہہ لیتا کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں لہٰذا تو کفر نہ کر۔ سدی اور ابن جریج سے بھی اسی طرح کی تفسیر مروی ہے۔ [1]

سنت رسول ﷺ سے دلیل جادوگر کے کفر کے بارے میں کئی صریح احادیث موجود ہیں۔

① اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً [2]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی عراف کے پاس آ کر کسی چیز کا سوال کرتا ہے اس کی چالیس راتوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔"

② عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ اَوْ اَتٰی اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِیْءٌ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ [3]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کاہن کے پاس آ کر اس کی بات کی تصدیق کرے یا اپنی عورت کو پیچھے سے آئے تو وہ محمد (ﷺ) پر نازل کردہ شریعت سے بری ہے۔"

ترمذی میں یہ الفاظ ہیں:

فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ [4]

"اس نے محمد (ﷺ) پر نازل کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔"

[1] تفسیر ابن کثیر 252/1
[2] صحیح مسلم کتاب السلام، باب لا عدوی و لا طیرہ ولا ھامہ ولا صفر ولا نوء 1751/4
[3] سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الکھان 225/4
[4] سنن ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب کراھیۃ اتیان الحائض 243/1

امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند (حکیم اثرم عن ابی تمیمة الهجیمی عن ابی هریرة) سے ہی جانتے ہیں۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو سند کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس حدیث کی جید متابعات موجود ہیں جن کی طرف شیخ احمد شاکرؒ نے اپنی سنن ترمذی پر تعلیقات میں اشارہ کیا ہے اور اسے امام نسائی نے اپنی کبریٰ ❶ میں روایت کیا ہے۔اسی طرح یہ سنن ابن ماجہ ❷ اور مستدرک حاکم میں بھی ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن ان میں یہ موجود نہیں۔امام ذھبی نے اس پر سکوت کیا ہے۔ ❸ امام حاکم کی سند اصحاب سنن کی سند کے علاوہ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ محمد بن سیرین اور خلاس نے ابوتمیمہ کی متابعت کی ہے۔ یہ متابعت جید ہے اور ان دونوں سے حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔مستدرک کی اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ فِیْمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ ❹

''جس نے کسی عراف یا کاہن کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔''

یہ حدیث بطریق یحییٰ بن سعید عن عوف ثنا خلاس عن ابی ہریرة بمثل حدیث الحاکم مسند احمد میں بھی ہے۔ ❺ شیخ احمد شاکرؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی یہ سند صحیح متصل ہے

❶ تحفة الاشراف 122/10

❷ سنن ابن ماجة ، کتاب الطهارة، باب النهی عن اتیان الحائض 209/1

❸ مستدرک حاکم ، کتاب الایمان، 1/7-8

❹ مستدرک حاکم ، کتاب الایمان، 1/7-8

❺ مسند احمد 429/2

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نیز کہا کہ یہ حکیم اثرم کی بعض روایت میں اچھی متابعت ہے ۔ یہ اس حدیث کے صحیح ہونے کی تائید کرتی ہے۔ ❶ بلا شک کہانت اور عرافت جادو کی قسموں میں سے ہیں اور اس بات پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جس کو احمد نے اپنی مسند میں ❷، ابوداؤد نے اپنی سنن میں ❸ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ❹ قبیصہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عیافت (پرندوں کے اڑنے اور گرنے اور آواز نکالنے سے نیک یا بدفال لینا) اور طیرہ (پرندوں سے بدشگونی لینا) اور طرق (کنکریاں مار کر فال لینا) تمام جبت یعنی جادو سے ہیں۔ اسی طرح نسائی نے اپنی سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ:

((مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَ مَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ)) ❺

"جس نے کسی دھاگے وغیرہ کو گرہ دے کر اس میں جھاڑ پھونک کی تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا جس نے کسی چیز کو لٹکایا تو وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا۔"

جادوگر کے پاس جائے بغیر یا اس کی بات کی تصدیق کیے بغیر جادو سیکھا نہیں جا سکتا یا یہ دونوں ہی کام کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن جادو کی وہ کون سی قسم ہے جسے سیکھنا اور سکھانا کفر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کا مصداق اس کتاب کے شروع میں بیان کردہ جادو کی مذکورہ پہلی تین قسمیں ہی ہیں۔ رہی باقی بعد والی پانچ قسمیں تو وہ کفر نہیں

❶ سنن ترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی کراهية اتيان الحائض 243/1
❷ مسند احمد، 477/4، 60/5
❸ سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی الكهان 229/4
❹ صحيح ابن حبان 646/7
❺ سنن نسائی، کتاب المحاربة، باب الحكم فی السحرة 103/7

اگر چہ ان میں سے بعض گناہ سے خالی نہیں ہیں۔اسی طرح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جادو کا عمل حرام ہے اور بالا جماع کبیرہ گناہ ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اسے سات تباہ کرنے والے گناہوں میں شمار کیا ہے۔بعض جادو کفر ہیں اور بعض جادو کفر نہیں بلکہ وہ بہت بڑی نافرمانی کے کام ہیں۔اگر جادو میں کوئی ایسا قول یا فعل ہو جو کفر یہ ہو پھر تو یہ کفر ہے ورنہ نہیں۔باقی اس کا سیکھنا اور سکھانا وہ تو حرام ہی ہے۔ ❶

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا قول ابن جریر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جادو کا علم رکھنے میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ شراب تیار کرنے کا علم رکھنے میں کوئی گناہ نہیں اسی طرح بت گھڑنے اور طنبورہ (ایک قسم کا باجہ۔ستار) اور (فضول) کھیلوں کے سامان بنانے کا علم رکھنے میں گناہ نہیں ہے۔گناہ تو ان کو تیار کرنے میں ہے۔اسی طرح جادو کرنے کا علم رکھنے میں گناہ نہیں بلکہ جادو کا عمل کرنے میں گناہ ہے اور کسی کو جادو کے ذریعے بلا وجہ ضرر (نقصان) پہنچانے میں گناہ ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو فرشتوں پر جادو نازل کیا تھا اور انہوں نے آگے لوگوں کو اس کا علم دیا اس میں کوئی گناہ نہیں کیوں کہ انہوں نے جس کسی کو بھی سکھایا تھا ان کا سکھانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ہی تھا بلکہ وہ تو سکھانے سے پہلے متنبہ بھی کر دیتے تھے کہ یہ نہ سیکھو ہم تمہاری آزمائش کے لئے آئے ہیں۔وہ ان کو جادو، جادو کے عمل اور کفر سے روکتے تھے اور گناہ تو صرف اسی کو ہوتا تھا جو ان سے سیکھتا تھا اور پھر جادو کرتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جادو سیکھنے اور عمل میں لانے سے روکا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ بنی آدم کے لئے جادو سیکھنا جائز کر دیتا تو سیکھنے والا گناہ میں مبتلا نہ ہوتا جس طرح کہ صرف اس کا علم رکھنے والا گناہ گار نہیں ہے جس طرح وہ دونوں فرشتے اس کا علم رکھنے کی وجہ سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ اس علم کو حاصل کرنے کی وجہ ہی یہ تھی کہ ان

❶ تفسیر طبری 2/422-423

کی طرف یہ علم نازل کیا گیا تھا۔ ❶

ابن جریر رحمہ اللہ کے یہ الفاظ ہم نے تفسیر طبری طبع آل شاکر سے نقل کئے ہیں کیونکہ طبع الحلبی والوں نے اس مقام پر کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ خدشہ ہے کہ اس سے کچھ خلل پیدا ہو گیا ہو جس کی وجہ سے عبارت میں کچھ تکرار سا بھی آ گیا ہے مثلاً ((لَا اِثْمَ فِی الْعِلْمِ بِالسِّحْرِ)) عبارت دوبارہ آ گئی ہے۔ اس کی آخری عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ ابن جریرؒ جادو سیکھنا حرام سمجھتے ہیں اور وہ عبارت یہ ہے!

((اِذْ کَانَ اللّٰهُ قَدْ نَهَاهُ عَنْ تَعَلُّمِهٖ وَالْعَمَلِ بِهٖ))

"بے شک اللہ تعالیٰ نے جادو کا علم حاصل کرنے اور اس کے ذریعہ عمل جادو کا عمل کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

((وَلَوْ کَانَ اللّٰهُ اَبَاحَ لِبَنِیْ آدَمَ اَنْ یَتَعَلَّمُوْا ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ مَنْ تَعَلُّمِهٖ حَرَجٌ))

"اگر اللہ تعالیٰ بنی آدم کے لئے جادو کے علم کو حاصل کرنا درست فرما دیتا تو پھر اس کے علم کو حاصل کرنے میں گناہ بھی نہ ہوتا۔"

ان عبارتوں سے پتہ چلتا ہے کہ جادو سیکھنا منع اور گناہ کا کام ہے اس کی اجازت نہیں ہے۔ ابن جریر کے چند صفحات کے بعد آنے والی لمبی عبارت میں یہ الفاظ:

((فَیُمَحَّصَ الْمُؤْمِنُ بِتَرْکِهِ التَّعَلُّمَ مِنْهُمَا وَ یُخْزَی الْکَافِرُ بِتَعَلُّمِهِ السِّحْرَ وَالْکُفْرَ مِنْهُمَا)) ❷

"ان سے جادو کا علم حاصل نہ کرنا ہی مومن کی پہچان ہے اور کافران سے جادو سیکھ کر کفر اختیار کر کے ذلیل ہوتا ہے۔"

❶ تفسیر طبری 426/2

❷ تفسیر ابن جریر طبری 355/2

واضح طور پر دلالت کر رہے ہیں کہ ان کے نزدیک جادو سیکھنا، سکھانا حرام ہے جب ان عبارات سے ابن جریر کا موقف ثابت ہو گیا تو پھر سابقہ عبارت کس حد تک صحیح ہے جس میں تھا کہ جادو سیکھنا جائز ہے؟

جواب : جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے (واللہ اعلم) وہ یہ ہے کہ جادو سیکھنے سکھانے کے بارے میں ابن جریر کی گفتگو دونوں فرشتوں کے اعتبار سے تھی اور جن الفاظ سے ابن جریر کا یہ موقف اخذ کیا گیا ہے۔ وہ الفاظ ایسی دو عبارتوں کے درمیان کٹ چکے ہیں جن میں فرشتوں اور ان کے جادو سکھانے کے متعلق گفتگو ہے۔ اب ابن جریر کی جو عبارات ہم پہلے کئی جگہوں پر ذکر کر آئے ہیں ان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ خدشہ ہے کہ اس مقام سے کچھ الفاظ ساقط ہو گئے ہوں یا تقدیم و تاخیر اور معنی میں خلل ڈالنے والی تکرار واقع ہوئی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ابن جریر کی ایک اور عبارت، جس سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ وہ جادو سیکھنا صحیح نہیں سمجھتے۔ وہ عبارت اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں ہے:

﴿ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

''اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں۔''

چنانچہ فرماتے ہیں کہ لفظ شَرَوْا کا معنی (بَاعُوْا) بیچنا ہے یعنی انہوں نے بیچا۔ مطلب یہ کہ جادو سیکھنا بہت برا کام ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ کاش انہیں پتہ ہوتا کا اس کا انجام کتنا برا نکلنے والا ہے۔ [1] امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بعض اصحاب سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص جادو اس لئے سیکھتا ہے کہ میں جادو کے وار سے بچ جاؤں تو پھر کفر نہیں ہے اور جو اس کے جواز کا بھی اعتقاد رکھتا ہے اور اس کے نفع کا معتقد ہے تو کافر ہوگا۔ یا یہ عقیدہ رکھے کہ جو وہ چاہے گا اسی طرح شیاطین اس کی مدد

[1] تفسیر ابن طبری 443/2

کریں گے تو بھی کافر ہوگا۔ [1] میرا کہنا یہ ہے کہ جو شخص بھی جادو سیکھتا ہے وہ کافر ہے اگر چہ وہ جادو نہ بھی کرے اور اس پر دلیل وہ حدیث ہے جو پہلے گزر گئی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دومۃ الجندل سے ایک عورت آئی جس نے تنور میں پیشاب کیا تھا تو ایک گھوڑ سوار کو دیکھا جو اس کے بدن سے نکل کر آسمان کی طرف چڑھ گیا تھا تو کنویں والے آدمیوں نے اس سے کہا تھا کہ یہ تیرا ایمان ہے جو تجھ سے نکل گیا اب تو چلی جا۔ طبری نے سدی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ [2] اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب اس نے تنور میں پیشاب کیا تھا تو اس سے ایک نور نکل کر اوپر کو چلا گیا حتیٰ کہ آسمان میں داخل ہو گیا اور وہ نور ایمان ہی تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جادو سیکھنے سے ایمان نکل جاتا ہے جبکہ پہلے اسے ڈرایا بھی جائے کہ تو جادو سیکھے گا تو کافر ہو جائے گا لیکن جب وہ ڈرانے والے کا کہا نہ مانے گا تو ایمان تو پھر نکلے گا ہی۔

یہ ساری تفصیل اور سب کچھ جادو کی ان پہلی تین قسموں کے بارے میں ہے جو پہلے ذکر کی گئی ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم میں تو واضح شرک پایا جاتا ہے کیونکہ اس میں ستاروں سے خطاب، طلب حاجت اور سوال ہے حالانکہ یہ عقیدہ عبادت کی نوع میں سے ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اگر یہ عقیدہ بھی رکھے کہ کواکب کائنات میں تصرف کرتے ہیں تو یہ پہلے سے بھی بڑی مصیبت اور آفت ہوگی اور جب اس کی تصدیق کر لے گا تو لامحالہ کافر ہوگا۔ دوسری قسم میں طاقتور رُوحوں سے مدد مانگنے کا ذکر ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک پایا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ یہ ارواح ایسے کام بھی کر سکتی ہیں جو مخلوق کی طاقت سے باہر ہیں جنہیں صرف اللہ ہی کر سکتا ہے۔ یہی عقیدہ انسان کو اللہ کے دین سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ

[1] تفسیر ابن کثیر 359/1

[2] تفسیر طبری 443/2

ہمیں اس طرح کی ناکامی سے سلامت رکھے۔ آمین

تیسری قسم میں جن، شیاطین اور زمینی ارواح کے ساتھ تعلق قائم کیا جاتا ہے، ان کو پکارا جاتا ہے ان سے امداد مانگی جاتی اور سوال کیا جاتا ہے۔ بعض کلمات اور ان کے نام پر جانور ذبح کر کے ان کی ذریعے ان کا تقرب ڈھونڈا جاتا ہے۔ تقرب تلاش کرنے کی یہ چیزیں لوگوں میں بہت معروف ہیں اور یہی شرک و کفر کے کام ہیں۔ باقی رہا جادو کی چوتھی قسم سے آٹھویں تک اقسام مثلاً آنکھوں پر اندھیرا ڈال دینا، شعبدہ بازی، ہندسوں اور کیمسٹری کے علم کے ذریعہ لوگوں کو پھانسنا۔ یہ کام اگرچہ گناہ اور حرام ہیں، لوگوں کے لئے نقصان دہ ہیں تاہم ان کاموں سے اپنا مقصد حاصل کرنے سے شرک یا کفر واجب نہیں ہوتا۔ کسی پر اپنا رعب ڈال کر اس کو اپنے زیر اثر کرنے کے بعد اس سے اپنے مطلب کی بات کہلوا لینا، چغلی کر کے، لوگوں کے درمیان لڑائی اور فتنہ وفساد برپا کرا کے، عامۃ الناس اور جاہل لوگوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اپنے دنیاوی فوائد سمیٹنا، بھی بیشک بڑا گناہ ہے، لیکن ان سے کفر یا شرک بہرحال واجب نہیں ہوتا، لیکن صحیح مشہور حدیثوں میں ان سے ممانعت وارد ہے اور کبیرہ گناہوں میں شامل ہے جن سے توبہ کے بغیر جنت کی راہ مسدود رہے گی۔

جادو۔ معجزہ اور کرامت کے درمیان فرق:

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں معجزہ کی شروط بیان کی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اس کی پانچ شرطیں ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی کم ہو جائے تو معجزہ نہیں رہتا۔

① وہ ایسا کام ہو جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہو۔

② وہ ایسا کام ہو جو عام عادت (معمول) کے خلاف ہو۔

③ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے وہ اس (معجزہ) کو

بطور دلیل پیش کرے اور کہے کہ میرے سچا رسول ہونے کی نشانی یہ اور یہ ہے جب اللہ تعالیٰ ویسی ہی نشانی ظاہر کر دے تو نبی کا معجزہ اور سچ ثابت ہو جاتا ہے پھر وہ دنیا کے لئے ایک چیلنج ہوتا ہے۔

④ چیلنج کرنے والے اور اپنے اس معجزہ کے پورا ہونے کو بطور دلیل پیش کرنے والے کے دعوے کے عین مطابق معجزہ اسی طرح واقع ہو، جیسے کہا گیا ہو مثلاً کہے کہ میرے نبی ہونے کی نشانی یہ ہے کہ میرے حق میں میرا ہاتھ بولے گا یا میرا جانور گواہی دے گا اگر واقعتاً اس کا ہاتھ یا اس کا جانور اس کے حق میں بول دیں تو یہ سچا معجزہ ہوگا اور اگر وہ اس کے خلاف گواہی دیں یا بالکل ہی کوئی بات واقع نہ ہو تو یہ معجزہ جھوٹا ہوگا۔

⑤ چیلنج دینے والے نے جو چیز پیش کی ہے اس طرح کی بطور معارضہ چیز کوئی اور پیش نہ کر سکے۔ قرآن میں ہے کہ: ﴿ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴾ ''تو وہ اس جیسی کوئی بات تو لائیں اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔''

اس کے بعد امامؒ فرماتے ہیں کہ مسیح دجال کے ہاتھ پر جو بڑی بڑی نشانیاں اور عظیم کام ظاہر ہوں گے تو ان سے اس کا سچا ہونا ثابت نہیں ہوگا کیونکہ کسی سچے نبی نے رب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جبکہ دجال رب ہونے کا دعویٰ کرے گا جو اس کے جھوٹا ہونے پر دلالت کرے گا۔ دعویٰ رسالت اور دعویٰ ربوبیت کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا بیناؤں اور نابیناؤں کے درمیان ہے۔[1]

امام قرطبی رحمہ اللہ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جادو کوئی ایسی شے نہیں ہوتی کہ اس کے کرنے یا پڑھنے پر اللہ تعالیٰ اوپر سے جراد (ٹڈی)، جوئیں، مینڈک اتار دے اور دریا کو

[1] تفسیر قرطبی 1/69-72

پھاڑ دے، لکڑی کی لاٹھی کو کسی اور چیز میں تبدیل کر دے، مردوں کو زندہ کر دے اور بے زبان جانوروں کو بولنے کی طاقت دے یا ان کے مثل ہی دیگر نشانیاں جو رسولوں کی نبوت و رسالت ثابت کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، ان کو پورا کر دے۔ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کسی جادوگر کے جادو کرنے کے وقت اس کے ارادوں کو بعینہٖ پورا نہیں کرتا پھر جادوگر نے نبوت کا دعویٰ بھی نہیں کیا ہوتا، لہٰذا معجزہ، جادو سے ایک الگ چیز ہے۔

معجزہ کی یہ شرط ہے کہ اس کے ساتھ نبوت کا دعویٰ اور چیلنج ہوں، لیکن جادو تو جادوگر اور غیر جادوگر، دونوں سے سرزد ہو سکتا ہے اور کبھی پوری ایک جماعت بھی ایسی ہو سکتی ہے جو اس جادو کی معرفت رکھتی ہو جو اسی وقت اسی طرح کا جادو پیش کر دے۔ معجزہ پیش کرنے کی نہ کسی کو معرفت ہو سکتی ہے اور نہ ہی طاقت، معجزہ کا مقابلہ ممکن نہیں جبکہ جادو کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ ❶

اور مازری نے کہا ہے کہ معجزہ، کرامت اور جادو کے درمیان فرق یہ ہے کہ جادو میں جادوگر کو تکلیف برداشت کر کے کئی اقوال یا افعال خود سرانجام دینا پڑتے ہیں پھر جادوگر جو کرنا چاہتا ہو وہ حاصل ہو جاتا ہے جبکہ کرامت میں کسی قول یا فعل کو سرانجام دینے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہو جاتی ہے، لیکن معجزہ اور کرامت میں فرق یہ رہتا ہے کہ معجزہ میں باقاعدہ (چیلنج) ہوتا ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو کہ کرامت میں نہیں ہوتا۔ ❷

امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ نے علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ جادو فاسق انسان سے ہی ظاہر ہوتا ہے جبکہ کرامت فاسق انسان سے ظاہر نہیں ہوتی۔ ❸

❶ تفسیر قرطبی 47/2
❷ فتح الباری 223/10
❸ فتح الباری 223/10

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پر کوئی خلاف عادت و معمول چیز ظاہر ہوئی ہو تو اس کی حالت کو دیکھ لینا چاہیے اگر تو وہ شرع کا پابند ہو اور بڑے گناہوں سے پرہیز کرتا ہو اس کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والی خرق عادت کرامت ہوگی ورنہ جادو ہوگا۔

اس کی وجہ یہی ہوگی کہ جادو کی قسموں میں سے کوئی قسم ہی اس کے ظہور کا سبب بنی ہے جیسا کہ شیاطین کا اس کی مدد کرنا۔ ❶

تاریخ سے یہ بات ثابت نہیں ہوسکی کہ کسی بھی جادوگر نے کبھی لوگوں کو اکیلے اللہ کی عبادت کی دعوت دی ہو بلکہ ان کا مقصد تو لوگوں کو اپنے فریبوں میں پھنسانا اور ناحق ان کے مال ہڑپ کرنا رہا ہے۔ فسق و فجور اور حرام کاموں کا ارتکاب تو ان کی فطرت میں ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ اللہ سے دور تو یہی لوگ ہوتے ہیں بلکہ ان میں سے زیادہ تر لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان بھی نہیں رکھتے وہ تو کواکب، ارواح اور شیاطین پر ایمان رکھتے ہیں جن کے ایمان کا یہ حال ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو کیسے دعوت دے سکتا یا کیسے اس کے دین اور شریعت پر چلنے کا لوگوں کو حکم دے سکتے ہیں؟

نشرہ کا بیان:

نشرہ، جادو کے توڑ یا آسیب زدہ کے اثر آسیبی کو دور کرنے کا نام ہے۔ نشرہ کے ذریعے اس شخص کا علاج کیا جاتا ہے جس کے بارے میں گمان ہو کہ اسے جادو ہے یا جنات کا اثر ہے۔ اس کو نشرہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے اس قسم کے مرض میں مبتلا شخص کی مرض دور کر دی جاتی ہے یعنی منتشر کر دی جاتی ہے۔ ❷ علماء کا اس کے شرعی حکم کے

❶ فتح الباری 223/10

❷ النهاية في غريب الحديث 54/5

بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ نشرہ جادو ہی ہے اور حرام ہے۔ بعض دوسرے اس کو جائز کہتے ہیں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں امام احمد سے اور امام احمد نے اپنی مسند میں بطریق عقیل بن معقل قال سمعت وہب بن منبہ بیان کیا ہے کہ:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ : هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ❶

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے نشرہ کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ شیطان کے عمل سے ہے۔''

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ﷺ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ النُّشْرِ فَقَالَ : مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ❷

''وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نشرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ شیطان کے عمل سے ہے۔''

راجح یہی ہے کہ یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے کیونکہ ابوداؤد اور احمد نے اسے عبدالرزاق کے طریق سے روایت کیا ہے۔ عبدالرزاق نے اسے موقوف بیان کیا ہے جو کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے یعنی نشرہ کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا تھا نہ کہ رسول اکرم ﷺ سے، البتہ آپ ﷺ سے مرسل طریق سے مرفوعاً مروی ہے

عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ : ذَكَرَ لِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : اِنَّهَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ❸

❶ سنن ابی داؤد ، کتاب الطب، باب فی النشرہ 201/4، مسند احمد 294/3

❷ مصنف عبد الرزاق 13/11

❸ المراسیل لابی داؤد صفحہ 319 ⊙ مصنف ابن ابی شیبہ 29/8

''حسن بصری کہتے ہیں کہ نشرہ کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو کہا مجھے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''وہ شیطان کے عمل سے ہے۔''

ان لوگوں کے بعض دلائل یہ ہیں، جنہوں نے نشرہ سے روکا ہے۔

وَقَدْ رَوَى الْبُخَارِيُّ عَنْ قَتَادَةَ مُعَلَّقًا اَنَّهُ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ اَوْ يُؤْخَذُ عَنْ اِمْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ اَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ اِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ بِهِ الْاِصْلاَحَ ، فَاَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ❶

''امام بخاری رحمہ اللہ نے قتادہ تابعی سے تعلیقاً روایت کیا ہے۔قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ سے پوچھا ''جس آدمی پر جادو کا اثر ہو یا وہ اپنی عورت سے ازدواجی تعلق قائم کرنے سے روک دیا گیا ہو تو کیا اس جادو کو اس سے کھولا جائے یا توڑا جائے؟'' انہوں نے کہا ''اس نشرہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے ان کی غرض اصلاح ہی ہوتی ہے، جو چیز نفع بخش ہو وہ ممنوع نہیں ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حافظ ابو بکر اثرم نے اسے اپنی کتاب السنن میں بطریق ابان عطار عن قتادہ موصولاً بیان کیا ہے اور اسی طرح بطریق ہشام دستوائی عن قتادہ ان الفاظ کے ساتھ أَيَلْتَمِسُ مِنْ يَدَاوِيْهِ کیا جس پر آسیب کا اثر ہو وہ اس کا علاج کروانے کے لئے کسی معالج کو تلاش کر سکتا ہے؟ تو سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا اِنَّمَا يَنْهَى اللّٰهُ عَمَّا يَضُرُّ وَلَمْ يَنْهَ عَمَّا يَنْفَعُ

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب هل يستخرج السحر...... 232/10

''اللہ تعالیٰ نے نقصان دینے والے امر سے منع کیا ہے نفع دینے والے سے منع نہیں کیا۔''

یہ اثر امام طبری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تہذیب میں بطریق یزید بن زریع عن قتادة میں روایت کیا ہے کہ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا اِذَا كَانَ بِالرَّجُلِ سِحْرٌ اَنْ يَمْشِيَ اِلٰى مَنْ يُطْلِقُ عَنْهُ فَقَالَ هُوَ صَلَاحٌ ، قَالَ قَتَادَةُ وَ كَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ ذٰلِكَ

سعید بن میتب جادو کے اثر والے شخص کے لئے اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کسی ایسے شخص کے پاس جائے جو اس کے جادو کا علاج کر دے اور فرماتے تھے کہ یہ تو مریض کے لئے بہتر ہے قتادہ نے کہا کہ حسن بصری یہ ناپسند کرتے تھے۔'' اور فرماتے تھے:

لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِلَّا سَاحِرٌ ''جادو کا اثر دور کرنے کا طریقہ تو جادو کا علم رکھنے والا ہی جانتا ہے۔''...... نیز کہا

اِنَّمَا نَهَى اللّٰهُ عَمَّا يَضُرُّ وَ لَمْ يَنْهَ عَمَّا يَنْفَعُ [1]

''اللہ تعالیٰ نے تو نقصان دینے والی چیز سے منع کیا ہے نہ نفع دینے والی سے۔''

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مصنف میں قتادہ سے روایت کیا ہے کہ

قَالَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ طُبَّ بِسِحْرٍ نُحِلَ عَنْهُ ؟ قَالَ نَعَمْ ، مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ [2]

---

[1] فتح الباری 233/10

[2] مصنف ابن ابی شیبہ 32/10

میں نے سعید بن میتب سے پوچھا ''کسی شخص کو جادو کیا گیا ہو تو کیا اس جادو کو دور کیا جائے؟'' انہوں نے کہا ''ہاں! جو کوئی اپنے بھائی کو نفع پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ اسے نفع پہنچائے۔''

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے قتادہ سے ہی روایت کیا ہے کہ اَنَّــهٗ سَــاَلَــهٗ عَـنِ النُّشْرِ؟ فَأَمَرَنِیْ بِهَا ، قُلْتُ أَرْوِيْهَا عَنْکَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! ❶

''میں نے سعید سے نشرہ سے متعلق پوچھا تو سعید نے مجھے اس کا حکم دیا پھر میں نے پوچھا کہ کیا میں یہ آپ کے نام سے بیان کر سکتا ہوں تو انہوں نے کہا ہاں۔''

وَ رَوٰی اَیْـضًـا عَـنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ کَانَ لَا یَرٰی بَأْسًا اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْخَذُ عَنْ اَهْلِهٖ وَالْمَسْحُوْرُ مَنْ یُّطْلِقُ عَنْهُ ❷

''اسی طرح انہوں نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اپنی بیوی کے پاس آنے سے روکا ہوا یا جس پر جادو کیا گیا ہو وہ جادو کھولنے والے کے پاس جا کر اپنا علاج کروائے۔''

عَنْ عَـطَـاءِ الْـخُـرَاسَـانِيِّ اَنَّـهٗ سُـئِلَ عَنِ الْمُؤْخَذِ عَنْ اَهْلِـهٖ وَ الْـمَسْـحُـوْرِ نَـاْتِـیْ نُـطْلِقُ عَنْهُ ؟ قَالَ : لَا بَأْسَ عَلَيْهِ بِذٰلِکَ اِذَا اُضْطُرَّ عَلَيْهِ ❸

''عطاء خراسانی سے بھی یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اپنی بیوی کے پاس آنے سے روکا ہوا یا جس پر جادو کیا گیا ہو وہ جادو کھولنے

❶ مصنف ابن ابی شیبہ 28/8
❷ مصنف ابن ابی شیبہ 32/8
❸ مصنف ابن ابی شیبہ 32/8

والے کے پاس جا کر اپنا علاج کروائے، مجبوری کے وقت ایسا کرنے میں حرج نہیں۔"

ان دونوں قولوں کے درمیان تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ جس حدیث میں نشرہ کو شیطان کا عمل بتایا گیا ہے اس سے مراد وہ نشرہ لیا جائے گا جس میں کفر و شرک والا عمل یا قول ہو یا وہ کوئی اجنبی سا کلام ہو اور جنہوں نے نشرہ کو جائز کہا ہے ان کے نزدیک اس سے کلام اللہ یا کلام رسول ﷺ یا کلمات طیبہ معروفہ مراد ہے یا ایسا عمل جس سے درختوں کے پتوں پر دم کر کے جائز و مشروع علاج کیا جائے۔

وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ .

"نبی اکرم ﷺ کا فرمان ثابت ہے تم میں سے جو کوئی اپنے کسی بھائی کو کوئی نفع دے سکتا ہو تو وہ اسے نفع دے۔"

وَ قَالَ ﷺ : اِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ -

"آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے مجھے اپنے لکھے دم دکھاؤ، دموں کے الفاظ میں جب تک شرک نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔"

وَ قَالَ ﷺ اَيْضًا : مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا وَ اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ

"آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کا علاج بھی اتارا ہے جس نے جاننا تھا جان لیا اور جس نے نہیں جاننا تھا اس نے نہیں جانا۔"

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جادو بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے۔ جائز اور حلال نشرہ سے اس کا علاج کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

امام بیہقی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غیر معروف کلام سے دم کرلیا جائے یا جاہلی دور کی طرح عافیت کی نسبت دموں کی طرف ہی کر لی جائے کہ صرف دم ہی عافیت دیتے ہیں تو یہ جائز نہیں۔

اگر کوئی نشرہ میں قرآن یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے یہ سمجھے کہ شفاء من جانب اللہ نازل ہوتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" ❶ اور بعض کا یہ قول کہ نشرہ درست نہیں تو اس کا انحصار نشرہ کے الفاظ پر ہوگا۔ ❷

صحیح بات اس مسئلہ میں یہی ہے کہ کتاب وسنت یا اچھے کلمات (جن کے معانی معروف ہوں) کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بالکل جائز ہے۔ باقی ان کے علاوہ دوسرے دم مثلاً جن کے معنی غیر معروف ہوں یا جادو کے ساتھ جادو کا علاج کرنا یا ایسے طریقے سے دم کرنا کہ جس میں کفر کی ملاوٹ ہو تو ان میں اختلاف ہے۔ بعض نے مطلقاً منع کیا ہے اور بعض نے مجبوری کے وقت جائز کہا ہے۔ ابن قدامہ ؒ فرماتے ہیں کہ جادو کو توڑنے والا، اگر قرآن، مسنون ذکر و اذکار اور جائز کلام کے ذریعے جادو کا توڑ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر جادو کی مثل سے توڑے کرے تو امام احمد ؒ نے اس میں توقف کیا ہے۔

اثرم ؒ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ (احمد بن حنبل ؒ) سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی دعویٰ کرتا ہے کہ میں جادو توڑ دیتا ہوں تو امام احمد نے کہا "اس میں بعض لوگوں نے رخصت دی ہے۔" مزید پوچھا گیا "ایک شخص دیگ میں پانی ڈال کر اس میں غائب ہو

❶ سنن کبری 351/9

❷ سنن کبری 351/9

جاتا ہے اور کوئی عمل وغیرہ کرتا ہے یعنی جادو توڑنے کے لئے۔" تو امام صاحب نے اپنا ہاتھ اس طریقے سے جھاڑا گویا اس کا انکار کر رہے تھے اور فرمانے لگے "میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟" پوچھا گیا "کیا آپ اس طرح کے شخص کے پاس آنا اور اس سے جادو ختم کروانا جائز سمجھتے ہیں؟" تو آپ فرماتے ہیں "میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟" محمد بن سیرین سے ایک عورت کے بارے میں پوچھا گیا جسے جادوگر عذاب دیتے تھے تو کسی شخص نے اس کا جواب دیا کہ میں اس عورت کے گرد ایک خط (لکیر) کھینچ کر لکیر کے سروں کے ملنے کی جگہ پر ایک چھری گاڑ کر قرآن پڑھوں گا تو جادو دور ہو جائے گا۔ محمد بن سیرین نے کہا قرآن پڑھنا تو ہر حالت میں ٹھیک ہے لیکن لکیر اور چھری کا مقصد میں نہیں جانتا۔ ❶

شرح میں ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے جادو توڑنے کے بارے میں توقف کیا ہے اور ان کا زیادہ رجحان جواز کی طرف ہے اور مہنا نے ان سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو کسی جادو توڑنے والے کے پاس جا کر جادو کا علاج کرواتی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

خلال نے کہا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے جادو توڑنے والے کا فعل و عمل ناپسند بیان کیا ہے، لیکن جادو تڑوانے کو جائز بھی سمجھا ہے جیسا کہ مہنا نے بیان کیا ہے اور یہ ایسی ضرورت ہے جس کا کرنا جائز ہے۔ ❷ رسول اکرم ﷺ نے تاکیداً فرمایا ہے:

((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ))

"ہر بیماری کی دوا ہے جس نے جانا اس نے جان لیا اور جس نے نہیں جانا اس نے نہیں جانا۔"

❶ المغنی 8/154-155

❷ الفروع 6/187-188

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ أُمَّتِهٖ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْهَا

''اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شفا حرام چیز میں نہیں رکھی۔''

ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے۔

قَالَتْ اِشْتَكَتْ اِبْنَةٌ لِيْ فَنَبَذْتُ لَهَا فِيْ كُوْزٍ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ يَغْلِيْ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ : إِنَّ ابْنَتِيْ اِشْتَكَتْ فَنَبَذْنَا لَهَا هٰذَا ، فَقَالَ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْ حَرَامٍ[1]

وہ فرماتی ہیں ''میری بیٹی بیمار ہوگئی تو میں نے اس کے لئے ایک کوزے میں نبیذ بنائی، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو نبیذ کو جوش مارتے ہوئے دیکھ کر پوچھنے لگے یہ کیا؟'' میں نے کہا'' بیشک میری بیٹی بیمار ہوگئی ہے ہم نے اس کے لئے یہ نبیذ بنائی ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا'' بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا حرام چیز میں نہیں رکھی۔''

یہ حدیث امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تعلیقاً اور موقوفاً بیان کی ہے اور '' فِيْ حَرَامٍ'' کی جگہ ''فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ'' بیان کیا ہے۔[2] نبی اکرم ﷺ نے شراب کے بارے میں فرمایا ہے:

إِنَّهَا دَاءٌ وَ لَيْسَتْ شِفَاءً

''یہ بیماری ہے شفا نہیں۔''

جب بات ایسی ہی ہے تو اس سے پتہ چلا کہ جادو کے لئے بھی حلال دوا ہی جائز

[1] ابن حبان 2/234-235 [2] بخاری ، کتاب الاشربة 87/10

[3] کتاب الاشربة 87/10 مع الفتح

ہے جو کہ جادوگروں، کاہنوں اور شعبدہ بازوں کے پاس جانے سے مستغنی کر دیتی ہے اور جب شرعی حلال دم موجود ہوں تو بلا ضرورت جادو سے علاج کرنے والے کے پاس جانا یا غیر معروف معنی والے دم جھاڑ کروانا جائز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آزمائش پر انسان کا صبر کر لینا ان لوگوں کے پاس جانے سے کہیں بہتر ہے اور جو شخص ایسا دم کرتا ہو جس کا پتہ نہ ہو کہ وہ حلال دم کرتا ہے یا حرام، تو دم کروانے والا، دم کرنے والے سے پہلے لازمی پوچھ لے اگر وہ بتائے کہ اس میں کفریہ غیر معروف کلام بھی ہے تو اس سے دم نہ کروائے وگرنہ دم کروالے۔

شرعاً جائز دموں کا بیان | شرعی طور پر جائز دم کئی طرح کے ہیں۔

① **قرآنی دم:**

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ : فَاَمَرَهُ اَنْ يَحُلَّ الْعُقَدَ وَ تَقْرَأَ آيَةً فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَ يَحُلُّ حَتّٰى قَامَ النَّبِيُّ ﷺ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ ......[1]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جبرئیل علیہ السلام نے) آپ ﷺ کو گرہیں کھولنے اور ساتھ ایک ایک آیت پڑھنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ آیت پڑھنے اور گرہیں کھولنے لگے تو جادو ٹوٹ گیا۔ گرہیں کھلنے کے بعد آپ اس طرح کھڑے ہو گئے گویا باندھی گئی رسّی سے خلاصی پائی ہو (یعنی جادو کا اثر ختم ہوا آپ کا مزاج خوش اور بوجھ دور ہو گیا)۔

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قِصَّةَ سِحْرِ لَبِيْدٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَ فِيْهِ : فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ حَلَّ عُقْدَةً ﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ وَ حَلَّ عُقْدَةً حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَالَ : ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

[1] المنتخب، ص 247

وَ حَلَّ عُقْدَةً ، حَتّٰی فَرَغَ مِنهَا وَ حَلَّ الْعُقَدَ كُلَّهَا. ❶

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لبید کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے کا قصہ روایت کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں (فلق اور ناس) لے کر آئے۔ انہوں نے کہا" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ پڑھ کر ایک گرہ کھول دیں اور ﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ پڑھ کر دوسری کھول دیں۔" حتی کہ اسی طرح پوری سورت پڑھ کر فارغ ہوئے۔ پھر کہا" ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر ساتھ ایک ایک گرہ کھولتے جائیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پوری سورہ پڑھی اور سب گرہیں کھول دیں۔

وَ رَوٰی اِبْنُ سَعْدٍ رحمہ اللہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلْقِصَّةُ وَ فِيْهَا وَ نَزَلَتْ هَاتَانِ السُّوْرَتَانِ : قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلَّمَا قَرَأَ آيَةً اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ ، حَتّٰى اِنْحَلَّتِ الْعُقَدَ وَ اِنْتَشَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلنِّسَاءِ وَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ❷

"حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی قصہ روایت کیا ہے جو اس طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ دو سورتیں "فلق" اور "ناس" نازل ہوئیں تو آپ یہ سورتیں پڑھنے لگے جب بھی ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ کھل جاتی حتیٰ کہ سب گرہیں کھل گئیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بھی کشادہ روئی سے ملنے لگے اور خوش ہو کر کھانے پینے لگے۔"

❶ الدلائل النبوة 94/7

❷ الطبقات 199/2

② **دفن شدہ جادو نکال کر ضائع کر دینا :**

حافظ ابن قیمؒ نے کہا ہے کہ یہ آسیب زدہ کے علاج کے لئے بہت مؤثر طریقہ ہے۔ یہ طریقہ اس طریقے کا قائم مقام ہے جس میں بذریعہ استفراغ (قے کروانا) خبیث مادے اور اس کی بری تاثیر کو جسم سے نکال دیا جاتا ہے۔❶ چنانچہ صحیح احادیث میں ہے کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا اَخْبَرَهُ جِبْرِیْلُ علیہ السلام بِالسِّحْرِ وَ بِمَوْضِعِهٖ وَ صِفَتِهٖ اَنَّهُ اَرْسَلَ مَنْ جَاءَ بِهٖ وَ اسْتَخْرَجَهُ وَ حَلَّ عُقَدَهُ فَفِیْ رِوَایَةٍ عِنْدَ الْبُخَارِیِّ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُ اَتَی الْبِئْرَ حَتّٰی اسْتَخْرَجَهُ مِنْهَا❷

''جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جادو، اس کی جگہ اور کئے گئے جادو کا طریقہ بتایا تو آپ ﷺ نے کسی کو وہاں بھیجا جو وہاں سے جادو والی اشیاء نکال لایا، تو آپ ﷺ نے اس کی گرہیں کھول دیں چنانچہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ اس کنویں کے پاس آئے حتیٰ کہ آپ نے کنویں سے وہ اشیاء نکلوائیں۔''

وَ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ فِیْ مُسْنَدِ عَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَ غَیْرِهٖ : فَاَمَرَهُ اَنْ یَحُلَّ الْعُقَدَ وَ تَقْرَاُ اٰیَةً فَجَعَلَ یَقْرَاُ وَ یَحُلُّ حَتّٰی قَامَ النَّبِیُّ ﷺ❸

''مسند عبد بن حمید کی زید بن ارقم والی حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام

❶ طب نبوی، ص 117
❷ صحیح بخاری، کتاب الطب 30/7
❸ المنتخب، ص 247

نے آپ ﷺ کو گرہیں کھولنے اور ایک ایک آیت پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ آپ ایک ایک آیت پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھولنے لگے حتیٰ کہ آپ ﷺ خوش مزاجی سے کھڑے ہو گئے۔"

طبقات ابن سعد میں حضرت زید رضی اللہ عنہ ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ

عَقَدَ لَهُ فُلَانٌ الْأَنْصَارِيُّ وَ رُمِيَ بِهِ فِي بِئْرٍ كَذَا وَ كَذَا ، وَلَوْ أَخْرَجَهُ لَعُوفِيَ فَبَعَثُوا إِلَى الْبِئْرِ فَوَجَدُوا الْمَاءَ قَدْ اِخْضَرَّ ، فَأَخْرَجُوهُ فَرَمُوا بِهِ فَعُوفِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ❶

"(آپ ﷺ کو بتایا گیا) کہ فلاں انصاری نے آپ ﷺ (پر جادو) کے لئے گرہیں لگائی ہیں اور وہ جادو کسی کنویں میں پھینک دیا ہے اس کو کنویں سے نکالنے پر آپ ﷺ کو آفاقہ ہوگا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کنویں سے جادو نکالنے کے لئے بعض افراد کو بھیجا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کنویں کا پانی سبز ہو چکا ہے انہوں نے جادو نکال کر پھینک دیا تو نبی اکرم ﷺ صحت یاب ہو گئے۔"

لہٰذا جادو والی اشیاء کو نکال کر اور قرآن کریم کی آیات پڑھ کر گرہیں کھولنے کا علاج ہی جادو کے لئے بہترین اور بے نظیر علاج ہے۔ اگر آیات ہاتھ سے لکھی ہوئی ہوں تو پانی ڈال کر ان کو دھولیا جائے یہاں تک کہ سیاہی کے اثرات نہ رہیں تو جادو کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

③ ہمارے محترم استاد شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے لئے ایک علاج ذکر کیا ہے جسے جادو کے ذریعے اپنی بیوی کے قریب آنے سے روک

❶ الطبقات 199/2

دیا گیا ہو۔

علاج: بیری کے تازہ سات پتے کسی پتھر وغیرہ کے ساتھ کوٹ کر کسی بڑے برتن یا ٹب میں ڈال کر اس میں مناسب مقدار میں غسل کرنے کے لئے پانی ڈالے پھر آیۃ الکرسی، سورہ کافرون، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس اور سورہ اعراف اور درج ذیل آیات پڑھ کر پانی پر دم کر لے۔

﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ○﴾(7:117-118)

''اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے، سو عصا کا ڈالنا تھا کہ وہ سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنے لگا پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 117-118)

اور سورہ یونس کی آیات:

﴿ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ○ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○﴾

''اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو، پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو، سو

جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ جو تم لائے ہو جادو ہے اور یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ختم کر دے گا اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار محسوس کریں۔'' (سورہ یونس، آیت 79 تا 81)

اور سورہ طٰہٰ کی آیات:

﴿ قَالُوْا يَا مُوْسٰى اِمَّا اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّا اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ○ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ○ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○ ﴾

'' کہنے لگے کہ اے موسیٰ! تو ڈالے گا یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔ موسیٰ نے جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو اب تو انہیں خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور سوٹیاں ان کے جادو کے ڈر سے بھاگ دوڑ رہی ہیں۔ موسیٰ نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے کہا کچھ خوف نہ کرو یقیناً تم ہی غالب اور برتر رہو گے اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اس کو ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے، کامیاب نہیں ہوتا۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 65-68)

ان آیات کو پڑھ کر پانی دم کرنے کے بعد اس پانی سے تین بار کچھ پانی پیئے اور باقی کے ساتھ غسل کرے ان شاء اللہ اس کا جادو دور ہوگا اگر ضرورت سمجھے تو یہی

عمل دو یا دو سے زیادہ دفعہ بھی کرلے حتیٰ کہ جادو کی بیماری سے نجات پائے۔ ❶

④ **دریائے فرات میں سات دفعہ غسل کرے :**

ابوبکر بن ابی شیبہ نے بطریق عفان بن علی عن الاعمش عن ابراہیم عن الاسود روایت کیا ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَنْ اَصَابَهُ بُسْرَةٌ أَوْ سَمٌّ أَوْ سِحْرٌ فَلْيَأْتِ الْفُرَاتَ ، فَلْيَسْتَقْبِلِ الْجِرِيَةَ فَيَغْتَمِسَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ❷

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جس کو بواسیر، زہر یا جادو کا اثر ہو تو وہ دریائے فرات میں پانی آنے کی سمت منہ کر کے سات دفعہ ڈبکی لگا کر نہائے۔“

دوسری روایت میں ہے:

اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَتْ عَنِ النُّشْرِ؟ فَقَالَتْ : مَا تَصْنَعُوْنَ بِهٰذَا؟ هٰذَا الْفُرَاتُ اِلٰى جَانِبِكُمْ يَسْتَنْقِعُ فِيْهِ اَحَدُكُمْ يَسْتَقْبِلُ الْجِرْيَةَ ❸

”ام المومنین رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ نشرہ کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ یہ تمہارے ہاں دریائے فرات ہے جادو والا شخص اس میں غسل کرے جس سمت سے پانی آتا ہے ادھر منہ کر کے ڈبکیاں لگائے۔“

یہ اثر موقوفاً (ان کا اپنا قول ہونے کے لحاظ سے) صحیح ہے اسکی پہلی سند میں اعمش

❶ مجموع فتاوی شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ، سعودی عرب

❷ مصنف ابن ابی شیبہ 29/8

❸ فتح الباری 234/10

مدلس ہیں اور انہوں نے اس کو عن کے ساتھ ابراہیم سے بیان کیا ہے۔ لیکن دوسری سند میں ابن عون نے اعمش کی متابعت کی ہے اور ان دونوں سندوں کے راوی ثقہ ہیں۔

⑤ عربی نشرہ اختیار کرنا: عربی نشرہ یہ ہے کہ وہ شخص جسے (جادو کی شکایت ہو) خاردار بیریوں کی طرف چلا جائے پھر اپنے دائیں اور بائیں ہر طرف سے پھول لے کر ان کو کوٹے اور اس میں آیۃ الکرسی اور تینوں قل پڑھے پھر اس سے غسل کرے۔

وہب کی کتاب میں اس طرح ہے کہ یا سات سبز بیری کے پتے لے کر دو پتھروں سے انہیں کوٹ کر پانی میں ملائے پھر آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھے۔ اس پانی کے تین گھونٹ پی لے اور باقی سے غسل کرے اس سے سارا جادو ختم ہو جائے گا (انشاءاللہ) اور یہ علاج اس جادو کے لئے بہت ہی مفید ہے جس میں خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے دور رکھا گیا ہو۔ ❶

نصوح بن واصل نے کہا ہے کہ نشرہ کا مطلب یہ ہے کہ موسم ربیع کے ایام میں جس قدر ہو سکے جنگل اور باغات کے گلاب کے پھول جمع کر لے پھر کسی صاف ستھرے برتن میں میٹھے پانی میں ہلکا سا جوش دلا کر اتار لے پھر جب پانی نیم گرم ہو جائے تو اس سے غسل کر لے تو اللہ کے حکم سے تندرست ہو گا۔ ❷

⑥ **جادو کھولنا:** نصوح بن واصل نے ہی کہا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاس جانے سے روک دیا گیا ہو لیکن کسی غیر کے پاس جانے کی طاقت رکھتا ہو تو ایسا شخص ٹہنیوں کا ایک گٹھا لے اور دو طرفوں والا کلہاڑا لے کر اس گٹھے کے وسط میں رکھ دے پھر اس گٹھے کو آگ لگا دے حتیٰ کہ جب کلہاڑا گرم ہو جائے تو آگ سے

❶ مصنف عبدالرزاق 13/11

❷ فتح الباری 234/10

نکال لے پھر اس گرم کلہاڑے کو پانی میں رکھ کر یہ آیت:

﴿ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ﴾

تین یا سات دفعہ پڑھے پھر اس سے غسل کر لے اور کچھ پانی پی لے اللہ کے حکم سے شفاء پائے گا کیونکہ یہ دم مجرب ہے۔ [1]

کئی اور حفاظتی علاج بھی ہیں جو جادو، جنات اور شیاطین سے سلامتی کے لئے مفید ہیں۔ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز نے اپنے ایک فتوی میں بیان کیے ہیں چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ جادو لگنے سے پہلے اس سے بچاؤ اور اس کے خطرات کو دور کیا جا سکتا ہے سب سے اہم اور زیادہ نافع شرعی ذکر و اذکار، وظائف اور اللہ کی پناہ میں آنے کی ماثورہ و مسنون دعائیں ہیں اور انہی میں سے ہر فرض نماز کے بعد کے اذکار اور سوتے وقت آیت الکرسی کا پڑھنا ہے کیونکہ آیۃ الکرسی تو قرآن حکیم میں ایک عظیم ترین آیت کریمہ ہے۔

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ ﴾

''اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے

[1] فتح الباری 234/10

اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔''

اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد تینوں قل یعنی: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ ایک ایک بار پڑھے اور فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین تین بار پڑھے۔ رات کے اول میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے اور وہ یہ ہیں:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ ﴾

''رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی جانب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا

ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو جان کر اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی کرے وہ اس پر ہے۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا گیا تھا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

رسول اکرم ﷺ سے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جو کوئی رات میں آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا اور آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو کوئی رات میں سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے تو یہ دونوں اس کو کفایت کرتی ہیں۔ اور اسی طرح کثرت سے یہ دعا پڑھے:

﴿ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾

یہ دعا رات دن گھر باہر جنگل میں ہوائی جہاز اور سمندری جہاز میں جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے۔ حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ

''جو کوئی کسی جگہ اترا اور اس نے یہ دعا پڑھی تو جب تک اس جگہ میں رہے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔''

اسی طرح صبح و شام تین دفعہ یہ دعا پڑھے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلاَ فِي

السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾

''اس اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے ان اوراد کے پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے اور یہ مذکورہ بالا ذکر و اذکار اور وظائف جادو و جنات کے شر اور برائی سے بچنے کے لئے عظیم ترین وظائف میں سے ہیں لیکن یہ ان کے لئے ہیں، جو صدق دل، ایمان کامل، اللہ پر بھروسا اور اعتماد رکھتے ہوئے، ان کے معنی اور مطالب پر شرح صدر کے ساتھ یقین رکھتے ہوئے پابندی کرتے ہوں۔ یہ اذکار و وظائف اگر اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑا کر بکثرت کئے جائیں اور اس سے سوال بھی کیا جائے کہ وہ تکلیف کو دور کر دے تو جادو دُور کرنے میں بھی عظیم ہتھیار ثابت ہوں گے۔ اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں میں سے یہ دعا بھی ہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا))

''اے اللہ! لوگوں کے رب، یہ تکلیف دور کر دے اور شفاء عطا فرما دے کہ شفا عطا کرنے والا تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا اور شفا بھی ایسی عطا فرما کہ بیماری کا نام ونشان بھی نہ چھوڑے۔''

یہ دعا تین بار پڑھے۔ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کے ساتھ دم کیا کرتے تھے اور اس سے جادو وغیرہ کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ اور انہیں دعاؤں میں سے ایک وہ دم بھی ہے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو کیا تھا یعنی:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ

اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ)) ❶

''میں اللہ کے نام سے ہر موذی چیز کے شر سے اور ہر نفس کے شر سے بچنے اور تمہیں حاسد کی آنکھ کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دم کرتا ہوں، اللہ تجھے شفا دے اور اللہ کے نام پر ہی تجھے دم کرتا ہوں۔''

تین دفعہ پڑھے۔ جادو سے بچنے کا ایک طریقہ وہ بھی ہے جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَ لاَ سِحْرٌ ❷

''جو کوئی صبح کے وقت سات عجوہ کھجور کھا لے گا تو اس کو اس دن نہ زہر نقصان دے سکے گا اور نہ ہی جادو۔''

---

❶ مجموعہ فتاوی الشیخ عبدالعزیز بن باز 3/278-279

❷ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الدوا بالعجوۃ للسحر 7/80-81

لبید بن اعصم کا نبی ﷺ پر جادو کرنے کی احادیث

لبید بن اعصم کا نبی اکرم ﷺ پر جادو کرنے کا قصہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے موصولاً مروی ہے ان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور کئی تابعین سے مرسلاً مروی ہے۔ مثلاً: سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، زھری، عمر بن حکم، عمر مولیٰ غفرہ، یحییٰ بن یعمر، عکرمہ، اسماعیل اور یعقوب رحمہم اللہ۔

موصولاً مروی احادیث:

① احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا!

① حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَ هُوَ عِنْدِي لٰكِنَّهُ دَعَا وَ دَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! اَشَعَرْتِ اِنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ اَتَانِي

رَجُلاَ نِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِیْ وَالْاٰخرُ عِنْدَ رِجْلِیْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِه: مَا وَجعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوْبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ: فِیْ اَیِّ شَیْءٍ؟ قَالَ: فِیْ مُشْطٍ وَ مُشَاطَةٍ وَ جُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَأَیْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِه، فَجَاءَ فَقَالَ: یَا عَائِشَةُ اَكَاَنَّ مَاءُ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَ كَاَنَّ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلاَ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِی اللّٰهُ فَكَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ فِیْهِ شَرًّا فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ، تَابَعَهُ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ اَبُوْ ضَمْرَةَ وَابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اللَّیْثُ وَ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِیْ مُشْطٍ وَ مُشَاقَةٍ. ❶

''ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے، انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ بنو زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے رسول ﷺ پر جادو کر دیا حتیٰ کہ (آپ ﷺ کا یہ حال ہو گیا کہ) آپ ﷺ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام (حقیقت میں) آپ ﷺ نے کیا نہیں ہوتا تھا۔ ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا کہ آپ ﷺ میرے پاس تھے لیکن آپ ﷺ نے دعا کی، پھر دعا کی، پھر کہا اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ جو بات میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھے بتلا دی ہے میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب 7/28-29

میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا کہ یہ بتاؤ کہ اس شخص کی بیماری کیا ہے؟ اس نے جواب دیا اس پر تو جادو ہوا ہے۔ پہلے نے پوچھا جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کیا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور سر میں (کنگھی کرتے ہوئے گرے) ہوئے بالوں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں۔ پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں لبید نے کہاں رکھی ہیں؟ دوسرے نے کہا ذروان کنویں میں۔ پتہ لگنے پر آپ ﷺ اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کنویں کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر واپس آئے تو کہا: عائشہ! اس کنویں کا پانی ایسا (رنگین) تھا جیسا مہندی کا نچوڑا ہوا پانی اور اس کنویں کے کھجور کے درختوں کے سر ایسے بھیانک تھے گویا شیاطین کے سر ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے وہ جادو نکلوا کیوں نہیں لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! (کیا فائدہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دے دی اب میں پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو دفن کر دیا جائے تو وہ دفن کر دیا گیا اور اس کی ابواسامہ، ابوحمزہ، ابن ابی زناد نے ہشام سے متابعت کی ہے اور لیث اور ابن عیینہ نے ہشام سے کنگھی اور پرانے کپڑے کی دھجیوں میں ذکر کیا ہے۔

اور حمیدی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

2 مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَّا كَذَا وَ كَذَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَاْتِيْ أَهْلَهُ وَ لَا يَاْتِيْهِمْ قَالَتْ : فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ

عَزَّوَجَلَّ اَفْتَانِیْ فِیْ اَمْرٍ اسْتَفْتَیْتُهُ فِیْهِ . أَتَانِیْ رَجُلاَنِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِیْ ، وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِیْ ، فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ : مَا بَالُ الرَّجُلِ ؟ قَالَ : مَطْبُوْبٌ ، قَالَ : وَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ : لَبِیْدُ بْنُ اَعْصَمِ . قَالَ وَ فِیْمَ ؟ قَالَ : فِیْ جُفِّ طَلْعَةِ ذَکَرٍ فِیْ مُشْطٍ وَ مُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ ، قَالَتْ : فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِیْ أُرِیْتُهَا کَأَنَّ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُسُ الشَّیَاطِیْنِ ، وَ کَأَنَّ مَاءَ هَا نُقَّاعَةُ الْحِنَّاءِ ، قَالَتْ : فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأُخْرِجَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فَهَلاَّ ؟ قَالَ سُفْیَانُ : یَعْنِی تَنَشَّرْتَ ، فَقَالَ : اَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ شَفَانِیْ ، وَ اَمَّا اَنَا فَاَکْرَهُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا ❶

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لانے سے روک دیئے گئے اور آپ کو خیال گزرتا کہ آپ اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ فرمانے لگیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتلا دی ہے جو میں اس سے دریافت کر رہا تھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ، ان میں سے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کی جانب بیٹھ گیا۔ اب جو آدمی میرے پاؤں کی طرف بیٹھا تھا اس نے میرے سر کی جانب بیٹھنے والے سے دریافت کیا'' اس آدمی کا کیا حال ہے؟'' اس نے

❶ مسند حمیدی 127/125

جواب دیا ''اس پر جادو کیا گیا ہے۔'' پہلے نے پھر دریافت کیا ''جادو کس نے کیا ہے؟'' دوسرے نے جواب دیا ''لبید بن اعصم نے'' پہلے نے پھر پوچھا ''جادو کس چیز میں کیا ہے؟'' دوسرے نے جواب دیا ''خشک نر کھجور کے شگوفہ، کنگھی اور کپڑے کی دھجیوں میں، ذروان کے کنویں کے اس پتھر کے نیچے جس پر کھڑے ہو کر پانی کھینچا جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ وہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کنویں کے کھجور کے درختوں کے سر ایسے تھے گویا کہ شیاطین کے سر ہیں اور اس کا پانی جیسے مہندی کا نچوڑا ہوا پانی ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکالنے کا حکم دیا جب نکالا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! کیوں نہ اس کو دوسروں کو دکھایا جائے؟'' حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یعنی اس کو پھیلا دیا جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی ہے اب میں پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

③ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُهُ ، يُقَالُ لَهُ : لَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ ، وَ كَانَ تُعْجِبُهُ خِدْمَتُهُ ، فَلَمْ تَزَلْ بِهِ يَهُوْدٌ حَتّٰى سَحَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذُوْبُ وَ لَا يَدْرِيْ مَا وَجَعُهُ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ نَائِمٌ . اِذْ أَتَاهُ مَلَكَانِ ، فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ ، وَ الْاٰخَرُ

عِنْدَ رِجْلَيْهِ ، فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِهٖ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ : مَا وَجَعُهٗ؟ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِهٖ : مَطْبُوْبٌ ، قَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ : مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِهٖ : لَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ ، قَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ : بِمَ طَبَّهٗ؟ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِهٖ : بِمُشْطٍ وَ مُشَاطَةٍ وَ جُفَّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ بِذِیْ ذَرْوَانَ ، وَ هِیَ تَحْتَ رَاعُوْفَةِ الْبِئْرِ. فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا عَائِشَةَ ، فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ ! اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَنْبَانِیْ بِوَجَعِیْ؟ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَ غَدَا مَعَهٗ اَصْحَابُهٗ اِلَی الْبِئْرِ ، فَإِذَا مَاؤُهَا كَاَنَّهٗ نَقُوْعُ الْحِنَّاءِ ، وَ اِذَا نَخْلُهَا . اَلَّذِیْ يَشْرَبُ مِنْ مَاءِ هَا قَدِ الْتَوٰی سَعَفُهٗ كَاَنَّهٗ رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ . قَالَ : فَنَزَلَ رَجُلٌ فَاسْتَخْرَجَ جُفَّ طَلْعَةٍ مِنْ تَحْتِ الرَّعُوْفَةِ ، فَإِذَا فِيْهَا مُشْطُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مِنْ مُرَاطَةِ رَأْسِهٖ ، وَ اِذَا تِمْثَالٌ مِنْ شَمْعٍ تِمْثَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَاِذَا فِيْهَا اِبَرٌ مَغْرُوْزَةٌ ، وَ اِذَا وِتْرٌ فِيْهِ اِحْدٰی عَشْرَةَ عُقْدَةً فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ حَلَّ عُقْدَةً ﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ وَ حَلَّ عُقْدَةً حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَالَ : ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَ حَلَّ عُقْدَةً حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا وَ حَلَّ الْعُقَدَ كُلَّهَا . وَ جَعَلَ لَا يَنْزِعُ اِبْرَةً اِلَّا وَجَدَ لَهٗ اَلَمًا ، ثُمَّ يَجِدُ بَعْدَ ذٰلِكَ رَاحَةً ، فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! لَوْقَتَلْتَ الْيَهُوْدِیَّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ عَافَانِی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ مَا وَرَاءَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَشَدُّ))[1]

[1] بیهقی فی الدلائل 7/92-94

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک یہودی لڑکا خادم تھا جو آپ ﷺ کی خدمت کرتا تھا اس کا نام عاصم بن لبید تھا اور اس کی خدمت گزاری پر آپ ﷺ بہت خوش تھے اور وہ یہودی ہی رہا یہاں تک کہ اس نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دیا اس کے اثر کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ کا سر مبارک چکرانے لگا لیکن اس بیماری کا سبب آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو سکا، اسی حالت میں ایک رات نبی اکرم ﷺ سو رہے تھے کہ دو فرشتے آپ ﷺ کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک آپ کے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کی جانب بیٹھ گیا جو سر کی جانب بیٹھا ہوا تھا، اس نے پاؤں کی جانب بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا ''ان کی بیماری کا کیا سبب ہے؟'' سر کی جانب بیٹھے ہوئے نے جواب دیا ''انہیں تو جادو کیا گیا ہے۔'' جو پاؤں کی جانب بیٹھا ہوا تھا اس نے پوچھا ''آپ ﷺ پر جادو کس نے کیا ہے؟'' سر کی جانب بیٹھنے والے نے جواب دیا ''لبید بن اعصم نے۔'' اب پھر قدموں کی جانب بیٹھنے والے نے پوچھا ''جادو کیسے اور کن اشیاء سے کیا گیا ہے؟'' تو سر کی جانب بیٹھنے والے نے جواب دیا ''کنگھی اور کنگھی کرتے ہوئے سر کے جو بال گر جاتے ہیں ان سے اور ذروان کنویں کے کھجور کے خشک شگوفوں سے، جو کہ کنویں کے اس پتھر کے نیچے پڑا ہے جس پر کھڑے ہو کر کنویں سے پانی نکالا جاتا ہے۔'' رسول اکرم ﷺ جب بیدار ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا ''اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے میری بیماری کا سبب مجھے بتا دیا ہے۔'' جب صبح ہوئی تو رسول اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم بھی اس کنویں کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔اس وقت اس کے پانی کا رنگ ایسا تھا جیسے مہندی سے نچڑے ہوئے پانی کا رنگ ہواور اس کنویں کے پانی سے سیراب ہونیوالے کھجوروں کے درختوں کی شاخیں آپس میں ایسی الجھی ہوئی تھیں گویا کہ وہ شیاطین کے سر محسوس ہورہے تھے۔ایک آدمی نیچے اترا اس نے پتھر کے نیچے سے خشک نر کھجور کے شگوفے کے غلاف کو نکالا تو اس میں رسول اکرم ﷺ کی کنگھی اور سر کے گرے ہوئے بال تھے اور موم سے نبی اکرم ﷺ کا ایک مجسمہ بنایا گیا تھا جس میں سوئیوں کو چبھو دیا گیا تھا اور اس میں ایک دھاگا تھا جس پر گیارہ گرہیں باندھی گئی تھیں۔اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام معوذتین لے کر نازل ہوئے اور کہنے لگے ''اے محمد ﷺ! قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھئے۔یہ پڑھنے سے ایک گرہ کھل گئی پھر من شر ما خلق پڑھنے سے دوسری گرہ کھل گئی حتی کہ سورت کی ہر آیت پڑھنے پر ایک گرہ کھل جاتی رہی۔اس کے مکمل ہوجانے کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ''آپ قل اعوذ برب الناس پڑھیں۔یہ پڑھنے پر بھی ایک گرہ کھل گئی حتی کہ اس سورت کے مکمل ہونے تک ساری گرہیں کھل گئیں اور مجسمے سے سوئیاں نکالتے ہوئے آپ کو درد محسوس ہوتا رہا اس کے بعد آپ کو شفا اور سکون مل گیا۔'' اس کے بعد آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کیوں نہ اس یہودی کو قتل کر دیا جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت اور صحت عطا فرمادی ہے، اس کے بعد یہودی کے لئے اللہ کے ہاں سخت عذاب ہے۔

② احادیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ:

(1) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمِ ؓ قَالَ : سَحَرَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ ، فَاشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَيَّامًا ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ عَقَدَ لَكَ عُقَدًا فِيْ بِئْرِ كَذَا وَ كَذَا ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَجِيْءَ بِهَا ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ ، فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْيَهُوْدِيِّ ، وَ لَا رَآهُ فِيْ وَجْهِهٖ قَطُّ [1]

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایک یہودی آدمی نے جادو کر دیا۔ اس کا اثر کئی روز تک آپ ﷺ کو محسوس ہوتا رہا تب حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے کہ ایک یہودی آدمی نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا ہے۔ فلاں فلاں کنویں میں گرہیں باندھ کر دھاگہ رکھا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے چند آدمیوں کو بھیجا، انہوں نے وہاں سے وہ جادو کیا ہوا دھاگہ نکالا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔ تب نبی اکرم ﷺ اس طرح ہشاش بشاش کھڑے ہو گئے جس طرح کسی کو بندھی رسی میں کھول کر اس سے آزاد کر دیا گیا ہو۔ آپ ﷺ نے اس بات کا کبھی اس یہودی سے نہ ذکر کیا اور نہ ہی اس کے لئے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں کبھی تغیر رونما ہوا۔''

(2) عَقَدَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَعْنِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ عُقَدًا ، وَ كَانَ يَأْمَنُهٗ وَ رَمٰى بِهٖ فِيْ بِئْرِ كَذَا وَ كَذَا ، فَجَاءَ الْمَلَكَانِ يَعُوْدَانِهٖ . فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ : تَدْرِيْ مَا بِهٖ ؟ عَقَدَ لَهٗ فُلَانٌ الْاَنْصَارِيُّ وَ

[1] سنن نسائی 103/7

رَمٰی بِہٖ فِیْ بِئْرٍ کَذَا وَ کَذَا ، وَ لَوْ اَخْرَجَہٗ لَعُوْفِیَ ، فَبَعَثُوْا اِلَی الْبِئْرِ فَوَجَدُوْا الْمَاءَ قَدِ اخْضَرَّ ، فَأَخْرَجُوْہُ فَرَمَوْا بِہٖ فَعُوْفِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَمَا حَدَّثَ بِہٖ وَ لَا رُؤِیَ فِیْ وَجْھِہٖ❷

''انصار میں سے ایک آدمی نے آپ ﷺ پر جادو کرنے کے لئے گرہیں باندھیں حالانکہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لا چکا تھا اور اس کو فلاں فلاں کنویں میں پھینک دیا۔ تب دو فرشتے آپ ﷺ کی تیمارداری کی غرض سے آئے تو ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا'' کیا تو جانتا ہے کہ اس شخص کو کیا بیماری لاحق ہے؟ فلاں انصاری شخص نے اس شخص پر جادو کی غرض سے دھاگے پر گرہیں باندھ کر فلاں فلاں کنویں میں پھینک دیا ہے اگر اس کو نکال لیا جائے تو انہیں عافیت وصحت مل جائے گی۔'' آپ ﷺ نے کچھ آدمیوں کو کنویں کی طرف روانہ کیا تو اس کنویں کا پانی سبز رنگ کا ہو چکا تھا وہاں سے وہ دھاگہ نکالا گیا تو آپ ﷺ بالکل ٹھیک ہوگئے۔ اس کے بعد نہ تو آپ ﷺ نے اس آدمی سے اس بات کا ذکر کیا اور نہ اپنے چہرے کے تاثرات سے کبھی اس پر عیاں کیا۔''

③ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمٍ ؓ قَالَ : کَانَ رَجُلٌ یَدْخُلُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَحَرَہُ الرَّجُلُ فَعَقَدَ لَہٗ عُقَدًا فَوَضَعَہٗ وَ طَرَحَہٗ فِیْ بِئْرِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَأَتَاہُ مَلَکَانِ یَعُوْدَانِہٖ ، فَقَعَدَ أَحَدُھُمَا عِنْدَ رَأْسِہٖ ، وَ قَعَدَ الْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَیْہِ ، فَقَالَ أَحَدُھُمَا : أَتَدْرِیْ مَا وَجَعُہٗ؟ قَالَ : فُلَانُ الَّذِیْ کَانَ یَدْخُلُ عَلَیْہِ عَقَدَ لَہٗ عُقَدٍ ، فَأَلْقَاہُ فِیْ بِئْرِ فُلَانٍ

❷ الطبقات 199/2

الْأَنْصَارِيِّ ، فَلَوْ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلاً فَأَخَذَ مِنَ الْعُقَدِ ، فَوَجَدَ الْمَاءَ قَدِ اصْفَرَّ ، قَالَ : وَ أَخَذَ الْعُقَدَ فَحَلَّهَا فِيْهَا، قَالَ : فَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدُ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا مِنْهُ ، وَ لَمْ يُعَاتِبْهُ ❶

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس آدمی نے آپ ﷺ پر جادو کے لئے گرہیں باندھیں اور اس کو ایک انصاری آدمی کے کنویں میں پھینک دیا تب دو فرشتے آپ ﷺ کی عیادت کے لئے آئے تو ان میں سے ایک آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اب ان میں سے ایک کہنے لگا ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس آدمی کو کیا بیماری ہے؟'' دوسرے نے جواب دیا ''فلاں شخص ، جو آپ ﷺ کے پاس آیا تھا اس نے آپ ﷺ پر جادو کی غرض سے گرہیں باندھ کر فلاں انصاری کے کنویں میں ڈال دیا ہے۔'' آپ نے ایک آدمی کو وہاں بھیجا کہ وہ نکال لائے تو اس نے کنویں کے پانی کو دیکھا جو گہرے زرد رنگ کا ہو چکا تھا اس نے یہ گرہیں کھول دیں ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد بھی وہ آدمی (جس نے آپ ﷺ پر جادو کیا تھا) رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا رہا لیکن آپ ﷺ نے اس سے جادو کی بات کا ذکر تک نہ کیا اور نہ ہی اسے کچھ کہا۔''

③ احادیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

① عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ،

❶ المستدرک 4/360-361

وَاُخِذَ عَنِ النِّسَاءِ وَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ، فَهَبَطَ عَلَيْهِ مَلَكَانِ وَ هُوَ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ ، فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ : مَا شَكْوُهُ ؟ قَالَ : طُبَّ ! يَعْنِي سُحِرَ ، قَالَ : وَ مَنْ فَعَلَهُ ؟ قَالَ : لَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ الْيَهُوْدِيّ ! قَالَ : فَفِيْ اَيِّ شَيْءٍ جَعَلَهُ ؟ قَالَ : فِيْ طَلْعَةٍ ، قَالَ : فَأَيْنَ وَضَعَهَا؟ قَالَ : فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ تَحْتَ صَخْرَةٍ ، قَالَ : فَمَا شِفَاؤُهُ ؟ قَالَ : تُنْزَحُ الْبِئْرُ وَ تُرْفَعُ الصَّخْرَةُ وَ تُسْتَخْرَجُ الطَّلْعَةُ وَارْتَفَعَ الْمَلَكَانِ ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عَلِيٍّ وَ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَمَرَهُمَا اَنْ يَأْتِيَا الرَّكِيَّ فَيَفْعَلَا الَّذِيْ سَمِعَ ، فَاَتَيَاهَا وَ مَاؤُهَا كَأَنَّهُ قَدْ خُضِبَ بِالْحِنَّاءِ فَنَزَحَاهَا ثُمَّ رَفَعَا الصَّخْرَةَ فَاَخْرَجَا طَلْعَةً ، فَإِذَا بِهَا اِحْدٰى عَشْرَةَ عُقْدَةً ، وَ نَزَلَتْ هَاتَانِ السُّوْرَتَانِ : قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا قَرَأَ آيَةً اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ حَتّٰى اِنْحَلَّتِ الْعُقَدُ وَانْتَشَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ لِلنِّسَاءِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ[1]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا ہے کہ نبی اکرم رضی اللہ عنہما ایک مرض میں مبتلا ہو گئے جس میں آپ اپنی بیویوں کے پاس جانے اور کھانے سے روک دیئے گئے۔ اس پر دو فرشتے آسمان سے نازل ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت جاگنے اور سونے کی حالت میں تھے ان میں سے ایک آپ ﷺ کے سر کے نزدیک بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا "ان کو کیا شکایت

[1] الطبقات 198/2

(بیماری) ہے؟'' جواب دیا گیا ''ان پر جادو کیا گیا ہے۔'' پھر پوچھا گیا ''یہ جادو کس نے کیا ہے؟'' کہا گیا ''لبید بن اعصم یہودی نے۔'' پوچھا گیا ''اس نے یہ جادو کس چیز میں کیا ہے؟'' کہا گیا ''کھجور کے خشک گچھے کے غلاف میں۔'' پوچھا گیا ''اس کو کہاں رکھا گیا ہے؟'' بتایا گیا ''ذروان کنویں کے پتھر کے نیچے۔'' پوچھا گیا ''اس سے نجات کیسے ہو سکتی ہے؟'' جواب دیا گیا ''اس کا پانی کم کیا جائے اور پتھر اٹھا کر اس میں سے وہ سب کچھ نکال لیا جائے۔'' دونوں فرشتے اتنا کہنے کے بعد آسمان کی طرف بلند ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ وہ جائیں اور جادو شدہ چیز لے آئیں، نبی اکرم ﷺ نے فرشتوں سے گفتگو سننے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ، وہ کنویں کے پاس آئے تو دیکھا کہ کنویں کا پانی مہندی کی طرح سرخ ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس کا پانی کم کیا پھر پتھر کو اٹھایا اور اس کے نیچے سے وہ جادو کیا ہوا گچھا نکال لیا اس میں ایک دھاگے کو گیارہ گرہیں دی گئی تھیں اس وقت دونوں سورتیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ نازل ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سورہ مبارکہ تلاوت فرماتے جاتے اور دھاگے کی گرہیں کھلتی جاتیں، یہاں تک کہ تمام گرہیں کھل گئیں اور نبی اکرم ﷺ سے اپنی بیویوں کے پاس جانے اور کھانے پینے کی رکاوٹ ختم ہوگئی۔''

② عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ وَ دَخَلَ الْمُحَرَّمُ ، جَاءَتْ رُؤُسَاءُ

يَهُوْدَ الَّذِیْ بَقَوْا بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ يُظْهِرُ الْإِسْلَامَ وَ هُوَ مُنَافِقٌ إِلٰى لَبِيْدِ بْنِ الْأَعْصَمِ الْيَهُوْدِيِّ ، وَ كَانَ حَلِيْفًا فِيْ بَنِيْ زُرَيْقٍ ، وَ كَانَ سَاحِرًا قَدْ عَلِمَتْ ذٰلِكَ يَهُوْدُ اَنَّهُ اَعْلَمُهُمْ بِالسِّحْرِ وَالسُّمُوْمِ ، فَقَالُوْا لَهُ : يَا أَبَا الْأَعْصَمِ اَنْتَ اَسْحَرُ مِنَّا وَقَدْ سَحَرْنَا مُحَمَّدًا فَسَحَرَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ فَلَمْ نَصْنَعْ شَيْئًا وَ أَنْتَ تَرَى اَثَرَهُ فِيْنَا وَ خِلَافَهُ دِيْنَنَا وَ مَنْ قَتَلَ مِنَّا وَ أَجْلٰى ، وَ نَحْنُ نَجْعَلُ لَكَ عَلٰى ذٰلِكَ جُعْلًا عَلٰى اَنْ تَسْحَرَهُ لَنَا سِحْرًا يَنْكَؤُهُ ، فَجَعَلُوْا لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ عَلٰى اَنْ يَسْحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَعَمِدَ اِلٰى مُشْطٍ وَ مَا يُمْشَطُ مِنَ الرَّأْسِ مِنَ الشَّعْرِ فَعَقَدَ فِيْهِ عُقَدًا وَ تَفَلَ فِيْهِ تَفْلًا وَ جَعَلَهُ فِيْ جُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ ثُمَّ انْتَهٰى بِهٖ حَتّٰى جَعَلَهُ تَحْتَ اَرْعُوْفَةِ الْبِئْرِ ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَمْرًا اَنْكَرَهُ حَتّٰى يُخَيَّلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّیْءَ وَ لَا يَفْعَلُهُ ، وَ اَنْكَرَ بَصَرَهُ حَتّٰى دَلَّهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَدَعَا جُبَيْرَ بْنَ إِيَاسَ الزُّرَقِیَّ ، وَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا ، فَدَلَّهُ عَلٰى مَوْضِعٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ تَحْتَ اَرْعُوْفَةِ الْبِئْرِ فَخَرَجَ جُبَيْرٌ حَتّٰى اسْتَخْرَجَهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى لَبِيْدِ بْنِ الْأَعْصَمِ فَقَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَدْ دَلَّنِيَ اللّٰهُ عَلٰى سِحْرِكَ وَ أَخْبَرَنِيْ مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ : حُبُّ الدَّنَانِيْرِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ![1]

”عمرو بن حکم کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ میں حدیبیہ سے واپس مدینہ منورہ لوٹے تو محرم شروع ہو رہا تھا۔ مدینہ منورہ کے یہودی سردار جو

[1] الطبقات 2/197-198

ظاہری طور پر اسلام تو لا چکے لیکن منافق تھے۔ بنی زریق قبیلہ کے آدمی لبید بن اعصم کے پاس آئے جو قبیلہ زریق کے حلیف تھے وہ جانتے تھے کہ وہ جادوگر اور یہودی ہے، جادو اور سخت قسم کے زہروں کو جانتا ہے انہوں نے اس سے کہا "اے ابو اعصم تو ہم میں سے بڑا جادوگر ہے۔ سب مردوں اور عورتوں نے محمد (ﷺ) پر جادو کیا لیکن اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکے بلکہ اس کا الٹا اثر ہم میں ظاہر ہو رہا ہے جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اس نے ہمارے دین کی مخالفت کی، ہمیں قتل کیا اور ہمیں وجلا وطن بھی کیا لہٰذا تو محمد پر ایسا جادو کر دے جو اس کا کام تمام کر دے۔ اس پر ایسا جادو کرنے کے عوضانہ میں، جس سے وہ قتل ہو جائے اور ہم اس پر غالب آ جائیں، ہم تمہیں تین دینار دیں گے۔" لہٰذا اس نے اس کام کے لئے ان سے نبی اکرم ﷺ کی کنگھی اور سر کے کنگھی کرتے وقت گرے ہوئے بال لئے ان میں گرہیں لگائیں اور ان میں اپنا تھوک ڈالا اور اس کو نر کھجور کے خشک گچھے میں رکھ کر کنویں کی تہہ میں پڑے پتھر کے نیچے رکھ دیا، جس سے نبی اکرم ﷺ نے بعض کاموں کے کرنے میں رکاوٹ محسوس کی یہاں تک کہ آپ کو گمان ہوتا کہ میں نے یہ کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ ﷺ نے کیا نہیں ہوتا تھا اور آنکھ کو دیکھنے میں دشواری آنے لگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کی خبر دی۔ تب آپ ﷺ نے جبیر بن ایاس زرقی رضی اللہ عنہ کو، جو کہ بدری صحابی تھے، ان کو بلایا ان کو آپ ﷺ نے ذروان کنویں کے پتھر کے نیچے ان جادو کی ہوئی چیزوں کے بارے میں بتایا۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے یہ چیزیں نکال لیں۔ آپ ﷺ نے یہ اشیاء لبید بن اعصم کو ارسال کرتے ہوئے پوچھا "تجھے

اس کام پر کس نے رغبت دلائی، اللہ تعالیٰ نے مجھے، تیرے جادو کرنے اور جو تو نے کیا ہے، اس کی خبر دے دی ہے۔" اس نے جواب دیا کہ "اے ابو القاسم! دیناروں کی محبت نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا۔"

لبید بن اعصم کا تعارف

سابقہ مروی روایات میں لبید بن اعصم کے کئی اوصاف ذکر ہوئے ہیں چنانچہ اکثر روایات میں ہے کہ وہ:

① بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی تھا۔

② بخاری کی کتاب الطب میں سفیان بن عیینہ والے طریق میں یہود کا حلیف اور منافق لکھا ہے اور خیال ہے کہ یہ سفیان کا قول ہے، فرشتوں کا قول نہیں، جو عیادت کے لئے آپ ﷺ کے پاس آئے تھے یعنی اس حدیث میں جب یہ ذکر ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا جس کے اثر کی وجہ سے آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ میں اپنی بیویوں کے پاس گیا ہوں حالانکہ ایسا نہیں تھا، تو یہ سفیان کا قول ہے نہ کہ فرشتوں کا کیونکہ حدیث کے آخر میں سفیان کا قول ''وَ هٰذَا اَشَدُّ مَا يَكُوْنُ مِنَ السِّحْرِ اِذْكَانَ كَذَا''موجود ہے۔

③ وہ یہودی لڑکا تھا اور نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔

④ اہل کتاب میں سے ایک آدمی تھا۔

⑤ یہودی تھا بنو زریق کا حلیف تھا اور جادوگر تھا۔

⑥ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اکثر روایات میں ہے کہ یہود کے ایک شخص نے جادو کیا۔

⑦ ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا۔

لبید بن اعصم اصلاً یہودی تھا چاہے ہم یہ کہیں کہ شاید وہ ظاہری طور پر اسلام لایا تھا اور منافق تھا۔ یہودیوں کا یہ قبیلہ انصار کے قبیلہ بنوزریق کا حلیف تھا کیونکہ بنوزریق انصار کے قبیلہ خزرج کی ایک مشہور شاخ ہیں جو یہودی نہیں ہیں جب بنوزریق یہودی نہیں تو پھر ان بعض روایات کا کیا جواب ہوگا جن میں یہ ہے کہ وہ بنوزریق کے یہود میں سے تھا یا جن میں یہ آیا ہے کہ وہ انصار کا ایک شخص تھا؟ پہلی شق کا جواب تو یہ ہے کہ یہود چونکہ بنوزریق کے حلیف تھے اس لئے بعض راوی لبید کو بنوزریق کی طرف منسوب کردیتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قبل از اسلام بہت سے انصار اور بہت سے یہودیوں کے درمیان معاہدے، بھائی چارے اور محبت واخوت کے تعلقات تھے۔ جب اسلام آیا اور انصار نے اسلام قبول کرلیا تو یہودیوں سے الگ ہوگئے یا جس قبیلہ سے لبید بن اعصم کا تعلق تھا وہ قبیلہ بنی زریق کے محلّہ میں ہی رہتا ہوگا اس وجہ سے لبید کو اس قبیلہ کی طرف منسوب کردیا گیا جس میں وہ رہتا تھا اگرچہ وہ انصار کے قبائل میں سے ہی تھا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ راویوں سے اس کی یہود کی طرف نسبت میں خطا ہوگئی ہو کیونکہ یہ آدمی نکرہ یعنی غیر معروف ہے صرف اسی خبر میں اسکا ذکر آیا ہے۔

دوسری شق کا جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس آدمی نے اسلام قبول کرلیا ہو اسی لئے اس کو انصار میں شمار کیا گیا ہے لیکن وہ اپنی یہودیت اور کفر کو اپنے دل میں مخفی رکھنے والا ہو اسی لئے ابن عیینہ کی روایت میں آیا ہے کہ وہ منافق تھا۔ ممکن ہے کہ باقی الفاظ ابن عیینہ سے بدل گئے ہوں یعنی انہوں نے: رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَلِيفُ بَنِي زُرَيْقٍ كَانَ مُنَافِقًا کی جگہ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفُ الْيَهُودِ کہہ دیا ہو اور ان کی یہ حدیث قلب فی المتن کی قسم سے ہوگی یعنی اس کے متن میں کچھ الفاظ آگے پیچھے ہوگئے ہیں۔ باقی ایک روایت میں جو (عَقَدَ رَجُلٌ مِنَ

الْاَنْصَارِ 'انصار کے ایک آدمی نے گرہ باندھی) الفاظ وارد ہوئے ہیں تو یہ اس لئے ممکن ہے کہ راوی نے لبید بن اعصم کے ظاہری حالات دیکھ کر کہے ہوں کیوں کہ اس نے اسلام قبول کرلیا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا نیز وہ انصار کا حلیف بھی تھا۔ اس کو رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ کہنا ٹھیک ہوا اور اس کو منافق کہنا بھی درست تھا کیونکہ نبی پر جادو کرنا یا کرانا نفاق کی قوی علامت ہے جو اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان نہ رکھنے کی قوی دلیل ہے۔

اسی لئے بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ منافق تھا، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور جو بعض روایات میں اس کا یہودی ہونا وارد ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل میں یہودی النسل تھا اور یہودیوں نے ہی اس سے آپ ﷺ پر جادو کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ شخص اپنی یہودیت پر قائم تھا اور عام منافقین کی طرح اسلام کا دعویٰ کرتا تھا۔ واللہ اعلم!

رسول اکرم ﷺ پر جادو کا آغاز:

عمرو بن حکم کی مرسل روایت کے مطابق حج کے مہینہ میں جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس آئے تھے، ماہ محرم شروع ہو چکا تھا تو مدینہ میں رہنے والے منافق یہودیوں کے سردار قبیلہ بنو زریق کے حلیف اور یہودی جادوگر لبید بن اعصم کے پاس آئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ شخص بڑا جادوگر اور زہروں کے بارے معلومات رکھنے والا ہے۔ اس سے کہنے لگے "اے ابو اعصم! تو ہم سب سے بڑا جادوگر ہے ہم مرد اور عورتوں سمیت سب نے محمد ﷺ پر جادو کر کے دیکھ لیا ہے لیکن ہم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے بلکہ اس کا الٹا اثر ظاہر ہوا ہے جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اس نے ہمارے دین کی مخالفت کی ہمیں قتل کیا اور ہمیں جلا وطن بھی کیا۔ ہم تجھے تیری محنت و مزدوری دے دیں گے لہٰذا تو

محمد پر ایسا جادو کر جو اس کا کام تمام کر دے۔" چنانچہ انہوں نے اس کو تین دینار (ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ) سونا دینا طے کیا۔ ❶

اگر یہ صحیح ہو تو اس بات کی دلیل ہے کہ یہود نے نبی اکرم ﷺ پر ہجرت کے ساتویں سال میں جادو کیا تھا لیکن ہمارے خیال میں یہ اثر صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں واقدی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے اور یہ مرسل بھی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا جادو میں مبتلا رہنے کا دورانیہ:

آپ ﷺ پر جادو کے اثر کی مدت کے بارے میں مختلف روایت آئی ہیں۔

① ((اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ يُرَى اَنَّهُ يَأْتِيْ اَهْلَهُ)) ❷

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چھ ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس تشریف لانے سے رکے رہے۔"

② ((عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ اَنَّهُ اِشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَيَامًا)) ❸

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چند ایام اس کیفیت کی شکایت کی۔"

③ ((عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ مُرْسَلاً حُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَنَةً)) ❹

"یحیٰی بن یعمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت

❶ الطبقات 197/2
❷ مسند احمد 63/6
❸ سنن نسائی 103/7
❹ مصنف عبدالرزاق 30/8

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لانے سے ایک سال تک رکے رہے۔

④ ((فِي رِوَايَةِ أَبِي ضَمْرَةَ عِنْدَ الْإِسْمَاعِيلِيِّ : فَأَقَامَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) ❶

"محدث اسماعیلی کے نزدیک ابوضمرہ کی ایک روایت میں یہ شکایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس رات تک رہی۔"

❂ ایک سال تک کے لئے رہنے والی یحییٰ بن یعمر کی روایت کئی وجوہ سے ضعیف ہے۔

یہ حدیث مرسل ہے اور مرسل حدیث حجت نہیں ہوتی۔

❂ اس کی سند میں عطاء خراسانی ہے اور وہ صدوق ہے بہت وہم کرتا تھا اور ارسال و تدلیس کرتا تھا۔ ❷ اور یہ روایت اس نے عن کے ساتھ بیان کی ہے (اور مدلس راوی کی عن کے ساتھ بیان کی ہوئی روایت ضعیف ہوتی ہے) اور پھر اس کی یہ حدیث دوسری احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے منکر بھی بنتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی دونوں حدیثیں پہلی اور دوسری صحیح ہیں۔ ان دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہے وہ اس طرح کہ جادو کی ابتداء اور اس کے ختم ہونے تک کی مدت تو چھ مہینے ہو، لیکن شدتِ جادو کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری صرف چند دن ہو۔

باقی رہا چالیس دن کا ذکر جو محدث اسماعیلی نے ذکر کیا ہے تو اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی اِلّا یہ کہ کہا جائے کہ چالیس کا عدد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کردہ چھ مہینوں میں داخل ہے یا یہ کہا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض و تکلیف کی دو قسمیں تھیں اول وہ ہلکی

❶ فتح الباری 226/10

❷ التقریب، ص 392

بیماری جو ابتداء ہی سے آپ ﷺ اپنے جسم میں کافی مدت سے محسوس کر رہے تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کھانے پینے اور ازواج مطہرات کے پاس آنے سے رک جاتے تھے۔ دوم شدید بیماری جس سے آپ ﷺ کی نگاہ پر بھی اثر ہو گیا۔ بیویوں کے پاس آتے جاتے لیکن اپنی بیماری کی حقیقت نہ جانتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی عیادت بھی کرتے رہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس اختلاف کو اس طرح حل کیا جا سکتا ہے کہ آپ کے مزاج میں تغیر یا مرض شروع ہونے کی مدت تو چھ ماہ ہو لیکن بیماری کے شدید ہونے کی مدت چالیس دن ہو۔ کچھ دن تو بیماری اتنی شدید ہو گئی تھی کہ آپ ﷺ کی نگاہ پر بھی اثر ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی عیادت بھی کرتے رہے۔

اب تمام مختلف اقوال کے درمیان تطبیق ہو گئی ہے اور ظاہری تعارض و اختلاف الحمد للہ ختم ہو گیا ہے اور وہ کوئی حقیقی تعارض نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

آپ ﷺ پر ہونے والی جادو کی کیفیت:

اکثر روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ جادو کنگھی، کنگھی کرتے وقت گرنے والے بالوں اور ایک نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں تھا۔ اور امام بیہقی کی دلائل النبوہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص کنویں میں اترا تو اس نے کنویں کی تہہ میں سے رکھے ہوئے پتھر کے نیچے سے کھجور کے خوشے کا غلاف نکالا تو اس میں رسول ﷺ کی کنگھی اور آپ ﷺ کے بالوں کا وہ گچھا تھا جو کنگھی کرتے وقت گرتا ہے۔ اس میں موم سے بنی ہوئی نبی اکرم ﷺ کی مورتی تھی جس میں سوئیاں چبھوئی گئی تھیں اور ایک تانت جس میں گیارہ گرہیں تھیں۔ [1] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آ کر کہا کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کے

[1] دلائل النبوۃ 94/7

لئے جادو کی گرہیں لگا کر فلاں کنویں میں رکھ دیا ہے۔ [1] حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں نے کھجور کا خوشہ نکالا تو اس میں گیارہ گرہیں تھیں۔ [2] اور ایک اور انتہائی ضعیف روایت میں ہے کہ تانت میں گیارہ گرہیں تھیں۔ [3] اور عمرو بن حکم کی مرسل حدیث میں ہے کہ اس نے کنگھی اور کنگھی سے گرنے والے بال لے کر ان میں گرہیں لگا کر اس میں جھاڑ پھونک کر کے نر کھجور کے خوشے میں رکھ کر بنو زریق کے ذروان کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے رکھ دیا تھا۔ [4]

ان مذکورہ روایت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس لئے کہ اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی کنگھی اور آپ ﷺ کے کنگھی کرتے وقت گرنے والے بال لئے، یہ تو ثابت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس شخص نے موم سے آپ ﷺ کی مورتی بنا کر اس میں سوئیاں لگا دی ہوں پھر ان میں جادو والا منتر جھاڑ پھونک دیا ہو۔ پھر یہ سب کچھ نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ دیا ہو۔ یہ کام تو عام طور پر جادوگر کرتے ہی رہتے ہیں اگرچہ یہ روایت صحیح نہ بھی ہو بہرحال اس نے وہ جادو کا سامان ذروان یا ذواروان کنویں کے اندر پتھر کے نیچے رکھ دیا۔ [5] یہ سابقہ روایات کے مطابق جادو کا وصف بیان ہوا ہے۔

آپ ﷺ پر ہونے والے جادو کا اثر:

نبی اکرم ﷺ پر جادو کے اثر کی نوعیت کئی روایات میں بیان ہوئی ہے ان میں سے

---

[1] نسائی، احمد اور عبد بن حمید

[2] الطبقات 2/197-198

[3] دلائل النبوۃ 6/248

[4] الطبقات 2/197

[5] اس حدیث میں وارد لفظ راعوفہ سے مراد وہ پتھر ہے جو کنویں کے منہ پر رکھا جاتا ہے جس کو اکھاڑنا ممکن نہیں ہوتا۔ پانی پینے والا اس پر کھڑا ہوتا ہے اور کبھی کنویں کے نیچے تہہ میں بھی رکھا جاتا ہے چنانچہ ابو عبید کا کہنا ہے کہ یہ بڑا پتھر ہوتا ہے جو کنواں کھودتے وقت اس کے نیچے رکھا جاتا ہے۔ کنویں کی صفائی کرنے والا اس پر بیٹھتا ہے۔ فتح الباری 10/234 اوپر دوسرا ترجمہ دوسرے قول کے مطابق کیا گیا ہے۔ (عبدالرحمٰن ضیاء)

کافی ایسی روایات ہیں جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول موجود ہے کہ "حَتّٰی اِنَّـهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهٗ" آپ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بول کر ازواج مطہرات کے ساتھ ہمبستری والے معاملہ، سے کنایہ کیا ہے۔ جیسا کہ دوسری روایات میں اس کی وضاحت ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ سُحِرَ حَتّٰی كَانَ يُرٰی اَنَّهٗ يَاْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَاْتِيهِنَّ اور ایک لفظ ایسا بھی ہے۔ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَاْتِيْ اَهْلَهٗ وَلَا يَـاْتِيْ. مطلب یہی ہے کہ آپ پر جادو کا یہ اثر ہوا کہ آپ کے خیال میں آتا کہ میں اپنی اہلیہ کے قریب گیا ہوں حالانکہ گئے نہ ہوتے تھے۔ یحییٰ بن یعمر کی مرسل حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب آنے سے ایک سال تک روک دیئے گئے۔ قاضی عیاض نے اس کا مطلب یہ بتایا ہے کہ اس حدیث میں مذکورہ لفظ يُخَيَّـلُ اِلَيْـهِ کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت کے مطابق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکیں گے جب آپ اس کے پاس جاتے تو جادو کی وجہ سے اس کام پر قادر نہ ہوتے بلکہ سست پڑ جاتے۔ [1]

جادو کا اثر آپ کے بدن پر بھی ظاہر ہوا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پر اثر پڑا تھا جیسا کہ طبقات ابن سعد کے حوالے سے عمرو بن حکم کی مرسل حدیث گزر چکی ہے اور طبقات کی یہ روایت بھی گزر چکی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت بھی کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کی تفسیر شاید یہ ہو جس میں یہ آیا ہے "كَانَ يَدُوْرُ وَلَا يَـدْرِيْ مَـا وَجَـعَـهٗ" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض محسوس کرتے تھے لیکن اپنی بیماری کا سبب نہ جانتے تھے اور (مصنف) کا خیال ہے یہ جادو سے نظر متاثر ہونے کی وجہ سے تھا جیسا کہ جس کی نظر پر اندھیرا سا چھا جائے اس کو اسی طرح محسوس ہوتا ہے۔ جادو کا اثر یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہو گئے تھے اور بیویوں سے روک دیئے گئے تھے کھانے پینے سے

[1] فتح الباری 227/10

روک دیئے گئے جیسا کہ ابن سعد کے ہاں ابن عباس کی حدیث میں ہے۔ سابقہ تمام احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ پر جادو کا اثر صرف اپنی بیویوں کے پاس جانے، کھانے پینے اور نظر میں ہوا تھا اور ان امور کا تعلق عقل وذہن کے ساتھ نہیں ہے آپ ﷺ کی عقل بالکل صحیح سلامت تھی اور ذہن بھی درست تھا اور دوسرے امراض کی طرح جادو بھی ایک مرض ہے جو انسان کو لگ جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ پر جادو کا مکمل اثر نہیں ہوا تھا بلکہ کچھ مخصوص اثر کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کو جادو کے ہو جانے کا کیسے پتہ چلا تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اکثر روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس دو شخص یا دو فرشتے آئے ان میں سے ایک آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ''اس شخص کو کون سی بیماری ہے؟'' اس کے ساتھی نے بتایا ''اس کو جادو کیا گیا ہے۔'' اس نے پوچھا ''اس کو جادو کرنے والا کون ہے؟'' اس نے بتایا ''لبید بن اعصم نے۔'' پھر پہلے نے پوچھا ''کس چیز میں جادو کیا ہے؟'' دوسرے نے بتایا ''کنگھی، کنگھی سے گرنے والے بالوں اور نر کھجور کے شگوفے کے غلاف میں۔'' پہلے نے کہا ''پھر وہ کہاں رکھا ہے؟'' دوسرے نے بتایا ''ذروان کنویں میں پتھر کے نیچے۔''

سنن نسائی وغیرہ کی زید بن ارقم والی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے کہا ''آپ ﷺ پر یہودیوں کے ایک شخص نے جادو کیا ہے اور گرہیں لگا کر فلاں کنویں میں رکھا ہے۔'' ابن سعد، طبرانی اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی عیادت کے لئے دو فرشتے آئے ان میں سے ایک آپ کے سر کے پاس اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے

سے کہا ''کیا تجھے اس شخص کی بیماری کا علم ہے؟'' دوسرے نے بتایا ''جو شخص اس کے پاس آیا جایا کرتا تھا اس نے اس پر جادو چلانے کی خاطر گرہیں لگا کر فلاں انصاری کے کنویں میں ڈال دی ہیں۔''

ان روایات میں کوئی تعارض نہیں ہے اس لئے کہ دو شخص ذو فرشتے تھے جو انسان کی شکل میں آئے تھے۔ ان میں سے ایک جبرئیل علیہ السلام تھے۔ ان دو فرشتوں کے درمیان یہ گفتگو ہوئی۔ چاہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سوئے ہوئے ہوں یا بیدار ہوں یا سوئے اور جاگتے کے درمیان۔ معاملہ آسان ہے نبیوں کی خواب بھی حق اور سچ ہوتی ہے۔ یہ وحی الٰہی کا ایک طریقہ ہے۔ اس بنا پر ہوسکتا ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مختصر ہو یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری واقعی نہ جانتا ہو تو اس نے جبرئیل علیہ السلام سے اس طریقے سے سوال کیا تو جبرئیل علیہ السلام نے اسے اس طریقے سے جواب دیا۔ اس صورت میں بتانے والے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کا کیا علاج کیا؟

بیہقی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کسی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام قرآن کی آخری دو سورتیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ لے کر آئے اور کہا ''اے محمد! قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھ کر ایک گرہ کھول دیں۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ کر دوسری گرہ کھول دیں حتیٰ کہ پوری سورت بتائی۔ پھر کہا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے جائیں اس طرح ساری گرہیں کھول دیں۔ اور عبد بن حمید کے ہاں زید بن ارقم والی حدیث میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جادو کا سامان نکالنے کے لئے بھیجا تو ان کو

حکم دیا کہ جادو کی گرہیں کھولیں اور ایک ایک آیت بھی پڑھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھنے لگے اور گرہیں کھلتی جاتی تھیں حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ صحت یاب ہو کر کھڑے ہو گئے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ کے پاس آخری دو سورتوں کا لے کر آنا ان کے مکی ہونے کے منافی نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ احتمال ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کے ذریعے آپ ﷺ کو دم کر کے آپ ﷺ کا علاج کر دیا اور ساتھ بتا دیا کہ یہ سورتیں اس خبیث بیماری کا علاج ہیں۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ یہ سورتیں دوبارہ نازل ہوئی تھیں اگرچہ اس کا بھی امکان ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا جادو دور کرنے کے لئے معوذتین کے ساتھ دم کرنا ایک طریقہ علاج ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سینگی لگوا کر بھی اس کا علاج کیا تھا جیسا کہ ابو عبید نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مرسل طریق سے بیان کیا ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کم علم لوگوں پر اس بات کو قبول کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ انہوں نے بطور تعجب و انکار یہ کہا کہ سینگی کو جادو کے علاج سے کیا واسطہ؟ اور اس علاج اور بیماری کے درمیان کونسی مناسبت اور تعلق ہے؟ اگر یہ کم علم لوگ حکیم بقراط یا ابن سینا وغیرہ کی صراحت معلوم کر لیتے کہ انہوں نے جادو کا سینگی سے علاج بتایا ہے تو ضرور قبول و تسلیم کر لیتے اور ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ جن کی معرفت اور فضل میں کچھ شک نہیں ہے انہوں نے یہ طریقہ علاج بتایا ہے لہٰذا ہمیں ضرور قبول کرنا چاہئے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ ان لوگوں پر اصل حقیقت واضح فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو کئے گئے جادو کا اثر آپ ﷺ کے دماغ کے ایک حصے تک جا پہنچا اور اس کا اتنا اثر ہوا کہ آپ ﷺ کو خیال آتا کہ آپ کوئی کام کر چکے ہیں لیکن وہ کام کیا نہ ہوتا تھا۔ یہ حالت جادوگر کی طرف سے مسحور کی طبیعت اور خونی مادے میں منتر کا ایک تصرف ہوتا ہے کہ اس مادے نے مسحور کے اندرون سر، اگلے حصے (جو کہ مقام تخیل ہے) پر غالب آ کر اس کی طبیعت اصلیہ کے مزاج میں تغیر پیدا کر دیا۔ جادو خبیث ارواح کی تاثیرات سے

مرکب ہوتا ہے اور انسان کے قوائے طبعی ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور یہی سحر التمر یجات (یعنی مزاج کو تبدیل کر کے اس کو بیمار اور وہم میں مبتلا کر دینے والا جادو ہے۔) اس طرح کا جادو سخت ہوتا ہے بالخصوص دماغ کے جس حصے تک اس کا اثر پہنچ چکا تھا یہ سب سے زیادہ خطرناک تھا ایسی جگہ پر سینگی کا لگوانا جس کے افعال کو جادو سے نقصان پہنچ چکا تھا اور مزید زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ اس کے لئے بہت مفید طریقہ علاج تھا بشرطیکہ سینگی اصول وقانون کے مطابق لگوائی جائے۔ بقراط (حکیم) کا قول ہے کہ جن چیزوں سے استفراغ (بدن سے کسی فاسد مادے کا اخراج) ممکن ہو ان میں ایسی جگہوں سے استفراغ کرنا ضروری ہے جن سے وہ فاسد مادے جلدی خارج ہوتے ہوں اور استفراغ بھی ایسے آلات سے ہو جو استفراغ کے لئے مناسب ہوں۔

ایک گروہ کا کہنا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو جب مرض سحر ہوا تو خیال ہوتا تھا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے کیا نہیں ہوتا تھا تو یہ مادہ دموی کی وجہ سے ہوتا تھا یا پھر کسی ایسے مادے کی وجہ سے ہوتا تھا جو دماغ کی طرف جا کر اندرون دماغ اگلے حصے پر غالب آ گیا تھا پھر اس نے اس حصے کے مزاج طبعی میں تغیر پیدا کر دیا تھا ایسی صورت میں سینگی لگوانا سب سے زیادہ کارگر اور سب سے زیادہ نافع دوا ہے اسی لئے آپ ﷺ نے پچھنا لگوایا۔ یہ علاج آپ ﷺ نے جادو کی خبر کی وحی آنے سے پہلے کیا تھا۔ جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپ ﷺ پر جادو ہوا ہے تو آپ ﷺ نے اس جادو کے حقیقی علاج کی طرف توجہ فرمائی اور وہ یہ تھا کہ جادو کے سامان کو نکال کر باطل کیا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ جگہ بتا دی تو آپ ﷺ نے وہ جادو والی اشیاء نکلوا لیں جس سے آپ ﷺ بالکل تندرست ہو گئے جیسے رسی میں جکڑا ہوا رسی کھولنے سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس جادو کا اثر زیادہ سے زیادہ آپ ﷺ کے جسم ہاتھ

اور پیروں تک محدود رہا، آپ ﷺ کی عقل اور دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا تھا۔

اسی لئے آپ اس خیال کو صحیح نہ سمجھتے تھے جو خیال آپ ﷺ کو آتا تھا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے پاس آ چکے ہیں حالانکہ آئے نہ ہوتے تھے بلکہ آپ ﷺ کو یہ یقین ہوتا تھا کہ یہ محض ایک خیال ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس قسم کی صورتیں بعض دیگر امراض میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ واللہ اعلم! ❶ تیسرا طریقہ علاج جو رسول اکرم ﷺ نے اختیار فرمایا وہ جادو کے سامان کو نکال کر اس کی گرہیں کھول دینا ہے۔

جادو کا کنویں سے نکالا جانا:

جادو کو کنویں سے نکالنے کے بارے میں ہشام بن عروہ سے مختلف روایات مروی ہیں چنانچہ انس بن عیاض، عیسیٰ بن یونس، لیث بن سعد اور وھیب نے ہشام سے جو روایت بیان کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جادو نہیں نکالا۔ لیث کی روایت صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دریافت کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ نے جادو والی اشیاء نکلوا لیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے شفاء دے دی ہے یعنی جادو کا اثر دور کر دیا ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں میں کہیں شر پھیلنے کا سبب نہ بن جائے۔'' پھر اس کنویں میں مٹی ڈال کر ختم کر دیا گیا اور انس بن عیاض کی بخاری اور بیہقی کی روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: '' میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے وہ جادو والی اشیاء کیوں نہ نکلوا لیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تو مجھے شفا دے ہی دی ہے۔'' عیسیٰ بن یونس کی روایت میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا'' کیا آپ ﷺ نے وہ جادو والی اشیاء نکلوا لیں ہیں؟'' اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح بھی ہیں'' کیا آپ ﷺ نے وہ اشیاء نکلوائی نہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا "تحقیق اللہ نے مجھے عافیت دے دی ہے۔" احمد اور ابن سعد کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "آپ اس کو لوگوں (کو دکھانے) کے لئے نکلوالیں۔" مسلم، ابن ماجہ اور احمد کے ہاں ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ اَفَلاَ اَحْـرَقْتَـهُ؟" آپ نے وہ جلائیں نہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی ہے۔" احمد کے ہاں حماد بن اسامہ کی روایت ہے کہ میں نے کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ! تو پھر آپ اس کو جلا دیں۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی ہے۔" (اب اسے جلانے کا فائدہ؟)

ہشام سے سفیان بن عیینہ کی روایت میں یہ ہے کہ جادو کی ان اشیاء کو کنویں سے نکالا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے نکالنے کا حکم دیا تو انہیں نکالا گیا۔ ایک لفظ میں استخراج کے لفظ مذکور ہیں۔ بیہقی میں عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث اس طرح ہے کہ ایک شخص کنویں میں اترا تو اس نے اس کے پتھر کے نیچے سے کھجور کے شگوفے کا غلاف سے نکالا تو اس میں نبی اکرم ﷺ کی کنگھی تھی۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعض طرق میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے (کنویں کے پاس) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا تو انہوں نے جادو کا سامان نکالا پھر وہ آپ ﷺ کے پاس لے آئے تو آپ ﷺ نے اس کی گرہیں کھولیں جب بھی کوئی گرہ کھلتی تھی تو آپ ﷺ کی طبیعت ہلکا پن محسوس کرتی گویا آپ ﷺ سے بوجھ ہلکا ہو رہا ہو۔ آخر میں آپ ﷺ صحت یاب ہو کر کھڑے ہو گئے گویا آپ جکڑی ہوئی رسی سے آزاد ہو گئے ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ دو فرشتوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا "اس کو شفاء کیسے ہو سکتی ہے؟" تو اس نے جواب دیا "کنویں کا پانی نکالا جائے پھر پتھر اٹھایا جائے اور خوشہ نکالا جائے۔" یہ کہہ کر وہ دونوں فرشتے اوپر چلے گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت

عمار رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ آئے تو ان کو حکم دیا ''جاؤ خوشہ نکال لاؤ۔'' جب انہوں نے نکالا تو اس میں گیارہ گرہیں تھیں۔ طبقات ابن سعد میں عمرو بن حکم کی مرسل حدیث میں بھی اسی طرح ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ کنویں کے نیچے سے خوشہ کے غلاف سے جادو والی اشیاء برآمد کیں پھر اس کی گرہیں کھولیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور تکلیف جاتی رہی۔ تفسیر طبری میں سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر کی مرسل میں بھی اسی طرح ہے۔ اور مصنف عبدالرزاق میں۔ یحیٰ بن یعمر کی مرسل بھی ایسے ہی ہے۔

ترجیح:

علماء نے سفیان بن عیینہ والی روایت کو ترجیح دی ہے جس میں جادو والی اشیاء نکالے جانے کا ذکر ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر نے ابن بطال کا یہ قول نقل کیا ہے جسے مہلب نے ذکر کیا ہے کہ ہشام سے روایت کرنے والے راویوں کا جادو کی اشیاء نکالنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ سفیان بن عیینہ نے نکالنا ثابت کیا ہے نیز یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نشرہ (جادو کھولنے) کے متعلق سوال کیا تھا جبکہ عیسیٰ بن یونس نے کنویں سے جادو والی اشیاء نکالنے کی نفی کی ہے نیز یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کنویں سے جادو والی اشیاء نکالنے یا نکلوانے کے متعلق سوال کیا تھا۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاں یا نہ میں کوئی جواب ذکر نہیں کیا گیا۔

ہشام کے شاگرد ابو اسامہ نے اس کی صراحت کی ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں نے نہیں نکالا (حافظ ابن حجر نے عیسیٰ بن یونس والے طریق میں وارد لفظ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اَسْتَخْرَجْتَهٗ کی شرح میں فرمایا ہے کہ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ اُسَامَةَ فَقَالَ: لَا ابن بطال نے کہا ہے کہ نظر و تحقیق کا تقاضا ہے کہ سفیان کی روایت کو ترجیح دی جائے کیونکہ وہ ضبط میں مقدم ہیں اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو اسامہ کی

روایت میں نشرہ کا ذکر نہیں ہوا اور سفیان نے نشرہ کا ذکر کیا ہے۔ سفیان اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے بالخصوص جبکہ انہوں نے اپنی روایت میں دو دفعہ جادو والی اشیاء نکالنے کا ذکر کیا ہے جس سے وہم کا اندیشہ نہیں رہتا۔ پھر انہوں نے نشرہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ نشرہ کے بارے میں آپ ﷺ نے جواب نفی میں دیا ہے اور استخراج سحر (جادو والی اشیاء نکالنے) میں جواب نفی میں نہیں دیا۔

ابن بطال نے کہا ہے کہ اس اختلاف کو ایک اور وجہ سے بھی حل کیا جا سکتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سفیان کی روایت میں غلاف کے نکالنے کا ثبوت ہے اور ابو اسامہ کی روایت میں غلاف کے اندر والی چیزوں کے نکالنے کی نفی ہے لیکن حافظ ابن حجر اس احتمال کو کمزور ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں عمرہ کی روایت کے آخر میں اور ابن عباس کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے اس میں تانت پایا جس میں گرہیں تھیں اور وہ گرہیں آخری دونوں سورتوں کے پڑھنے کے وقت کھل گئی تھیں۔ اس میں واضح دلیل ہے کہ انہوں نے غلاف کے اندر والے سامان کو بھی کھولا تھا۔ اگر یہ ٹکڑا ثابت نہ ہوتا تو مذکورہ احتمال جمع و تطبیق کو غلط کر دیتا لیکن ان دونوں کی سند ضعف سے خالی نہیں۔ [1]

ان دونوں روایتوں کی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث تائید کرتی ہے جو کہ مسند عبد بن حمید، مسند احمد اور معجم طبرانی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس جادو کا سامان لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس کی گرہیں کھولتے جائیں اور ساتھ ساتھ آیات پڑھتے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم کی تعمیل میں آیات پڑھتے گئے اور گرہیں کھولتے گئے۔ یہ عبد بن حمید کے الفاظ ہیں اور مسند احمد میں اس طرح ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ جادو نکال کر لے آئے

[1] (فتح الباری. 244-245/10)

۔پھر انہوں نے گرہیں کھولیں۔طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ جادو کی اشیاء نکال کر لے آئے۔ جب بھی کوئی گرہ کھولتے تھے نبی اکرم ﷺ اپنی طبیعت میں ہلکا پن محسوس فرماتے تھے۔مستدرک حاکم میں بھی اسی طرح ہے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ گرہیں کھولنا یقینی ہے اس میں شک نہیں اور وہ گرہیں غلاف میں تھیں اور غلاف کھولے بغیر ان گرہوں تک رسائی نہیں ہو سکتی تھی نہ ہی ان کو اس سے نکالا جا سکتا تھا۔گرہیں بھی کسی ایسی شئے میں ہی ہو سکتی ہیں جس میں گرہیں لگنا ممکن ہوں اور وہ شئے تانت تھی جس کا ذکر عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے شاید وہ آپ ﷺ کے بالوں سے ہی ہو لیکن اس سے ابن بطال کی دوسری تطبیق کمزور ہو جاتی ہے۔اندیشہ ہے کہ جن راویوں نے جادو والی اشیاء نکلوانے کی نفی کی ہے ان کی روایت میں کچھ الفاظ ساقط ہو گئے ہوں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے کنویں سے جادو کی اشیاء نکالنے کے متعلق سوال کرنے کے فوراً بعد نشرہ کے متعلق سوال کیا جبکہ راویوں نے جادو کی اشیاء نکالنے کا ذکر کر دیا ہو،لیکن نبی اکرم ﷺ کا جواب ان سے ساقط ہو گیا ہو جیسا کہ ان سے نشرہ کے بارے میں سوال ساقط ہو گیا تو آپ ﷺ نے جو نشرہ کا،جو جواب نفی میں دیا،وہ ان راویوں کی غلط فہمی سے جادو کی اشیاء نکالنے کے جواب میں ذکر کر دیا گیا ہو۔اس توجیہ کی تقویت اس سے بھی ہوتی ہے کہ جن روایات میں جادو والی اشیاء کنویں سے نکالنے کی نفی وارد ہوئی ہے ان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول فَهَلَّا یا اَفَلَا یعنی آپ نے نشرہ کیوں نہیں کر لیا؟ مذکور نہیں ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جادو کا سامان کنویں سے نکالا گیا پھر غلاف سے بھی نکالا گیا اور اس کی گرہیں کھولی گئیں۔اس کو ثابت کرنے والی روایات نفی کرنے والی روایات سے بہتر و اولیٰ ہیں۔ثابت کرنے والی روایات میں دو چیزوں کی وضاحت ہے ① جادو میں کیا کچھ تھا ② جادو کنویں کی کونسی جگہ سے برآمد ہوا۔

اس کے بعد ایک اور توجیہہ ظاہر ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ جب کنویں کے پاس جادو نکالنے کے لئے آئے، تو پانی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نکال نہ سکے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ وغیرہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کنویں کا پانی نکالیں۔ پھر پتھر کے نیچے سے وہ جادو نکالیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا سوال یا تو کنویں سے جادو نکالنے سے پہلے کا ہوگا یا پھر نکالنے کے بعد کا ہوگا لیکن وہ ابھی غلاف سے باہر نہیں نکالا گیا تھا یا شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سوال علیحدہ علیحدہ اوقات میں کیے ہوں۔ جب پہلی مرتبہ رسول اکرم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جادو نکالنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے کہا ہو کہ ''نہیں نکالا۔'' جب دوسری مرتبہ پوچھا تو جواب ملا ہو ''نکال لیا ہے۔'' لہٰذا اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے بعد میں بیان کیا کہ انہوں نے نکال لیا تھا لیکن راوی نے ان کی حدیث میں اختصار کر دیا ہو تو اس سے مذکورہ وہم واقع ہو گیا ہو اور سفیان چونکہ اپنے ساتھیوں میں زیادہ ثقہ ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی دیگر روایات بھی ان کی اس روایت کے موافق ہیں۔ اسی طرح حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات اور دیگر مرسل روایتیں بھی سفیان کی روایت کے موافق ہیں لہٰذا ترجیح انہی کی روایت کو ہوگی۔ واللہ اعلم۔

حدیث سحر کا رد کرنے والوں کے شبہات اور ان کا رد:

بعض اہل بدعت کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر یہودی کے جادو کرنے کی حدیث صحیح نہیں ہے۔

① ان کا دعویٰ ہے کہ یہ حدیث منصب نبوت کے منافی ہے۔

② نیز اس حدیث کو تسلیم کر لینے سے لازم آتا ہے کہ شریعت بھی مشکوک ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے خیال میں آئے جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آئے ہوں حالانکہ

جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر نہ آئے ہوں؟ یا یہ خیال آئے کہ وحی آئی ہے حالانکہ کوئی وحی نہ آئی ہو...... ❶

③ نبی اکرم ﷺ پر جادو چل نہیں سکتا کیونکہ جادو تو کفر اور شیطانی عمل ہے جو نبی اکرم ﷺ تک پہنچ نہیں سکتا کیونکہ نبی کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور فرشتوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سیدھا اور وحی کو شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ﴾

''یہ بڑی باوقعت کتاب ہے جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے۔'' (سورہ سجدہ، آیت نمبر 42)

تم (یعنی اس حدیث سحر کو ماننے والے) سمجھتے ہو کہ باطل یہاں شیطان ہے (جو کہ مسلط ہوگیا) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ○ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ. رَصَدًا ○﴾

''وہ (اللہ) غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔'' (سورہ جن، آیت نمبر 26-27)

یعنی فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور وحی کو شیطان کی دخل اندازی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ❷

④ اہل بدعت نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن مجید میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

---

❶ شرح الابی علی مسلم 7/6 اہل بدعت کے یہ اعتراضات علامہ مازری نے نقل کئے ہیں۔

❷ تاویل مختلف الحدیث ، لابن قتیبہ ، ص 120

﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾

"اور اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔"

اس سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ رسالت میں رکاوٹ بننے یا اس کے مرتبہ و مقام سے گرانے والی چیزوں سے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو محفوظ فرمائے گا اور وہ شان رسالت کو کمزور نہیں کر سکیں گے اور آپ ﷺ کو نامناسب نقائص و عیوب کے ساتھ متہم نہیں کر سکیں گے۔ اگر آپ ﷺ پر جادو کا اثر ہونا جائز ہوتا تو لوگوں کے نزدیک آپ ﷺ کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی۔

⑤ معجزہ اور جادو کے درمیان امتیاز ختم ہو جاتا۔ رسالت کی دلیل بھی ختم ہو جاتی۔

⑥ سارا دین مشکوک ہو جاتا کیونکہ آپ ﷺ کے خیال میں آتا تھا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی کی جارہی ہے حالانکہ کوئی شئے وحی نہ کی جاتی ہوگی۔ ❶

⑦ اہل بدعت نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کو جادو کے ساتھ متہم کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ○ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ○ ﴾

"جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری کرنے میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔ دیکھیں تو سہی آپ کے لئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں اب تو راہ پانا ان کے بس میں نہیں رہا۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 47-48)۔

❶ اصول التشریع الاسلامی لعلی حسب اللہ، ص 72

دیکھو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ظالم گمراہ کہا ہے کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف ایسی چیز منسوب کی جو غیر نبی کی طرف منسوب ہوتی ہے اور وہ ہے جادو سے عقل کا خراب ہونا اگر واقعتاً نبی کو مسحور کہنا جائز ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ظالم و گمراہ نہ کہتا اور نہ ہی ان کو ملامت کرتا۔ [1] ان لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جادو کیے جانے کی تمام احادیث اخبار احاد ہیں۔ جو یقینی دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتیں ہم اگر ان احادیث کی اسانید کو صحیح تسلیم کر لیتے ہیں تو آگ کے دو گڑھوں کے درمیان میں جا پہنچتے ہیں ان دونوں میں سے ایک میں گرنے کے سوا کہیں راہ فرار نظر نہیں آتا اب دونوں میں سے کون سی کم جلاتی اور تکلیف دیتی ہے؟

⑧ کیا ہم عصمت رسول ﷺ اور منصب رسالت ﷺ کی بلندی کو رد کر دیں جو کتاب و سنت اور عقلی دلیل سے ثابت ہے یا پھر اخبار احاد کو رد کریں جو کتاب و سنت اور عقل کے معارض و مخالف ہونے کے ساتھ ساتھ قابل احتمال بھی ہیں۔ [2]

ان مذکورہ شبہات کا مناقشہ کرنے کے لئے یہ بات جاننا ضروری ہے کہ ان اہل بدعت میں سے بعض کلی طور پر جادو کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو محض باطل خیالات ہوتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں اور ان میں سے بعض جادو کی حقیقت اور اس کا اثر تو ثابت کرتے ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر جادو کے اثر اور اس کے موثر ہونے کے انکاری ہیں۔ اس جگہ ہم پہلے ان لوگوں سے بحث کریں گے جو جادو کے کلی طور پر منکر ہیں چنانچہ ان لوگوں کے متعلق ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس نے یہ مذہب

[1] اصول التشریع الاسلامی لعلی حسب الله، ص 73

[2] اصول التشریع الاسلامی لعلی حسب الله، ص 73

اختیار کیا ہے کہ جادو ہے ہی نہیں تو وہ تمام مسلمانوں، یہود ونصاریٰ اور تمام اہل کتاب کی مخالفت کرنے والا ہے بلکہ تمام امتوں کا مخالف ہے۔(ہندوستانی دموں اور منتروں پر سب سے زیادہ یقین رکھنے والے ہیں) روم اور عرب کا وہ مخالف ہے اور قرآن کا بھی وہ مخالف ہے۔اس شخص کی مخالفت اور اس کے عناد کی کوئی توجیہ وتاویل بھی نہیں ہوسکتی جس کی وجہ سے وہ فتوی سے بچ جائے۔ ❶ مازری نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جادو کا ذکر اپنی کتاب کریم میں کیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ یہ سیکھا جاتا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ جس چیز کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو اس کو کیسے سیکھا جاسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جادو کے بارے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ کفر ہے اور یہ بھی کہ بعض جادو ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ذریعے خاوند و بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی جاتی ہے۔یہ تمام اوصاف اسی چیز کے ہوسکتے ہیں جن کی کوئی حقیقت ہو بے حقیقت شئے سے تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ ❷ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو کہا تھا:

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ ﴾

”آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سورت میں یہ بتایا ہے کہ جادو کرنے والے خبیث

❶ تاویل مختلف الحدیث، ص 121
❷ شرح صحیح مسلم 6/6 کچھ کمی بیشی کے ساتھ

نفس گرہوں میں منتر پھونکتے ہیں اور انہیں گرہ لگاتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی راقی (دم کرنے والا اور اللہ کی پناہ دینے والا تعویذ کے وقت ہلکی سی جھاڑ (پھونک) مارتا ہے۔ اور قریش سحر (جادو) کا نام عضہ رکھا کرتے تھے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ میں عضہ مادہ میں ایک حدیث ((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَاضِهَةَ وَالْمُسْتَعْضِهَةَ)) ذکر کی ہے یعنی رسول اکرم ﷺ نے جادو کرنے والی اور جادو کروانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔ کسی شاعر نے کہا:

اَعُوْذُ بِرَبِّیْ مِنَ النَّافِثَا
تِ فِیْ عُقَدِالْعَاضِهِ الْمُعْضِهِ

''میں اپنے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں گرہوں میں پھونکیں مارنے والے یعنی جادوگروں کے شر سے۔''❶

امام قرطبی نے کہا ہے کہ کئی آیات اور احادیث میں جادو کے موجود ہونے کے دلائل موجود ہیں۔ جادو کا مسحور (جادو کیے ہوئے شخص) میں اثر بھی ہوتا ہے جو کوئی اس کی تکذیب کرے تو وہ کافر اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والا اور مشاہدے سے معلوم شدہ چیز کا منکر ہوگا۔ سحر کا منکر اگر خفیہ طور پر اس کا انکار کرے تو زندیق ہے اور اگر اعلانیہ انکاری ہو تو مرتد ہے پھر فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء کے نزدیک جادو ایک قسم کے کارگر حیلے اور فریب ہیں جو تعلیم سے حاصل ہوتے ہیں لیکن پوشیدہ اور پیچیدہ ہونے کی وجہ سے چیدہ چیدہ لوگ ہی انہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ جادو میں اصل حقیقت چیزوں کے خواص کی معرفت، ان کو ترتیب دینے کے طریقوں اور ان کے اوقات کا علم ہے، لیکن زیادہ تر جادو تخیلات ہی ہوتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی جن لوگوں کو ان کی معرفت نہیں ہوتی وہ ان کو بہت غیر معمولی سمجھ لیتے ہیں جیسا کہ

❶ تاویل مختلف الحدیث، ص 179

قرآن میں ہے:

﴿ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴾

''(موسیٰ) کو خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 66)

اور یہ خیال دیکھنے والے کی آنکھ میں ہوتا ہے۔ اسی کو دوسری آیت میں اس طرح بیان کیا ہے:

﴿ سَحَرُوٓا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ۝ ﴾

''انہوں نے لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان پر ہیبت غالب کر دی اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 116)

اس لئے کہ رسیاں اپنی حقیقت سے خارج نہ ہوئی تھیں بلکہ وہ رسیاں ہی تھیں اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا حقیقتاً خلاف معمول سانپ بن گیا تھا اس میں معجزے کا اظہار مقصود تھا۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جادو دلوں میں اثر ڈال دیتا ہے یعنی دل میں کسی کی محبت یا بغض و عداوت اور خاوند بیوی کے درمیان جدائی اور شر پیدا کر دیتا ہے۔ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور بدن میں درد تکلیف اور امراض پیوست کر دیتا ہے یہ سب کچھ مشاہدہ سے ثابت ہے اور اس کا انکار کرنا عناد اور جان بوجھ کر حق کو نہ ماننا ہے۔ ❶

حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں امام قرطبی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہمارے نزدیک جادو حق ہے اور ایک حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کر دیتا ہے اور یہ بات معتزلہ اور ابو اسحاق اسفرائینی شافعی کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ملمع سازی اور

❶ شرح الابی علی صحیح مسلم 6/6

تخیلات کا نام جادو ہے اور قرطبی نے مزید کہا کہ جادو کی ایک قسم ہاتھ کی صفائی بھی ہے یعنی شعبدہ بازی۔

اور ایک قسم وہ بھی ہے جس میں بعض ایسے کلمات ہوتے ہیں جن کو یاد کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے کئی منتر اور دم ہوتے ہیں اور کبھی کبھی شیاطین کے کیے ہوئے وعدے بھی ہوتے ہیں اور کبھی کبھی بعض دوائیاں اور دھونیاں بھی ہوتی ہیں۔ ❶

اب ہمیں اس مذکورہ بیان سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ جادو قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس کا منکر مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کا مخالف ہے اور تمام امتوں کا مخالف ہے۔ قرآن میں جادو کا تذکرہ موجود ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ سیکھا جاتا ہے نیز اس کے سیکھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ بعض جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں اور قرآن میں جادو گرنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ میں آنے کا حکم ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جادوگر پر لعنت کی ہے اور اس کے قتل کا حکم دیا ہے اور جادوگر کی تصدیق کرنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے۔ اس امت کے سلف و خلف کے اہل علم کے ہاں یہ سب چیزیں ثابت ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں کی تکذیب کرتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہے اگر اس کا انکار خفیہ (پوشیدہ) ہے تو وہ زندیق ہے اور اگر اعلانیہ ہے تو وہ مرتد ہے۔ جیسا کہ امام قرطبی نے کہا ہے اور عامۃ الناس کے ہاں بھی جادو کے آثار معلوم ہی ہیں ان کا انکار کرنا تو حق سے اعراض اور عناد ہی ہے بلکہ اس قرآن کریم کی تکذیب ہے جس میں یہ وارد ہوا ہے کہ بعض جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی کا سبب بنتے ہیں۔ جادو کی علامات میں سے یہ بھی ہیں کہ وہ بدن میں درد یا بیماری داخل کر دیتا ہے نیز شر برپا کرنا دل میں محبت یا بغض و عداوت ڈالنا وغیرہ اس کی علامات اور

● تفسیر ابن کثیر 259/1

آثار سے ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی آثار ہیں جو کہ جادو کی دوسری قسموں کے لئے ثابت ہیں جیسا کہ شعبدہ بازیاں جو اس دور میں عامۃ الناس میں مشہور ومعروف ہیں۔

دوسرے گروہ کا رد:

اور جن لوگوں نے جادو کا علی الاطلاق تو انکار نہیں کیا البتہ نبی اکرم ﷺ پر جادو کیے جانے کا انکار کیا ہے ان کے دلائل اور شبھات ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور قاضی عیاضؒ نے ان لوگوں کو ملحدین کہا ہے نیز کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جو کہ بخاری ومسلم میں ہے لیکن اس میں ملحدین نے طعن کیا ہے اور انہوں نے اپنی نادانی و بیوقوفی کی وجہ سے انکار حدیث کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے۔[1] اور امام قرطبی نے ان کا نام مبتدعین (بدعتی) رکھا ہے چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ بعض بدعتیوں نے اس حدیث سحر کا ایک اور طریقہ سے انکار کیا ہے وہ اصل جادو کے منکر تو نہیں ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا جانا تسلیم کرلیں تو اس سے منصب نبوت میں فرق آتا ہے۔[2]

ان مذکورہ تصریحات سے ثابت ہو گیا ہے کہ اس حدیث سحر کا رد کرنے والے یا تو ملحدین ہیں یا مبتدعین اور یہ دونوں گروہ اور ان کے پیروکار مقلدین ہر دور اور ہر شہر میں اپنی عقل کو نقل (قرآن وحدیث) پر مقدم رکھتے رہے ہیں اور جو نصوص (قرآنی وحدیثی دلائل) ان کی بیمار طبیعتوں اور خواہشات پر پوری نہیں اترتیں ان کا رد کر دیتے ہیں اور اپنی عقلوں کو ہی صحیح اور ضعیف حدیث کو پہچاننے کا ترازو سمجھتے ہیں اور اس امت کے اسلاف محدثین کے طریقے سے یہ لوگ گریز کرتے ہیں وہ محدثین کہ جنہوں نے علوم حدیث کے قواعد اور ان کی اصطلاحات کو مضبوط بنایا تھا اور اخبار کو قبول اور رد کرنے اور

[1] الشفاء 181/2

[2] شرح صحیح مسلم 7/6

متون حدیث اور اسانید کو پرکھنے کے اصول کو پائیدار بنایا تھا جن کے حق میں مخالفین نے بھی گواہی دی ہے کہ ان کی تحقیق واخبار کا طریقہ کار بہت پختہ اور عمدہ ہے۔ اتنا باکمال ہے کہ اس میں شک کی گنجائش نہیں رہتی اور اس طریقہ تحقیق تک پہلی امتوں میں سے کسی امت کی رسائی نہیں ہو سکی۔

محدثین کے منہج میں یہ چیز بالکل نہیں ہے کہ جس حدیث کو بعض عقلیں جائز نہ سمجھتی ہوں تو اس پر ضعف اور رد کا حکم لگا دیا جائے۔ اگر چہ وہ صحیح ترین سند سے صحیح ترین کتاب میں مروی ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی عقلیں مختلف ہوتی ہیں ممکن ہے کہ آپ ایک چیز کو جائز ومقبول سمجھتے ہوں اور کوئی دوسرا شخص اسی چیز کو غلط اور ٹیڑھی سمجھتا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی تیسرا شخص اسی چیز کے بارے تیسری رائے قائم کرے اگر صرف انسانی عقلیں ہی صحیح منقول کو ضعیف منقول سے پرکھنے کا معیار وترازو ہوتیں تو کسی خبر کے بارے کبھی بھی غلط یا صحیح ہونے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ایک گروہ نے خبر کو اپنی عقل کے موافق سمجھ کر قبول کر لینا تھا اور دوسرے نے مخالف سمجھ کر رد کر دینا تھا اور ان لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے جو عقل پرست اور خواہش کے بندے ہوتے ہیں۔

اور یہی حال ہے اس شخص کا جو صرف عقل کو ہی صحیح مانے اور اس امت کے سلف و خلف میں سے اہل سنت والجماعت کے اس صحیح منہج کو چھوڑ دے، وہ منہج جس سے مقبول اور مردود اخبار وروایات کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ قرآن وحدیث کی نصوص سمجھنے کے لئے اور احادیث واقوال پر صحت وضعف کا حکم لگانے کے لئے ان عقل پرست لوگوں کے پاس کوئی صحیح اصول ہوتا ہے اور نہ ہی مقبول منہج ہوتا ہے، چنانچہ آپ انہیں دیکھیں گے کہ ان قرآنی آیات کی تاویل (معنی میں تحریف) کریں گے جو ان کی خواہشات کے خلاف ہوں گی اور احادیث نبوی کو رد کریں گے یا ان کے راویوں میں طعن وتشنیع کریں گے یا

پھر احادیث کا اس طرح رد کریں گے کہ یہ قرآن کے خلاف ہیں۔ حدیث نبوی کے رد کرنے میں ان لوگوں کا یہ طریقہ اس امت کے سلف صالحین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام رحمہم اللہ اور ان کے طریقہ پر چلنے والوں کے بالکل مخالف ہے کیوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کو قبول کرتے، ان کے معنی میں تحریف نہ کرتے اور نہ ہی احادیث کو رد کرتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے منکرین کے شبہات اور ان کا رد:

اعتراض ①: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثر کو تسلیم کر لینا منصب نبوت کے منافی ہے اور اس سے شریعت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

جواب! ان کی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ قوی دلائل (معجزات) سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچا مبلغ ہونا ثابت ہے اور تبلیغ رسالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر ذرا اثر نہیں پڑتا اور جس چیز کے خلاف دلیل قائم ہو جائے تو وہ غلط ہی ہوتی ہے اس کو جائز قرار دینا باطل ہوتا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغ رسالت میں معصوم ہونا دلیل سے ثابت ہے۔ اب یہ کہہ کر حدیث کا رد کرنا باطل ہوگا کہ حدیث تسلیم کرنے سے عصمت نبوت میں فرق آئے گا۔ باقی رہے دنیاوی امور جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث نہیں کیا گیا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان امور کی بدولت دوسروں پر فضیلت حاصل ہے تو کچھ بعید نہیں ہے کہ ان میں سے کسی امر کے بارے میں آپ کو ایسا خیال گزرتا ہو جس کی حقیقت نہ ہو۔

اعتراض ②: اس حدیث کو تسلیم کر لینے سے یہ لازم آتا ہے کہ شریعت بھی مشکوک ہے کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کے خیال میں آئے کہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر

آئے ہوں حالانکہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر نہ آئے ہوں؟ ❶

جواب: قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرع اور نبی اکرم ﷺ کو ہر اس چیز سے معصوم کر دیا ہے جو التباس اور اشتباہ کا سبب بنے۔ جادو تو امراض میں سے ایک مرض اور بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے جو نبی کی ذات کو بھی دوسری مختلف امراض کی طرح لاحق ہو سکتا ہے جن کا انکار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کی وجہ سے آپ ﷺ کی نبوت میں کوئی دھبہ لگ سکتا ہے۔ قاضی صاحب نے مزید فرمایا کہ اس حدیث سحر میں جو یہ آیا ہے کہ آپ ﷺ کو خیال گزرتا تھا کہ آپ ﷺ کوئی کام کر چکے ہیں حالانکہ کیا نہ ہوتا تو اس کا بھی تبلیغ رسالت اور شریعت میں کچھ دخل نہیں ہے اور نہ ہی اس سے آپ کی سچائی میں کوئی قدح آتی ہے کیونکہ قوی دلائل اور اجماع کے ساتھ تبلیغ رسالت میں نبی ﷺ کا معصوم ہونا ثابت ہے۔ جادو کا اثر تو صرف دنیاوی امور میں ہوا تھا جن کی تبلیغ کی خاطر آپ ﷺ کی بعثت نہیں ہوئی اور نہ ہی ان کی بدولت آپ ﷺ کو دوسروں پر فضیلت ہے بلکہ آپ کو عام انسانوں کی طرح بیماریاں لاحق ہو جاتی تھیں تو کچھ بعید نہیں ہے کہ آپ ﷺ کو ان بعض دنیاوی امور میں کچھ حقیقت کے خلاف خیال گزرتا ہو پھر ختم ہو کر حقیقت حال کے مطابق ہو جاتا ہو۔ قاضی صاحب نے اس دوسری حدیث کی تفسیر بھی کی ہے جس میں آیا ہے کہ نبی ﷺ کو یہ خیال گزرتا تھا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے پاس گئے ہیں حالانکہ گئے نہ ہوتے تھے۔ سفیان نے کہا ہے کہ ایسا جادو بڑا سخت ہوتا ہے اور نبی ﷺ جس کام کے متعلق فرماتے کہ میں نے کیا ہے، حالانکہ وہ کام آپ ﷺ نے کیا نہیں

❶ شرح صحیح مسلم 7/6 اور یہ کلام مازری نے نقل کیا ہے۔

ہوتا تھا۔ تو یہ صرف دل پر کھٹکنے والے خیالات ہی ہوتے تھے اسی لئے کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حقیقت میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا اور یہ بات بھی کہی گئی ہے۔ کہ اس حدیث میں وارد یہ لفظ کہ ''آپ کو خیال گزرتا'' کہ آپ ﷺ نے کام کیا ہے حالانکہ کیا نہ ہوتا یہ صرف خیال ہی ہوتا تھا آپ ﷺ خود بھی اس کو صحیح نہیں سمجھتے تھے، لہٰذا آپ ﷺ کے تمام اعتقادات درست اور تمام اقوال صحیح تھے۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے سحر کے متعلق بعض وہ احادیث ذکر کی ہیں جو اس کتاب میں پہلے گزر چکی ہیں یعنی آپ ﷺ کی نظر کا متاثر ہونا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے سے ایک سال تک رکے رہنا، بیویوں اور کھانے پینے سے رک جانا۔ جس سے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ ان احادیث کے مضامین سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سحر کا اثر صرف آپ ﷺ کے ظاہری وجود اور اعضاء پر تھا آپ ﷺ کے دل، اعتقاد اور عقل پر نہیں تھا۔ آپ ﷺ کی نظر متاثر ہوئی اور ہم بستری اور کھانے پینے سے روکے گئے آپ ﷺ کے جسم میں ضعف اور مرض لاحق ہو گیا تھا اس صورت میں ''یُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ یَاْتِیَ اَھْلَہٗ وَلَا یَاْتِیْھِنَّ'' کا مطلب یہ ہوگا کہ ابتداً آپ ﷺ کو جسم مبارک میں عام معمول کے مطابق ہمبستری کی طاقت اور مستعدی محسوس ہوتی لیکن جب ازواج کے قریب جاتے تو جادو کی پکڑ آپ ﷺ کو لاحق ہوتی تو ان کے قریب نہ آ سکتے جیسا کہ اس طرح کا عارضہ ایسے شخص کو لاحق ہو جاتا ہے جسے جادو کیا گیا ہو شاید سفیان نے اپنے قول (کہ یہ سب سے سخت جادو ہوتا ہے) میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہو اور دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ''آپ ﷺ کو خیال گزرتا کہ کوئی کام کر چکا ہوں حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا'' نگاہ میں خلل

واقع ہونے کے قبیل سے ہوگا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی کو دیکھا ہے یا کسی کام کا آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے حالانکہ حقیقت میں یہ صرف خیال ہی ہوتا تھا کیونکہ جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کی نظر متاثر ہوگئی تھی اس میں کمزوری آ گئی تھی یہ کسی ایسے عارضہ کی وجہ سے نہیں ہوا تھا جس کی وجہ سے امتیاز کرنا آپ ﷺ کے لئے مشکل ہوگیا ہو۔

حقیقت یہی ہے کہ آپ ﷺ پر جو جادو کا اثر ہوا تھا اس میں ایسی کوئی بات نہیں تھی جس کی وجہ سے شریعت کے بارے التباس پیدا ہو اور دین اسلام میں طعن و اعتراض کرنے والا ملحد بھی طعن کرنے کی کوئی وجہ نہیں پا سکے گا۔ ❶

اعتراض ③: نبی اکرم ﷺ پر جادو نہیں ہوسکتا کیونکہ جادو تو کفر اور شیطانی عمل ہے جو نبی تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ نبی کی حفاظت اللہ کرتا ہے اور فرشتوں کے ذریعہ آپ کو سیدھا اور وحی کو شیطان سے محفوظ رکھتا ہے؟

جواب: ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے لبید بن اعصم یہودی کے سحر کی حدیث کا ایک ٹکڑا ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ: اس قصے کا ان چیزوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جن کے ذریعے لوگ اپنی جانوں کو نفع دے سکتے ہوں یا ان سے نقصان کو دور کر سکتے ہوں۔

اس حدیث کے راوی نہ تو کذاب ہیں اور نہ ہی متہم ہیں اور نہ ہی رسول اکرم ﷺ کے دین کے دشمن ہیں اور اگر کوئی شخص اس حدیث میں مذکور یہودی عاصم بن لبید کا نبی ﷺ کو جادو کرنے کا منکر ہو تو اسے جان لینا چاہیئے کہ اس سے قبل یہود نے ذکریا بن اذن کو درخت کے بیچ میں قتل کیا اور اسے آری کے ساتھ

❶ الشفاء 2/181-183

ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ وہب بن منبہ یا کسی اور نے ذکر کیا ہے کہ آری جب ان کی پسلیوں تک پہنچی تھی تو وہ رو پڑے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی تھی کہ یا تو آپ رونا بند کر دیں یا میں زمین اور اس پر بسنے والی مخلوق کو ہلاک کر دوں گا۔ یہود نے ان کے بعد ان کے بیٹے یحییٰ کو ایک بدکار عورت کی تہمت اور فریب کاری کی بنا پر قتل کر دیا تھا۔ یہود نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ہمیں یہ خبر نہ دی ہوتی کہ ﴿ وَمَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ﴾ ”نہ تو انہوں نے اس کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لئے ان کا شبیہ بنا دیا گیا۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 157) ہمیں بھی پتہ نہیں چلنا تھا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ہے کیونکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا دعویٰ کرتے تھے۔ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے حمایتی تھی لیکن وہ یہودیوں کے اس دعوے کو مانتے تھے۔ یہودیوں نے بہت سے انبیاء کو قتل کیا اور ان کو دیگوں میں پھینکا اور طرح طرح کے عذاب دیتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ان کو ان سے بچانا چاہتا تو بچا سکتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو بھنی ہوئی زہر آلود بکری کے بازو کا گوشت کھلا دیا گیا تھا جس میں یہودی عورت نے زہر ملایا تھا جس کا زہر دوبارہ سہ بارہ اثر کرتا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ کو موت آ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”خیبر میں زہر آلود لقمہ دوبارہ سہ بارہ اثر کرتا رہا تو اب یہ وہ وقت ہے کہ میری زندگی کی رگ کٹ گئی ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے یہودی عورت کے لئے آپ کو زہر آلود گوشت کھلانے کا راستہ پیدا کر دیا حتیٰ کہ اس عورت نے آپ ﷺ کو قتل کر دیا اور اس سے پہلے بھی یہودیوں کے نبیوں کے قتل کا راستہ پیدا کرتا رہا۔

اعتراض④: اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾

جواب: جادو تو قتل کرنے، دیگوں میں پکانے اور کڑے عذاب دینے کی بہ نسبت ہلکا عذاب ہے اگر ان منکرین حدیث سحر نے حدیث کا اس لئے انکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء پر غلبہ نہیں دیتا تو پھر بھی صحیح نہیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں پڑھا!

﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ﴾.

''ہم نے آپ سے پہلے کسی رسول اور نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ تلاوت کرنے لگا تو شیطان اس کی تلاوت میں کچھ القاء کرنے لگا۔''

پس شیطان کے القاء کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دے رہا ہے کہ آپ ﷺ شیطان کی القاء کی ہوئی شرارتوں سے نہ گھبرائیں کہ اس نے آپ ﷺ کی نماز کی قرأت میں (وَ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى) یہ کلمات آپ ﷺ کی زبان پر القاء کر دئے ہیں مگر شیطان اس بات پر قادر نہیں ہے کہ قرآن میں کمی زیادتی کر سکے۔ کیا آپ سنتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

﴿فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ﴾

''شیطان کی القاء کی ہوئی کلام کو اللہ تعالیٰ باطل کر دیتا ہے۔''

پھر فرمایا

﴿لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾

''یہ اس لئے کہ شیطانی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے۔''

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

﴿لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾

''یہ باوقعت کتاب ہے جس کے پاس باطل (شیطان) پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔''

یعنی شیطان نہ تو شروع میں اس میں زیادتی کر سکتا ہے اور نہ ہی آخر میں۔

ابن قتیبہ نے آخر میں کہا ہے کہ جادو چل جانا اور اس کا اثر ہو جانا ہم بذریعہ قیاس اور بدلیل عقل تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہم تو کتابوں اور انبیاء کے بتانے اور ہر دور میں امتوں کی اس پر موافقت کرنے کی وجہ سے اس کو مانتے ہیں ہاں یہ منکرین کی ہی ایک ایسی جماعت ہے جو صرف اس چیز کو مانتی ہے جسے ان کی نظر وعقل ثابت کرے اور ان کے مشاہدے اور روایت میں قیاس اس پر دلالت کرے۔ [1]

اعتراض ⑤ : معجزہ اور جادو کے درمیان امتیاز ختم ہو جاتا اور رسالت کی دلیل بھی ختم ہو جاتی؟

جواب: سابقہ بحث سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جادو کا اثر صرف آپ ﷺ کی نظر پر، کھانا کھانے اور بیویوں سے مباشرت کے سلسلے میں تھا۔ آپ ﷺ کی عقل اور غلط اور صحیح کے درمیان امتیاز کرنے والی قوتِ فیصلہ اس سے متاثر نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آیا

[1] تاویل مختلف الحدیث، ص 126

ہے کہ آپ ﷺ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو میں نے استفسار کیا تھا اللہ نے مجھے بتا دیا ہے۔'' نبی کے اپنے رب کے پیغامات دوسروں تک پہنچانے میں صادق اور لغزش سے معصوم ہونے پر قوی دلائل قائم و ثابت ہو چکے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ تبلیغ رسالت میں آپ ﷺ پر جادو نے کچھ بھی اثر نہیں کیا، لہٰذا عصمت نبوت بھی محفوظ ہے۔

اعتراض ⑥ : سارا دین مشکوک ہو جاتا ہے

جواب: پھر جادو امراض میں سے ایک مرض اور بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے اور جس طرح دوسری بیماریاں آپ ﷺ کو لاحق ہو جاتی تھیں بالکل اسی طرح یہ مرض بھی آپ ﷺ کو لاحق ہوا چنانچہ آپ ﷺ پر بخار کا اثر ہو گیا تھا اسی طرح زہر کا اثر ہو گیا تھا۔ غزوہ احد میں آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور آپ ﷺ کا رباعی دانت ٹوٹ گیا تھا اسی طرح آپ ﷺ کے سر مبارک میں خود گڑ گئی تھی۔ آپ ﷺ رسولوں میں کوئی انوکھے اور پہلے رسول تو نہیں تھے۔ آپ ﷺ سے پہلے کئی رسولوں کو قتل کیا گیا انہیں عذاب دیئے گئے اور تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ بندے کے ایمان کے مطابق ہی اس کی آزمائش ہوتی ہے۔

ترمذی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کن لوگوں کی آزمائش زیادہ سخت ہوتی ہے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبیوں کی، پھر ان کے بعد والوں کی پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔'' (یعنی نیکی اور تقویٰ میں) اس لئے کہ آدمی کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ یہاں تک فرمایا کہ بندے پر آزمائش برابر آتی رہتی ہے حتیٰ کہ اسے (جھنجھوڑ کر) زمین پر اس طرح چلتا پھرتا چھوڑ دیتی ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں

ہوتا۔ ❶

امام ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جتنی بڑی آزمائش ہوتی ہے، اتنا بڑا اجر و ثواب ملتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تو جو کوئی اللہ پر راضی رہا تو اس کے لئے اللہ کی رضا ہے اور جو کوئی ناراض ہوا تو اس کے لئے ناراضگی ہے۔ ❷

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار ایمان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے تھے اسی لئے آپ پر جادو کیا جانا دنیا میں ایک بہت بڑی آزمائش تھی جس طرح دوسری آزمائشیں ہوتی ہیں، لہٰذا یہ دنیاوی آزمائش تھی جس کا دین اور رسالت سے قطعاً تعلق نہ تھا نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل و دل پر اس کا کچھ اثر ہوا کہ دین مشکوک ٹھہرے۔

اعتراض ⑦: رہا ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے حجت پکڑنا کہ:

﴿ اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴾

"جبکہ یہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جس پر جادو کر دیا گیا۔" (سورہ اسراء، آیت نمبر 47)

جواب: اعتراض کرنے والے اگر بعض تفاسیر میں ہی دیکھ لیتے تو اس آیت سے اپنے موقف پر حجت نہ پکڑتے کیوں کہ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مسحور کا معنی ساحر ہے یا اس کا معنی پھولے ہوئے پھیپھڑوں والا ہے۔ یعنی یہ تو کھانے پینے والا تمہارے جیسا بشر ہے فرشتہ نہیں اور عرب لوگ پھیپھڑے کو سحر کہتے ہیں

❶ ترمذی، کتاب الزھد، باب الصبر علی البلاء 602-601/4

❷ ترمذی، کتاب الزھد، باب الصبر علی البلاء 602-601/4

اور مطلب یہ ہوتا ہے جو جنگ میں دشمن کے سامنے جانے سے بزدلی ڈر جائے اس کو عرب مسحر کہتے ہیں اسی طرح قَدْ اِنْتَفَخَ سِحْرَهٗ کہ اس کا پھیپھڑا پھول گیا ہے۔ یہ بزدل ہونے سے کنایہ ہے اسی طرح ہر کھانے یا پینے والے آدمی کو مسحور یا مسحر کہا جاتا ہے جیسا کہ لبید نے کہا:

فَاِنْ تَسْأَلِيْنَا فِيْمَ نَحْنُ فَاِنَّنَا
عَصَافِيْرُ مِنْ هٰذَا الْاَنَامِ الْمُسَحَّرِ

''اگر تو ہمارے بارے میں پوچھتی ہے کہ ہمارا شمار کن میں ہے تو سن لے ہم بار بار کھلائے پلائے جانے والی مخلوق کی چڑیاں ہیں۔''

اور امراؤ لقیس نے کہا: نُسَحَّرُ بِالطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ ''ہمیں کھانے پینے کی غذا دی جاتی ہے۔'' اور ہم موت سے غافل ہوتے ہیں۔ طبری نے کہا ہے بعض مفسرین کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس کا پھیپھڑا ہے وہ کھاتا پیتا ہے فرشتے کی پیروی نہیں کرتے، جسے کھانے پینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ ❶ مجاہد نے مسحور کا معنی مخدوع (دھوکا میں آیا ہوا) کیا ہے جیسا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ کی تفسیر مِنْ اَيْنَ تَخْدَعُوْنَ کی ہے یعنی کہاں سے تم دھوکے میں آ جاتے ہو۔ اور شمر نے کہا ہے کہ ابن الاعرابی نے مجھے نابغہ کا یہ شعر پڑھایا:

فَقَالَتْ يَمِيْنُ اللّٰهِ اَفْعَلُ اِنَّنِيْ
رَاَيْتُكَ مَسْحُوْرًا يَمِيْنُكَ فَاجِرَهْ

''تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں ایسا ضرور کروں گی بیشک میں نے تجھے مسحور سمجھا ہے تیری قسم جھوٹی ہے۔''

❶ تفسیر طبری 96/15

• اس میں مسحور سے مراد وہ ہے جس کی عقل فساد و خرابی کی بنا پر ختم ہو گئی ہو۔ لسان العرب مادہ (سحر) اب دیکھیں مسحور کا معنی جس طرح جادو کیا ہوا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح مسحور کے معنی جادو کرنے والا دھوکا میں آیا ہوا، مجنون، یا پھیپھڑے والا بھی ہو سکتے ہیں بلکہ یہ آخری معنی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تم تو ایک بشر ہی کی پیروی کرتے ہو جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے (یعنی آپ کے فرشتہ ہونے کی نفی کی ہے)۔ تو جب اتنے معنی کا احتمال موجود ہے تو پھر بغیر کسی خارجی دلیل کے ایک ہی معنی پر اکتفا کرنا (ناانصافی کی بات ہے) یہ بالکل صحیح نہیں بلکہ آخری معنی ہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم!

اعتراض ⑧ : ان کا یہ کہنا کہ احادیث سحر، اخبار احاد ہیں جو یقینی دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتیں......

جواب! یہ بات تو اس وقت کہی جاتی جبکہ نصوص کے درمیان میں کوئی تعارض ہو اس جگہ بالکل کوئی تعارض نہیں ہے بلکہ بعض نصوص بعض کو تقویت دیتی ہیں ایسا دعویٰ تو وہ لوگ کرتے ہیں جو سنت نبوی کو اخبار احاد کہہ کر منہدم کرنا چاہتے ہیں وہ جب کوئی ایسی حدیث سنتے ہیں جو ان کی خواہشات کے موافق نہ ہو تو فوراً رد کر دیتے ہیں اگر چہ وہ بخاری و مسلم میں ہی کیوں نہ ہو۔ اسی لئے ائمہ کرام ہر دور میں اہل اھواء اور دشمنان سنت رسول سے ہمیشہ ڈراتے اور خبردار کرتے رہے ہیں وہ دشمنان رسول جو کہ احادیث رسول میں طعن و تشنیع اور بودی دلیلوں سے انہیں رد کرنے سے ڈرتے اور باز نہیں آتے۔ جب ہمیں معلوم ہے کہ سابقہ مذکورہ احادیث بخاری و مسلم جیسی حدیث کی معتبر کتابوں میں شک و شبہ سے پاک اسانید سے مروی ہیں تو تاکیدی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ جو ان احادیث کا رد

کرے گا وہ اس امت کے اجماع سے خارج ہے۔ جس نے صحیحین (بخاری و مسلم) کو قبولیت کی نظر سے لیا ہے اور یہی امت کا اجماع ہے اور یہی دلیل اجماع کے مخالف کی حجت کو باطل قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

امید ہے کہ اس بیان میں ہم ان معترضین، عنادی قسم کے لوگوں کے شبہات کا جواب دے چکے ہیں جو ان احادیث سحر کو ضعیف سمجھتے ہیں اور اس بات کا علم بھی ہوا کہ یہودی نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا۔ یہ جادو کا ظاہری اثر منصب نبوت میں اثر انداز نہیں ہوا اور نہ ہی تبلیغ رسالت کے باب میں آپ ﷺ کی عصمت کے خلاف ہے۔ رہے دنیوی امور مثلاً صحت یاب ہونا بیمار ہونا وغیرہ تو اس طرح کے امور میں اثر ہو جانا تو یہ ممکن ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جادو امراض میں سے ایک مرض ہے یہ نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمانے کی خاطر پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس مرض کا طریقہء علاج بھی بیان کر دیا تو جو کوئی اس مرض میں مبتلا ہو تو لازماً اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ پکڑے اور اسی سے شفاء اور عافیت کا سوالی بنے پھر اپنے آپ پر خود دم کرے یا کوئی اس کو دم کرے اور دم بھی مسنون کرے۔ مثلاً قرآن کی آخری دو سورتیں وغیرہ پڑھے اور جادو کی جگہ تلاش کرے تا کہ اسے نکال دے۔ جادو کے علاج کے لئے مذکورہ دم کرنے کا کوئی حرج نہیں یہ سب جائز ہیں۔ ان شاء اللہ! اللہ کی قدرت کاملہ کے ساتھ مفید اور نفع مند ثابت ہوں گے اور ہمیں یقین کرنا ہوگا کہ شفاء اور عافیت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ تو صرف ظاہری اسباب ہیں اور ہمیں اسباب اختیار کرنے کا حکم ہے اور آپ اپنے آپ کو جادوگروں، کاہنوں اور دجالوں کے پاس جانے سے بچائیں کیونکہ ان کے پاس شرک، جھوٹ اور لوگوں کا ناحق مال ہڑپ کرنے کے سوا کچھ نہیں اور ہر دور اور ہر جگہ یہی ان کی عادت اور وطیرہ رہا ہے بالخصوص جب ان کو پتہ چل جاتا ہے کہ ان کے پاس آنے والی کوئی بڑی سامی یا کوئی دولت مند امیر ہے۔

یہ باتیں اچھی طرح پلے باندھ لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بحث سے مسلمانوں کو فائدہ دے اور اس کو نیکیوں کے ترازو میں رکھ دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ مترجم کے حق میں بھی یہ دعا قبول فرمائے (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ



تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

☎ 7232808 📱0300-4903927

ساحری یا جادو ٹونا ایک ابلیسی یا شیطانی عمل ہے جس کے پھندے میں جہاں ماضی کے حکمران اور عوام گرفتار رہے ہیں، وہاں اس کے چنگل میں آج بھی بدعقیدہ اور جاہل افراد پھنسے دکھائی دیتے ہیں۔ اس حوالے سے شرک و بدعات اور اوہام وخرافات کا ایک جہان آباد دکھائی دیتا ہے۔ بالخصوص خواتین اس طلسم اور ظلم کا آلہ کار دکھائی دیتی ہیں۔ اس جادو کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ اور نہیں کہ اس کے ذریعے شیطانی تقرب حاصل کیا جاتا ہے اور ابلیس نفس انسانی کو گمراہ کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات سے دور اور اس کی رحمت سے ناامید کر کے اسے ایک غلط راستے پر ڈال کر، اس کے ایمان کو سلب اور نور ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔

''جادو کی حقیقت، اس کا شرعی حکم اور اس کا علاج'' ایک مفید علمی اور تحقیقی کاوش ہے جسے عالم عرب کے ایک ممتاز سکالر ڈاکٹر مسفر بن عزم اللہ الدمینی نے کتاب وسنت کی روشنی میں مرتب کیا اور اردو زبان میں اس کا کامیاب ترجمہ حدیث پبلی کیشنز جیسے ممتاز طباعتی ادارے نے شائع کیا ہے۔ یہ ایک ایسی محقق، مستند اور مفید علمی کوشش ہے کہ جس کے مطالعے سے نہ صرف جادو ٹونے کی شرعی حیثیت کا علم ہوتا ہے بلکہ اس سے چھٹکارے اور نجات کا شرعی راستہ اور مسنون طریق بھی ملتا ہے۔ رسول کریم ﷺ پر ایک یہودی لبید بن اعصم کے جادو کی حقیقت اور اس کے قرآنی علاج پر بھی سیر حاصل بحث ملتی ہے۔ ایسی کتاب کا مطالعہ علماء اور سکالرز کے علاوہ عامۃ المسلمین بالخصوص خواتین کے لیے بہت مفید اور نافع ہے۔ ایک شگفتہ اور سادہ اسلوب میں ایسی مفید علمی کتاب کی ہر گھر میں موجودگی ان شاء اللہ جادو ٹونے کی شرانگیزی سے نجات دلائے گی۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر
ڈائریکٹر بیت الحکمت، لاہور